

سہ ماہی مجلہ ”اجرا کراچی“، توضیحی اشاریہ (از آغاز تا ۲۰۱۵ء)

مقالہ نگار:

عتیق احمد

رجسٹریشن نمبر: 141-FLL/MSURDU/F14

مقالہ برائے ایم ایس (اُردو)

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

یہ مقالہ

ایم ایس (اُردو)

کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا

کلیہ زبان و ادب



شعبہ اُردو

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۰۱۸ء

9/1/2020

ACC # TH 2 1440



مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم

درج ذیل مقالہ شعبہ اُردو، کلیہ زبان و ادب، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ایم فل اپنی ایچ۔ ڈی اُردو کی ڈگری کی جزوی منظوری کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ زیر دستخطی نے یہ مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے اور MS اُردو کی ڈگری تفویض کرنے کی منظوری دیتے ہیں۔

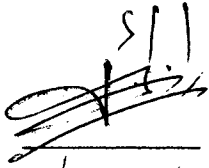
مقالے کا عنوان: سماجی مجلہ ”اجرا کراچی“، توشیحی اشاریہ (از آغاز ۲۰۱۵ء)

مقالہ نگار: عتیق احمد

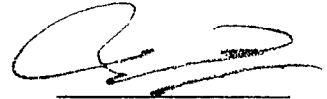
141-FLL/MSURDU/F14

رجسٹریشن نمبر:

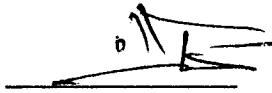
کمیشی دفاع مقالہ

۶/۱


ڈاکٹر عزیز ابن الحسن
چیرمین
شعبہ اُردو



پروفیسر ڈاکٹر منورا قبال احمد
ڈین
کلیہ زبان و ادب



ڈاکٹر کامران عباس کاظمی
اسٹنٹ پروفیسر (اُردو)
آئی آئی یو، اسلام آباد
اندرونی منتحن



ڈاکٹر عابد حسین سیال
ایسوسی ایٹ پروفیسر (اُردو)
نمل، اسلام آباد
بیرونی منتحن



ڈاکٹر ارشد محمود آصف
اسٹنٹ پروفیسر (اُردو)
آئی آئی یو، اسلام آباد
نگران مقالہ

اقرار نامہ

میں، عتیق احمد حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اس مقالے میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی ہے اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ایم ایس (اُردو) سکالر کی حیثیت سے ڈاکٹر ارشد محمود آصف کی نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ میں نے یہ کام کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا اور نہ آئندہ کروں گا اور میرا یہ مقالہ سرقہ سے پاک ہے۔



(عتیق احمد)

مقالہ نگار

شعبہ اُردو

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۰۱۸ء

تصدیق نامہ

عتیق احمد نے رجسٹریشن: 141-FLL/MSURDU/F14 کے تحت اپنا تحقیقی و تنقیدی مقالہ برائے ایم ایس اردو، بعنوان ”سہ ماہی مجلہ“ اجرا کراچی“، توضیحی اشاریہ (از آغاز تا ۲۰۱۵ء)“ میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔

یہ مقالہ تحقیقی و تنقیدی حوالے سے ایم ایس کے معیار کے مطابق ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں کہ یہ مقالہ جانچ کے لیے ممتحنین کو بھجوا دیا جائے۔

ارشد محمود

ڈاکٹر ارشد محمود آصف (ارشد معراج)

اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو

کلیہ زبان و ادب

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

فہرست ابواب

صفحہ نمبر

i	نام ابواب
۱	پیش لفظ
۲	اشاریہ کی تعریف
۴	اشاریہ کا آغاز و ارتقا
۶	اشاریہ سازی کیا ہے؟
۱۱	اشاریہ سازی کی اہمیت
۱۱	اشاریہ کی اقسام
۲۰	احسن سلیم اور اجرا
۲۰	اداریے
۲۰	☆ (خیابان خیال)
۲۴	شاعری
۲۴	نشاطِ باریابی
۲۴	☆ حمد
۲۷	☆ نعت
۳۵	☆ سلام
۳۶	☆ منقبت
۳۷	☆ مناجات
۳۷	☆ دعا
۳۷	مخن سخن
۳۷	☆ (غزلیات)
۱۶۵	فلکِ آثار
۱۶۵	☆ (نظمیں)
۱۹۱	ابر پارے رنچوگتا
۱۹۱	☆ گیت
۱۹۲	☆ رباعیات

۱۹۳	☆ ہائیکو
۱۹۳	☆ دوہے
۱۹۴	☆ قطعات
۱۹۴	☆ مستزاد
۱۹۴	داستان سرا
۱۹۴	☆ افسانے
۲۵۳	☆ ناول
۲۵۴	☆ ناولٹ
۲۵۵	خرد افروزیوں
۲۵۵	☆ (تنقید، تحقیق، مطالعاتی مضامین)
۲۹۱	دل آویزیوں
۲۹۱	☆ (ظہر و مزاج)
۲۹۹	نافعہ نایاب
۲۹۹	☆ (یادیں، خاکے، مضامین، غالبیات، آپ بیتی، حرکت، فکر اسلامی فی الہند، مشاہیر کے خطوط)
۳۲۷	وسعت مضامین
۳۲۷	☆ (مضامین تبصرے)
۳۶۹	مشرق و مغرب
۳۶۹	☆ (علاقائی اور بین الاقوامی ادب سے مترجم)
۳۶۹	☆ شعری
۳۸۰	☆ نثری
۴۱۴	موضوع سخن
۴۱۴	☆ (ادب برائے تبدیلی پر مباحث)
۴۲۳	☆ سفر نامے
۴۲۴	☆ انٹرویوز
۴۲۶	☆ گوشے
۴۳۶	کتابیات
۴۳۶	رسائل و جرائد
۴۳۷	اخبارات

پیش لفظ

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان نے شاید اس جملے کی لاج رکھنے کے لیے اس کائنات کو مسخر کرنا شروع کیا ہے۔ اپنے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کے ادراک سے لے کر اس جہان بے کراں کی وسعتوں میں موجود قیمتی سے قیمتی اشیاء کی تلاش کی ہے۔ انسان اپنے فہم و تدبر کی وجہ سے ہی دوسری مخلوقات پر فوقیت رکھتا ہے۔ ابتداء ہی سے انسان نے اپنے گرد و پیش کی تفہیم شروع کی اور وسائل زندگی اپنے ماحول سے پیدا کیے۔

میں بھی علم کے بے کنار سمندر سے تشنگی مٹانے کے لیے کشمیر سے اسلام آباد کی طرف عازم سفر ہوا۔ اس سے پہلے میں نہ تو حقیقتاً اردو زبان و ادب سے منسلک تھا اور نہ ہی ایسا کوئی ارادہ تھا۔ زندگی محکمہ مال میں بطور پٹواری (امیدوار) بہت ٹھاٹھ سے گزر رہی تھی۔ اسٹام، جزیوں اور موٹے موٹے رجسٹروں کے ذریعے افراد کی کل کمائی کا حساب میری ذمہ داری تھی۔ اسی دور اپنے والد صاحب بطور اسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج سہنی آزاد کشمیر (تاحال وہ اسی عہدے سے وابستہ ہیں) میں اپنی تدریسی و عملی سرگرمیاں مکمل ایمان داری سے سرانجام دے رہے تھے۔ گھر کا ماحول علمی و ادبی تھا۔ لہذا جب بھی والد صاحب کے ساتھ نشست ہوتی تو ایک ہی موضوع زیر بحث رہتا کہ مجھے اپنے تدریسی سفر کو جاری رکھنا چاہیے۔ اور مجھ سے ہمیشہ اس بات پر زور دیتے کہ اپنے تدریسی سفر کے لیے باقاعدہ طور پر کسی یونیورسٹی کا رخ کرو۔ تاکہ تم اپنے تدریسی سفر کو بہترین طور پر جاری رکھ سکو۔ پڑھنے لکھنے کا شوق مجھے شروع سے ہی تھا اور پر سے ابا جان کے مسلسل اصرار نے میرے لاشعور میں اپنی جڑیں مضبوط کر لی تھیں۔ لہذا علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے بی۔ اے کرنے کے بعد جوں ہی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلے کا اشتہار نکا ہوں کے سامنے آیا تو میرے لاشعور نے میرے شعور کے دروازے پر دستک دی اور میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ والد صاحب کے اور اپنے دیرینہ خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جائے۔

یوں میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ایم۔ اے اور دو سے اپنی زندگی کے ایسے دور میں داخل ہوا۔ جس نے ہر لحاظ سے میری زندگی کو متاثر کیا۔ ایم۔ اے اور ایم فل کے دوران یونیورسٹی میں بہت سی ایسی شخصیات سے پڑھنے اور ملاقات کے مواقع میسر آئے جس زندگی کے حسین دور کا حصہ بنتے گئے۔ ان عظیم لوگوں سے پڑھنا لکھنا تو دور بلکہ ان عظیم ہستیوں کو دیکھنا لینا بھی میں اپنے لیے باعث فخر سمجھتا ہوں۔ اردو افسانے کا معتبر ترین نام ڈاکٹر رشید امجد جو کہ نہ صرف ایک اعلیٰ درجے کے ادیب ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اعلیٰ پائے کے انسان بھی ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر طیب منیر (مرحوم)، ڈاکٹر عزیز ابن الحسن، ڈاکٹر نواز علی، ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ (میرے ایم۔ اے کے دور کے استاد)، ڈاکٹر ارشد معراج، ڈاکٹر روش ندیم، ڈاکٹر کامران عباس کاشفی، ڈاکٹر سعید احمد، ڈاکٹر صلاح الدین درویش ڈاکٹر اسد فیض اور

ڈاکٹر نذر خلیق جیسے اساتذہ کو بہت قریب سے نہ صرف دیکھنے کا موقع ملا بلکہ ان سے اپنی علمی بساط کے مطابق کسب فیض حاصل کیا۔ اس طرح ایم۔ اے کے دو سال کی نسبت ایم فل کے کورس ورک کا عرصہ ناقابل فراموش یادوں پر مشتمل ہے۔ جس کی بازگشت آج تک میری سماعتوں سے ٹکراتی ہے۔

ایم فل کے کورس ورک کو مکمل کرنے کے بعد اگلا مرحلہ تحقیق کے کٹھن مراحل سے گزرنا تھا۔ اور اس سلسلے میں موضوع کے انتخاب کا مرحلہ خاصہ دشوار تھا۔ مگر ڈاکٹر ارشد معراج صاحب کی مسلسل رہنمائی اور مفید مشوروں کی بدولت یہ مشکل مرحلہ بھی میرے لیے انتہائی آسان کام ثابت ہوا۔ ڈاکٹر ارشد معراج صاحب نے مجھے سہ ماہی شمارہ ”اجرا“ کے توشیحی اشاریہ بنانے کا مشورہ دیا آپ کا یہ مشورہ میری طبیعت سے ملاپ رکھتا تھا لہذا نہ صرف میں نے اس مشورے کو بغیر کسی تردد اور تاخیر کے قبول کیا بلکہ مذکورہ موضوع پر ڈاکٹر صاحب ہی کی نگرانی میں تحقیقی خاکہ بنانے کا کام شروع کر دیا۔ مذکورہ بالا موضوع کی متعلقہ کمیٹی اور دفتری معاملات مکمل طور پر اپرول کے بعد میں نے باقاعدہ طور پر اپنا تحقیقی کام شروع کر دیا۔ موضوع کے انتخاب اور اس کی اپرول کے بعد سب سے اہم اور دقیق کام سہ ماہی شمارہ ”اجرا“ کی تمام کاپیوں کو اکٹھا کرنا تھا۔ میں نے اس کام کے لیے مختلف لائبریریوں اور جامعات کے چکر کائے مگر بے سود۔ پھر ایک دن جب اپنا مسئلہ لے کر اپنے مقالے کے نگران (ڈاکٹر ارشد معراج) کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے اپنی ذاتی لائبریری سے ”اجرا“ کے شمارے دینے کی پیش کش کی۔ اس کے بعد بھی کچھ شمارے ڈاکٹر صاحب کے پاس موجود نہیں تھے آپ نے اس حوالے سے پھر میری ملاقات وزنگ فیکلٹی ممبر شعبہ اُردو اور سہ ماہی شمارہ ”نقاط“ کے مدیر قاسم یعقوب صاحب سے کروائی۔ تاہم میں قاسم یعقوب صاحب سے ملاقات کا وقت طے کر کے ان کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ وہاں آپ نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے اپنی ذاتی لائبریری تک رسائی دی اور وہاں سے باقی شمارہ جات کی کاپی حاصل کیں۔ اس کے بعد کل ۲۴ شماروں میں سے مجھے تیسر اور پانچواں شمارہ کہیں سے نہیں مل پاتا تھا۔ لہذا میں ”اجرا“ کے مدیر احسن سلیم سے کراچی میں ٹیلی فونک رابطہ کیا آپ نے نہ صرف مجھے تیسرا اور پانچواں شمارہ پہنچانے کی یقین دہانی کروائی بلکہ اس تحقیقی کام کے سلسلے میں میری حوصلہ افزائی بھی کی۔ مگر صد افسوس اس رابطے کے کچھ دن بعد ہی آپ صحت کی خرابی کے باعث ہسپتال میں داخل ہو گے۔ اور ایسی صورت حال کے دوران مسلسل تیمارداری کے سلسلے میں آپ سے ٹیلی فونک رابطہ رکھا اور شماروں کی بات کو وقتی طور پر پس پشت ڈال دیا۔ کچھ ہی عرصے کے بعد آپ کی صحت زیادہ بگڑتی چلی گئی جو آخر کار یہ خرابی صحت ادب کے اس ہجاری کو اس جہان فانی سے عدم کی طرف لے جانے کا باعث بنی۔ آپ کی وفات کے بعد میں نے احسن سلیم کے اہل خانہ اظہارِ تعزیت کی۔ اور ساتھ ہی اپنا مدعا بھی پیش کیا۔ اس سلسلے میں احسن سلیم صاحب کی بیٹی نے مجھے اقبال خورشید صاحب سے رابطہ کرنے کا کہا۔ اس کے بعد میں نے اقبال خورشید صاحب سے ٹیلی فونک رابطہ کیا اور ان کے سامنے سارا مدعا رکھا آپ

نے مجھے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود مذکورہ شمارے ڈاک کے ذریعے بھیجنے کی یقین دہانی کروائی اور ایسے ہی ہوا چند ہی دن بعد اقبال خورشید کے بھیجے ہوئے شمارے مجھے وصول ہو گئے۔ میں اس محبت اور رہنمائی کے سلسلے میں محترم اقبال خورشید کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں۔ یوں میں اپنے تحقیقی کام کو مکمل کرنے میں کامیاب رہا۔

اب میں سب سے پہلے اس خالق ازل کا شکر گزار ہوں جس کے فضل و کرم سے آج میں اپنے اس مقالے کی تکمیل تک پہنچا ہوں۔ اس کے بعد میں اپنے اساتذہ بالخصوص ڈاکٹر ارشد معراج اور ڈاکٹر کامران عباس کاظمی کا بھی بے حد ممنون ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں آج ایم فل اردو کا مقالہ مکمل کر چکا ہوں۔ تمام اساتذہ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ان کے لیے نیک تمنائیں اور دعائیں۔ آمین۔ اپنے احباب کا شکر یہ ادا کرنا میرا فرض منصبی بھی ہے اور ایک مستحسن روایت بھی۔ بعد ازاں میں اپنے تمام احباب بالخصوص سید آغا خاور عباس اور عادل بادشاہ کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی۔

میں اپنے والدین کا بھی بے حد مشکور ہوں جن کی دعاؤں، کوششوں اور تعاون کی وجہ سے مجھے اپنا علمی سفر اور تحقیقی مراحل کو طے کرنے میں سرخرو ہوا ہوں۔ اس کے بعد میں اپنے بھائی (نوید احمد، خلیق احمد) اور بہنوں کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہر دم میری حوصلہ افزائی کی۔ یہاں اگر میں اپنی شریک حیات کا ذکر نہ کروں تو شاید بہت بڑی اخلاقی خیانت ہوگی۔ کیونکہ اس نے ہمیشہ میرے تعلیمی معاملات میں میری حوصلہ افزائی کی اور مجھے گھریلو ذمہ داریوں سے ماورا کر کے تعلیم کی طرف توجہ دینے کے لیے زور دیا۔ میں اپنے پیارے لخت جگر عبید احمد کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں اور اس کے ان ایام کا اپنے اوپر قرض سمجھتا ہوں جو اس نے میرے بغیر گزارے ہیں۔

عتیق احمد

۲۳ ستمبر ۲۰۱۷ء

اشاریہ کی تعریف

لغت نویسوں، محققوں اور دیگر اہل قلم کے حوالے سے اشاریہ کی بہت سی تعریفیں موجود ہیں جو درج ذیل ہیں۔

- (۱) اشاریہ کی تعریف کے حوالے سے شان الحق حقی لکھتے ہیں: ”حوالے کی آسانی کے لیے حروف تہجی کے مطابق مرتب کی ہوئی فہرست۔ انڈکس، اشاریہ بندی۔ اشاریہ تیار کرنا“۔^۱
- (۲) اوسفورڈ اردو انگلش ڈکشنری میں اس ضمن سے شان الحق حقی لکھتے ہیں:

”اسم = (جمع) Indexes یا خصوصاً indices ترتیب تہجی سے مرتب کی ہوئی ناموں وغیرہ کی فہرست جیسا کہ کتاب کے آخر میں، الف بائی فہرست کتاب میں فہرست دینا، فہرست میں شامل کرنا Index اشاریہ سازی Indaxation یا اشاریہ ساز Indexer اشاریہ کے مطابق قابل ترمیم Indexible اشاراتی Indexical بلا اشاریہ Indexless“^۲

- (۳) فیروز اللغات میں اشاریہ کی تعریف: ”اشاریہ: کسی کتاب کے مضامین کی تفصیلی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے (کتاب میں کوئی مضمون۔ موضوع یا نام ایک سے زیادہ مقامات پر آئے تو تمام متعلقہ صفحات کے نمبر ایک ہی عنوان کے تحت دیے جاتے ہیں۔“^۳

- (۴) علمی اردو لغت کے مطابق: ”کسی کتاب کے مضامین یا مندرجات کی حروف تہجی کے اعتبار سے تفصیلی فہرست“^۴

- (۵) اپنی کتاب ”کشاف اصطلاحات کتب خانہ“ میں محمود الحسن و زمر داشاریہ کی تعریف میں لکھتے ہیں: ”کسی کتاب یا کتب میں مذکورہ مضامین، اشخاص، مقامات یا ناموں وغیرہ کی مفصل الف بائی یا بجدی فہرست مع حوالہ صفحات جہاں جہاں انھیں استعمال کیا گیا ہو۔“^۵

- (۶) مولوی عبدالحق کے نزدیک اشاریہ کی تعریف:

۱۔ کلے کی انگلی، سبانہ، انگشت، index ۲۔ گھڑی کی سوئی، عدد نما ۳۔ اصول عمل، معیار عمل، دلیل، راہ ۴۔ انڈکس، نمائندہ، کتاب کے مضامین کی فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے، اشاریہ ۵۔ (الجبرا) عدد قوت نما، ۶۔ (کتاب میں) انڈکس لگانا“^۶

- (۷) فیروز سنز کی شائع کردہ ڈکشنری کے مطابق: ”بتانے کا نشان، انگشت، شہادت، اشاریہ، علامت، (الجبرا) عدد

قوت نما index کے

- (۸) اردو لغت میں اشاریے کی تعریف: ”اشاریہ:- حروف تہجی کی ترتیب سے کتاب وغیرہ کے شروع یا آخر میں دی ہوئی فہرست جس میں کتاب کے مضامین اور دوسرے جزئیات کے حوالے اور صفحات وغیرہ درج ہوں۔“ ۸
- (۹) اشاریے کی تعریف کرتے ہوئے تحقیق و تدوین کے حوالے سے اپنی کتاب میں عبدالرزاق قریشی لکھتے ہیں: ”اشاریے کا مقصد اشخاص، مقامات وغیرہ کے نام گنونا نہیں بلکہ ان سے متعلق کتاب میں کوئی اطلاع یا اطلاعات بہم پہنچائی گئی ہوں۔ اگر کتاب ضخیم ہے تو اشاریے کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔“ ۹
- (۱۰) اردو انسائیکلو پیڈیا کے مطابق: ”اشاریہ حروف تہجی کے اعتبار سے کسی کتاب کے مواد کی ایسی تفصیلی فہرست ہوتی ہے۔ جس کے ذریعے کسی مضمون اور اس کی جزئیات کا حوالہ بھی مل سکے۔ اگر کوئی مضمون، موضوع یا نام ایک سے زیادہ مقامات پر آئے تو تمام متعلقہ صفحات کے نمبر ایک ہی عنوان کے تحت دیئے جاتے ہیں۔“ ۱۰
- (۱۱) ڈاکٹر جمیل جالبی کے نزدیک اشاریے کی تعریف:

”ہجائیہ یا طبقہ بند فہرست“ مثلاً جو کتاب کے آخر میں لگائی جاتی ہے تاکہ اس میں شامل مواد کا حوالہ تلاش کیا جاسکے؛ وہ چیز جو سائنسی آلے میں اظہار استعمال کی جائے؛ سوئی شہادت کی انگلی؛ جو چیز کسی حقیقت کی طرف توجہ مبذول کروائے (The face is an index of the heart) نشان، دلیل، علامت۔ (طباعت) وہ نشان جو کسی خاص تحریر یا پارہ عبارت کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جائے۔ نیز hand, fist (الجبرا) قوت نما۔ (سائنس) ایک عدد یا کلیہ جو کسی نسبت کا اظہار کرے [بڑے ا کے ساتھ] مذہبیات [قابل اعتراض مواد کی حامل کتابوں کی فہرست جو رومی کیتھولک کلیسا کی طرف سے شائع کی جائے۔ (فعل متعدی) اشاریہ بنانا، مثلاً کتاب کا، اشاریے میں درج کرنا، مثلاً کوئی لفظ، اشاریے کا کام دینا۔“ ۱۱

اشاریہ کا آغاز و ارتقاء

اردو زبان و ادب آج بھی ذخائر علمی سے مالا مال ہے۔ جہاں ہزاروں مخطوطے اب بھی دنیا بھر کی لائبریریوں میں محققین کی نگاہوں کے منتظر ہیں۔ ویسے ہی علم و ادب کا ایک بے کراں سمندر اپنی مختلف ہیئتوں میں ادبی رسائل و جرائد میں نہاں ہے۔ جس طرح اصناف ادب میں ناول اور افسانہ انگریزی ادب سے اردو ادب میں وارد ہوا ہے ویسے ہی اشاریہ

سازی کی بھی کچھ یہی کہانی ہے۔ سرفراز حسین کے بقول:

”اشاریہ نگاری کے فن کا آغاز انیسویں صدی میں انگلستان سے ہوا لیکن اس کی نشوونما امریکہ میں ہوئی اور یوں اشاریہ نگاری کے ایک اہم عہد کا آغاز ہوا۔ اس ضمن میں فریڈرک پولی اور ڈبلیو۔ ولسن کے نام خاصے نمایاں ہیں۔ بیسویں صدی دراصل اشاریہ نگاری کا عہد ہے۔ روز افزوں معلومات کے طور مار کو قرینے سے مرتب کرنا اور وقت ضرورت آسانی سے استعمال کے قابل بنادینا بہت اہم کام ہے۔“ ۱۸

اشاریہ ادب کو منظم کرنے اور مرتب کرنے کا نام ہے۔ مغرب میں اشاریہ سازی ہمارے برصغیر میں آنے سے دو سو سال پہلے شروع ہو چکی تھی۔ لیکن ابھی اس کے خدو خال شروع نہیں ہوئے ترتیبی لحاظ سے اس میں اغلاط اور تنظیم کے حوالے سے نقص موجود تھے۔ جمیل احمد رضوی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”موضوعی اشاریے اٹھارویں صدی عیسوی کے ادب میں ملتے ہیں۔ ان میں اصطلاحات کا انتخاب اور اندرجات کی ترتیب ایک طویل عرصے تک غیر منظم رہی۔ انیسویں صدی کے آخر میں جب لائبریری سائنس اور دستاویز سازی کے مختلف شعبوں میں ترقی ہوئی تو موضوعی اشاریے کا نہ صرف رواج عام ہوا بلکہ یہ زیادہ منظم صورت اختیار کر گیا۔“ ۱۹

اگرچہ دیکھا جائے تو دن رات علوم جدید میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس طرح صبح اپنے ساتھ نئی روشنی کی صورت میں ایک نیا احساس لاتی ہے۔ تو ویسے ہی معاشرے میں کتب و مقالات کا وافر مواد شائع ہو رہا ہے۔ علوم و فنون کے ساتھ ساتھ اشاریہ سازی کو بھی اہمیت اور استناد ملا۔ اور تحقیق کے ساتھ ساتھ اشاریہ سازی کو بھی فروغ ملا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری لکھتے ہیں کہ:

”اردو میں اشاریہ نویسی کے آغاز پر تقریباً ایک صدی پوری ہونے والی ہے۔ اس مدت میں علوم و فنون کے مختلف دائروں میں پچاسوں اشاریے گزرے اور اپنے کاموں سے ان سے استفادہ کیا۔ لیکن ہر مرتبہ محسوس کیا کہ اس کی تکوین میں کوئی خامی رہ گئی ہے، جو اس سے کامل استفادے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے، کوئی ایسا اشاریہ نظر سے نہیں گزرا جو ہر پہلو سے جامع اور مکمل ہو۔ اور ہر سوال کا شافی جواب رکھتا ہو۔“ ۲۰

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہمارے ہاں اشاریہ سازی ابھی گھٹنوں چل رہی ہے۔ ہمیں اس

سے بہت زیادہ امید لگانے کی بجائے اس کے خدوخال کو سنوارنے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ اس کی ارتقائی منازل اردو ادب میں خوشگوار ارضانے کا سبب ہوں۔ اسی طرح اگر اردو رسائل و جرائد کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو اردو میں رسائل کی اشاریہ سازی کا کام بہت دیر سے شروع ہوا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں تحقیقی مزاج کی کمی کے ساتھ ساتھ تحقیقی اور اشاریہ سازی جیسی مہارت کا نہ ہونا بھی تھا۔ بعض لوگ اسے کم درجے کی تحقیق سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ اتنا آسان کام بھی نہیں ہے۔ رسائل کا اشاریہ دراصل رسائل میں موجود علمی و ادبی خزانے کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں موجود مواد اور تحریر کا ایک اشاراتی عکس اشاریے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اشاریے کی مدد سے رسالے کے موضوع کے معیار، اسلوب اور لہجے کو بھی پرکھا جاسکتا ہے۔ تاکہ اس میں پتہ چلتا ہے کہ اشاریہ ایک رسالے کا ایسا ترتیبی نظام قاری کے سامنے رکھتا ہے۔ جس سے قاری گجگ احساس سے ہمکنار نہیں ہوتا بلکہ با آسانی اپنے مقاصد تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

گوکہ انیسویں صدی کے آخر میں سرسید احمد خان ”تہذیب الاخلاق“ کے نام سے ایک رسالہ نکالتے تھے۔ وہ رسالے خالصتاً معاشرتی مقاصد کے لیے تھا۔ بیسویں صدی کے آغاز سے ہی اگر دیکھا جائے تو سر عبد القادر کارسالہ ”مخزن“ علمی و ادبی روایت کا پاسدار ہے۔ بعد ازاں اور بھی مجلے اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اردو رسائل میں جس رسالے کا سب سے پہلا قدیم اشاریہ مرتب کیا گیا وہ اورنٹیل کالج کا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر سید مسعود حسن لکھتے ہیں کہ: ”اردو رسائل کے اب تک جننے اشاریوں کا سراغ لگا سکا ہوں ان میں سے سب سے قدیم اشاریہ اورنٹیل کالج میگزین ہے۔ جیسے محمد ابراہیم و سید محمد عبداللہ نے مرتب کیا۔“ ۲۱

اشاریہ سازی کیا ہے؟

علوم و فنون کے ہر شعبہ میں ترقی نے جہاں سوچ کے نئے زاویوں کی راہ ہموار کی ہے۔ وہیں مشاہدات کو وسعت دی ہے۔ جس میں تحریر، رسائل و کتب اور تخلیق کو بھی فروغ ملا ہے۔ اسی طرح جدید تحقیق و تنقید نے بھی علم و ادب کو کئی خانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ وسعت علمی اس بات کی متقاضی ہے کہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات تک رسائی کو ممکن بنایا جائے۔ اس ضمن میں اشاریہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اشاریہ تحقیق کا ایک وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ جس کی مدد سے ہم رسائل و جرائد اور اخبارات کی چھان بین کر سکتے ہیں۔ اشاریہ ایک ایسی باضابطہ مرتب فہرست ہوتی ہے۔ جو کہ ہر اندراج کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ لہذا اس کی تیاری میں خصوصی توجہ اور فکر نظر کی ضرورت پڑھتی ہے۔ یہ ایک ایسا آزمودہ کار آلہ ہے۔ جس میں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تحقیقی کام کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اشاریہ کی مدد سے قاری مواد تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ

قاری کو کسی ذریعہ کی موجودگی کا علم ہی نہیں ہو پاتا بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اشاریہ کے بغیر ذخیرہ علم خاموش ہے۔

اشاریہ قارئین اور اہل قلم کے لیے نیا راستہ ہموار کرتا ہے۔ اس کے مطالعے سے شائقین کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اشاریہ وقت کے ضیاع کو روک دیتا ہے۔ جو وقت اہل قلم والوں کو کتاب کے مختلف اوراق کھگانے میں صرف ہوتا تھا۔ وہ اب چند سیکنڈوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو جس طرح انسان ترقی کی منازل طے کر رہا ہے اسی طرح دن بدن علوم و فنون میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے محقق کو چاہیے کہ وہ قارئین کے لیے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کرے، نہ کہ ذہنی الجھنوں اور رکاوٹوں کو ان کی راہ میں لاکھڑا کرنا، اشاریے کے ذریعے قاری اپنے مطلوبہ لوازم کو یکجا دیکھتا ہے۔ تو اسے انتہا درجے کی خوشی ملتی ہے۔ اس طرح وہ اپنا کام بغیر کسی رکاوٹ کے آسانی سے انجام دیتا ہے۔ اس ضمن میں اختر النساء لکھتی ہیں کہ:

”روز افزوں علوم و فنون اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر نیا دن نئی معلومات لے کر منظر عام پر آتا ہے۔ کتب و مقالات کا وافر مواد شائع ہوتا رہتا ہے۔ مختلف علمی، ادبی و تحقیقی مجلوں میں سینکڑوں مقالات کا شائع شدہ لوازم توجہ کا باعث بنتا ہے۔ اس وسیع و وافر ذخیرے سے کوئی تحقیق کار کسی خاص موضوع کے متعلق لوازمہ کے تلاش کرے، لیکن اس کام میں محقق کا بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر مختلف النوع اشارے اور وضاحتی فہرستیں محقق کی دہگیری کرتی ہیں جن کی مدد سے وہ ادھر ادھر بھٹکنے سے بچ جاتا ہے۔ سہولت اور آسانی کے ساتھ نسبتاً کم وقت میں اپنے مطلوبہ مواد تک پہنچ جاتا ہے۔“ ۲۱

اشاریہ تحقیق کی ایک اہم منزل ہے۔ اس میں ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ کسی خاص موضوع سے دلچسپی رکھنے والے قاری کو الف بابتی ترتیب کی وجہ سے مطلوبہ چیزیں اور متعلقہ حوالے اکٹھے مل جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے قاری کو زیر مطالعہ یا زیر تحقیق کتاب کو شروع سے آخر تک نہیں کھگانا پڑتا۔ جہاں اسے علمی و تحقیقی مواد مل جاتا ہے وہیں اسے سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ اشاریے کی بدولت اس نے زیادہ سے زیادہ کام کر لیا ہے۔

علوم و فنون اور زبان و ادب کے میدان میں کمپیوٹر کے استعمال نے اشاریہ سازی کے فن کو پہلے کی نسبت زیادہ وسعت بخشی ہے۔ وہیں یہ اسی میدان میں بہت سی سہولت مہیا کی ہے۔ جو کام کارڈوں اور کاغذ کے ٹکڑوں پر کیا جاتا رہا وہی اب کمپیوٹر کے مختلف سوفٹ ویئر میں ہونے لگا۔ رسائل و جرائد کی اشاریہ سازی کے لیے پہلے کئی قسم کے کارڈ حروف تہجی کے حوالے سے تیار کیے جاتے تھے۔ پھر ان کارڈوں کو سنہال کر رکھنا پڑھتا تھا۔ ان میں کچھ کارڈوں کے گم یا ضائع ہونے کے

امکان کو بھی رد نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اور پھر ان کی تحریر بھی بعض اوقات کاغذ پرانا ہونے کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آتی تھی مگر اب کمپیوٹر نے یہ مشکل بھی آسان کر دی ہے۔ اب ایک ہی فائل کو مختلف انداز میں مختلف آرڈر کے تحت اپنی مرضی کے تحت تبدیل کیا جاسکتا ہے یا ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

اشاریہ سازی علمی و ادبی ذخائر کو ترتیب دینے کے لیے انتہائی ضروری عمل ہے اس میں ہمیں مزید سرعت سے کام لینا چاہیے اور ہمیں اس کی ضرورت اہمیت و افادیت کو اجاگر کرنا چاہیے۔

اشاریہ سازی کی اہمیت

موجودہ عہد میں اشاریہ سازی کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ معاشرے میں ہونے والی علمی، ادبی و ایجاداتی ہونے والی تبدیلیوں کے نتیجے میں اور موجود سائنسی دور کی رفتاری کے تیز نتیجے میں ہم ہر روز نئے ارتقائی عمل سے گزر رہے ہیں جس کے نتیجے میں ایجادات کا سلسلہ روزانہ کی بنیادوں پر ہمارے سامنے آتا ہے۔ جس طرح صبح اپنے ساتھ نئی روشنی کی صورت میں ایک نیا احساس لاتی ہے۔ ویسے ہی معاشرے میں علوم و فنون ارتقائی منازل کی جانب گامزن ہے۔

دنیا میں ہر ایک چیز کی اپنی ایک تاریخ ہوتی ہے۔ اور اس تاریخ کی بنا پر اس کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اگر رسائل و جرائد کو ادبی اور تاریخی نقطہ نظر کے اعتبار سے دیکھا جائے تو ان کی اہمیت سے اندازہ نہیں لگایا جاسکتا بلکہ رسائل کی تاریخ ہی نہیں ان کی عصری معنویت بھی ہوتی ہے۔ جس کو ہم تاریخی دستاویز بھی کہتے ہیں۔ اس میں کسی نہ کسی طور پر حال کا چہرہ بھی پوشیدہ ہے۔ اس بات کا تعلق رسالے میں شائع شدہ مشمولات سے ہوتا ہے۔ کسی عہد کی ادبی سماجی اور تہذیبی صورت حال کو پرکھنے کے لیے رسائل ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ رسائل و جرائد میں دراصل ادب اور تہذیب کی مجموعی صورت حال سے ہمیں آگاہ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے رسالے ہماری ادبی و تہذیبی تاریخ کا استعارہ بن جاتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو پاک و ہند کی جامعات میں ایم۔ اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی مقالے لکھوائے جاتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں اب بھی جاری ہے لیکن ان مقالوں میں موجود اشاریوں کی اشاعت نہ ہونے کے برابر ہے۔ کسی بھی مسئلے پر لکھنے یا تحقیق کرنے کے جہاں پر کتب کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے وہاں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہونے والے اخبارات، رسائل و جرائد کا کردار کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ رسائل اپنے اپنے عہد کے عکاس ہوتے ہیں اور اپنے دور کی تاریخ، معاشرتی مسائل، تہذیب و ثقافت اور مذہب کے علاوہ زندگی کے دیگر شعبوں میں تحریر میں پیش کرتے ہیں۔ اس طرح رسائل کی روشن تاریخ کو زندہ رکھنے کے لیے ان کے اشاریے مرتب کیے جاتے ہیں۔ اشاریے کا بنیادی مقصد قاری کو سراسری نظر میں وہ سب کچھ مہیا کرنا ہوتا ہے جس کا وہ متلاشی ہے۔ اشاریے کی اہمیت و افادیت کے بارے میں

ڈاکٹر ایم سلطانیہ بخش لکھتی ہیں کہ:

”کتابیات کی طرح اشاریہ بھی علمی و تحقیقی کتابوں میں لازمی طور پر ہونا چاہیے اس کی وجہ سے محقق کو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ کتاب میں اس کے کام کی چیز یا چیزیں ہیں یا نہیں اس طرح وہ پوری کتاب کی ورق گردانی سے بچ جاتا ہے۔“ ۱۳

آج کے طلباء اور اساتذہ اور محققین علم و فن کے پیش نظر اشاریہ کی اہمیت پہلے کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ ان کے ذریعے سے فوراً آگاہ ہو جاتے ہیں کہ ان کے مطلوبہ موضوعات اس کتاب میں موجود ہیں کہ نہیں۔ اگر دیکھا جائے تو اکثر لوگ اشاریہ سازی سے بے خبر ہیں۔ وہ اس کام کو کلرک کا کام سمجھتے ہیں۔ اور ان کا یہ خیال ہے کہ یہ کام کوئی بھی کلرک پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔ ان کے خیال میں کتاب، مقالات، ناموں یا دوسری چیزوں کی فہرست تیار کرنا کوئی بڑی بات نہیں جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ جہاں تک اشاریہ سازی کا تعلق ہے۔ تو یہ ایک ایسا تکنیکی کام ہے جو کہ ایک ماہر اشاریہ سازی ہی بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔ جس نے اس کام کی مہارت حاصل کی ہوتی ہے۔ اشاریہ سازی کا کام بظاہر آسان نظر آتا ہے۔ لیکن اس کی حیثیت تحقیق سے کم نہیں۔ بقول سیدہ مصباح رضوی:

”اشاریہ کو، ہم مقالے یا کتاب کی کلید کہہ سکتے ہیں کہ جس کی مدد سے معلوم سے نامعلوم کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ اشاریہ قاری کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ جان سکے کہ اس کتاب میں اس کے کام کا کچھ مواد موجود ہے یا نہیں اور اگر موجود ہے تو وہ کتاب کے کن کن صفحات پر مل سکتا ہے قاری فوراً مطلوبہ صفحات کو کھول کر اپنی پسند کے موضوع کے متعلق معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اگر اشاریہ نہ ہو تو قاری کو مطلوبہ مواد کی تلاش میں تمام کتاب کی ورق گردانی کرنا پڑے گی اور ہو سکتا ہے کہ بہت سی موٹی کتابوں کے ورق الٹتے الٹتے وہ تھک جائے اور وہی موضوع اس کی نظر میں نہ آسکے جس کی اس کو تلاش تھی۔“ ۱۴

ایک محقق ہونے کے ناطے اشاریہ نگار جانتا ہے کہ علم ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائی میں جا کر اپنے کام کے متعلق کچھ چیزیں تلاش کرنا ایک دقیق اور محنت طلب کام ہے۔ اسی طرح کسی کتاب یا رسالے سے مطلوبہ مواد کو تلاش کر کے اس کا اشاریہ ترتیب دینا بھی ایک تفصیلی اور تکنیکی کام ہے۔ جیسے ایک ماہر اشاریہ سازی ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ اشاریہ سازی کی جستجو ہے کہ وہ کن کن زاویوں میں مطلوبہ مواد کو دیکھتا ہے اور اشاریہ کی لڑی میں پروتا ہے۔ ایک اچھے اشاریہ نگار کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح ایک عالم و محقق اپنے مخصوص تحقیقی ماحول سے نتائج کا استخراج کرتا ہے۔ اور

اسے باقی افراد کے سامنے پیش کرتا ہے عین اسی طرح اشاریہ نگار بھی اسی انداز میں رسائل و جرائد کی دن رات مشقت کر کے اشاریے کی صورت میں اپنا نتیجہ پیش کرتا ہے۔ عموماً اشاریے رسائل و جرائد کے مرتب کیے جاتے ہیں۔ رسائل و جرائد ایک متعین مدت کے بعد شائع ہونے والی ایسی تحریری کاوش ہے جس میں ادب کے تمام رنگ نمایاں ہوں ڈاکٹر محمد اشرف کمال رسائل کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں کہ:

”رسالہ سے مراد وہ تحریری جریدہ ہے جو ایک مقررہ مدت کے بعد شائع ہوتا ہے۔ ادبی رسائل ہفت روزہ، پندرہ روزہ، ماہانہ، دو ماہی، سہ ماہی، شش ماہی یا سالانہ ہوتے ہیں۔ ان رسائل میں شاعری مضامین، افسانے، ناولٹ، خودنوشت، رپورتاژ، خطوط، تبصرے اور دیگر متفرق تحریریں شامل ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ رسالے کے مقابلے میں اخبار روزانہ ہفت روزہ، پندرہ روزہ اور ماہانہ ہوتے ہیں۔ اخبارات میں بنیادی اہمیت خبروں کی ہوتی ہے۔ خبروں کے علاوہ اخبارات میں ادارے، فیچر، کالم، مضامین، شاعری، تبصرے وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اخبار اور رسالے میں بنیادی فرق تحریری مواد کے علاوہ اسلوب کی نوعیت کا بھی ہوتا ہے۔ اخباروں میں ہنگامی، فوری اور وقتی نوعیت کی خبریں موجود ہوتی ہیں۔ جن کی اہمیت وقتاً فوقتاً کا تعلق لمحہ موجود سے ہوتا ہے۔ جبکہ رسائل کا مواد مستقل نوعیت کا ہوتا ہے۔ جو ماضی، حال اور مستقبل تینوں ادوار پر محیط ہوتا ہے۔ رسائل کا مواد عصر حاضر کا ترجمان ہوتا ہے۔ ماضی کا حصہ بن کر تاریخ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور مستقبل کے لیے رجحانات سازی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔“ ۱۵

اشاریہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ قارئین یا محققین کو اپنا مطلوبہ لوازما یکجا مل جاتا ہے۔ وہ دور دراز کے اسفار سے بچ جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ وقت کی بچت اور نایاب اثاثے کی حفاظت ہے۔ بعض محققوں کو اپنے لوازمے کے لیے دور دور کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ اب وہ اس طریقے سے استفادہ کر لیتا ہے کہ آیا اس کا مطلوبہ لوازما اس جگہ موجود ہے کہ نہیں اگر موجود ہے تو وہ اپنا رحلت سفر باندھ لیتا ہے۔ اور اس کے تمام اخراجات بھی کافی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ اشاریہ نے محققین کے مسائل کو کافی حد تک بہتر بنا دیا ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو اشاریہ سازی اب فن کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور یہ وقت کی بچت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کے حوالے سے محمد حامد علی لکھتے ہیں کہ:

”خصوصاً رسائل و جرائد کے مطبوعہ اشاریے محققین اور ناقدین کے لیے ضروری ہیں۔ چونکہ پرانے اور بوسیدہ رسائل و جرائد آسانی سے دستیاب ہوتے نہیں اس لیے ان کے اشاریوں

کی اہمیت اور بھی بڑھ رہی ہے۔“ ۱۱

رسائل کی ان تمام خصوصیات اور اہمیت کے پیش نظر ان کے مندرجات مضامین و مقالات، شاعری، اداروں اور دیگر متفرق تحریروں کا اشاریہ بنانا محققین کی سمت نمائی کے لیے ایک اہم سنگ میل ہو سکتا ہے۔ بقول ڈاکٹر جمیل اختر:

”رسائل کے اشاریے کی اہمیت محقق کے لیے یوں بھی ہے۔ کہ رسائل کے اندر ایک ہی

موضوع پر متنوع مضامین مل جاتے ہیں۔ بسا اوقات ایک مضمون سے جتنی معلومات ہو جاتی

ہیں۔ وہ کبھی کبھی پوری کتاب سے بھی فراہم نہیں ہوتی۔“ ۱۲

ایک اچھا رسالہ اور اس میں موجود مضامین کا انتخاب قاری کو یقیناً ایسے علمی نتائج سے روشناس کراتا ہے۔ جو اسے مکمل کتاب کے بعد بھی کبھی کبھی میسر نہیں آسکتے۔ ہر اچھے رسالوں میں موضوعات کا تنوع قاری کو اپنی جانب راغب کرتا ہے۔ اور تقریباً تمام اہم موضوعات پر مضامین مل جاتے ہیں جو کسی ایک کتاب میں نہیں ملتے۔ پھر یہ کہ رسائل میں قاری اور وقت کے تقاضے کو سامنے رکھتے ہوئے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر کوئی بھی زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ جاتی ہے۔ اور کبھی نہیں۔ اور آج بھی ان گنت موضوعات ایسے ہوں گے جن پر مواد رسائل میں موجود ہے اور کتابیں اس سمت میں کوئی رہنمائی کرتی ہیں بات یہی پر ختم نہیں ہوئی بلکہ بہت سارے مصنفین ایسے ہیں۔ جنہوں نے رسالوں میں اپنے قلم سے موتی اور جواہر بکھیرے ہیں اور اپنے مضامین کے بل بوتے پر ان کو جا بجا خوبوں سے مزین کیا ہے۔ مگر باوقار مصنفین کی شخصیت رسائل کے اوراق تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ آج کے دور میں کئی معروف ادیب ایسے بھی ہیں۔ جن کی ابتدائی تحریروں اور علمی و فکری تحریکوں کے بھی یہ جرائد امین ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی شخصیت پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں اگر رسائل کے اشاریے مرتب کیے جائیں تو محقق کے لیے بڑی سہولت حاصل ہوگی۔ اور تحقیقی میدان میں ان مشکلات پر بہت حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس طرح تحقیقی راہ میں حائل ایک رکاوٹ کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کسی بھی زبان میں علمی و ادبی اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے اشاریہ سازی کتابیات بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اشاریہ سازی کا مقصد مختلف موضوعات پر تحقیقی کام کرے والے طلبہ اور محققین کے لیے بنیادی ماخذ فراہم کرنا اور گزرے ہوئے زمانے کو علمی و ادبی ذخائر کو بصورت امانت محفوظ کر کے آنے والے دور کے لوگوں کو بحفاظت سپرد کرنا ہے۔ تاکہ وہ جہاں اپنے علمی اور ادبی ورثوں سے آگاہی حاصل کریں وہیں ان میں مزید اضافے کے لیے اپنے آپ کو ذہنی و علمی طور پر تیار کریں۔

کسی منصوبے پر کام کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہونا چاہیے۔ اس طرح اشاریہ سازی بھی ایک مثبت تحقیقی

کاوش ہے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر میں نے بھی ایک معروف ادبی رسالے ”اجرا“ کا اشاریہ تیار کرنے کا ارادہ کیا۔ میرا مقصد اس نایاب سرمائے کو محفوظ کرنا ہے۔ تاکہ آنے والے علم کے تشنہ کاموں کے لیے ذریعہ سیرابی بن سکے۔ اشاریہ سازی علم و فن محفوظ رکھنے کے رائج طریقوں میں سے ایک موثر طریقہ ہے۔ تاکہ آنے والی نسل اس خزانے سے فیض یاب ہو سکے۔ اہم مقصد تو یہی ہے لیکن اس کے علاوہ کچھ مقاصد بھی سامنے آئے ہیں۔

۱۔ ”اجرا“ میں موجود معلومات کو ترتیب کے ساتھ بیان کرنا۔

۲۔ قارئین کو اس کی تحریروں سے آگاہ کرنا۔

۳۔ بکھیرے ہوئے مصنفین کے کام کو اکٹھا کرنا۔

۴۔ علمی و ادبی سرمائے کو اکٹھا کرنا۔

۵۔ رسالے میں موجود ادبی نقطہ نظر سے مختلف پہلوؤں کو اکٹھا کرنا۔

اشاریہ سازی کی سب سے بڑی خصوصیات یہ ہے کہ مفہوم مبہم اور پیچیدہ نہ ہو۔ اشاریے کی اہم خصوصیات مندرجہ

ذیل ہیں۔

۱۔ اشاریہ الف بائی ترتیب کے ساتھ ہو۔

۲۔ اشاریہ اپنے موضوع کی مکمل نمائندگی کرتا ہو۔

۳۔ اشاریہ فوری معلومات کی فراہمی کا باعث ہو۔

۴۔ اشاریہ میں جامعیت ہو۔

۵۔ اشاریے میں کسی قسم کا جھول نہ ہو۔

۶۔ اشاریہ مبہم، پیچیدہ اور گجھلک نہ ہو۔

۷۔ اشاریہ ہر ممکن انداز موضوع، مقام، شخصیات وغیرہ کے حوالے سے ہو۔

۸۔ اشاریہ مطلوبہ مواد تک فوری رسائی فراہم کرتا ہو۔

غرض یہ کہ دنیا کا کوئی بھی ترقی یافتہ ادب اس وقت تک صحت مند اور مستند تحقیقی اور تنقیدی کارنامہ پیش نہیں کر سکتا

جب تک اس میں اشاریہ سازی کی روایت مضبوط طور پر رائج نہ ہو۔ اس کی بدولت قاری وقت ضائع کیے بغیر مختصر وقت میں

اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ اشاریہ سازی کو آج کے مشینی دور میں نکھارنے اور فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ جس سے معلومات کے اصول میں اضافہ ہوتا ہے۔

اشاریہ سازی کے بغیر کسی بھی قسم کی تحقیق کو انجام تک نہیں پہنچایا جاسکتا۔ بلکہ تحقیقی امور میں اشاریوں کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔

اشاریہ سازی کی اہمیت کے حوالے سے مختصر مباحث کے بعد اب اشاریے کی اقسام پر بات کریں گے۔

اشاریہ کی اقسام

اشاریہ کی تین مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

۱۔ شماره وار اشاریہ

۲۔ مصنف وار اشاریہ

۳۔ موضوع وار اشاریہ

شماره وار اشاریہ:

اس میں ہر شمارے کے مندرجات کا زمانی اعتبار سے شماره وار اندراج کیا جاتا ہے۔ یہ اشاریہ مضامین اور اندراجات کا زمانی نقشہ پیش کرتا ہے۔

مصنف وار اشاریہ:

اس میں تحریروں کے حوالے سے مصنف وار مرتب کیے جاتے ہیں۔ اس حصے میں رسالے میں ایک ہی مدیر کی شائع شدہ تحریروں (مضامین، تراجم، تبصرے اور منظومات) کے حوالے یکجا کیے جاتے ہیں۔

موضوع وار اشاریہ:

یہ مختلف موضوعات و مباحث پر مشتمل اشاریہ ہوتا ہے۔ اس حصے میں کسی خاص موضوع سے دلچسپی رکھنے والے افراد کو سارے متعلقہ حوالے یکجا مل جاتے ہیں۔ موضوعات کی ترتیب الفبائی ہوتی ہے۔

احسن سلیم اور اجرا

احسن سلیم کا تعلق ایک ممتاز علمی و ادبی خاندان سے تھا۔ احسن سلیم حیدرآباد (سندھ) کے ایک تاریخی ادارے حیدر

آبادی کالج سے امتیازی نمبر حاصل کر کے گریجویشن کی۔ اس کے بعد جامعہ سندھ سے اردو زبان و ادب سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس طرح تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1973ء میں شعبہ بنکاری سے وابستہ ہو گئے۔ معاشیات اور تجارت کے مسائل ان کی دلچسپی کا اہم موضوع رہے۔ ان کا شمار پاکستان کے نامور ماہرین معاشیات میں ہوتا تھا۔ احسن سلیم کو قلمی پاکستانی ادبیات کے ساتھ بالعموم اور اردو زبان و ادب کے ساتھ والہانہ محبت اور قلمی لگاؤ تھا کہانیوں اور شاعری سے دلچسپی ان کے بچپن کے ادبی ذوق کی مظہر ہے۔ تاریخ، فلسفہ، علم بشریات، فلکیات، لسانیات، سماجی علوم اور عالمی ادبیات کے موضوعات پر ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ وہ تراجم کی اہمیت پر بہت زور دیتے تھے۔ اور ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ عالمی کلاسیک سے منتخب تحریریں پاکستانی زبانوں کے قالب میں ڈھالی جائیں تاکہ مختلف تہذیبوں کو قریب لانے کی کوشش میں کامیابی حاصل ہو سکے۔ بنک کی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد احسن سلیم نے ادب کی خدمت کا عزم کر لیا اور ادب کے وسیلے سے معاشرتی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے کی مساعی کا آغاز کیا۔

احسن سلیم ادبی میدان کے شہسوار تھے۔ احسن سلیم کو اس بات کا قلق تھا کہ ہمارا معاشرہ احساسِ زیاں سے محروم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مسلسل شکست دل کے باعث افراد بے حسی کا شکار ہو گئے ہیں۔ جس معاشرے میں جاہل اپنی جہالت کا انعام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں وہاں وقت کے ایسے سانحات کو کس نام سے تعبیر کیا جائے۔ موجودہ دور میں مادی دور کی لعنتوں نے زندگی کی اقدار عالیہ اور درخشاں روایات کو شدید ضعف پہنچایا ہے۔ دماغی خلل، وہم و گمان اور وسوسوں میں مبتلا مسخروں کا المیہ یہ ہے کہ وہ اپنے ذہنی افلاس کے باوجود روایت کے داعی بن بیٹھے ہیں۔ سادیت پسندی کے مرض میں مبتلا یہ درندے انسانیت کے درپے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ان مرد و خلائق سفہا اور اجلاف وار ذال کو یہ زعم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ہیئت کذائی کے باوجود اب بھی مرکوز نگاہ ہیں۔ در کسریٰ پر صدا کرنا احسن سلیم کے ادبی مسلک کے خلاف تھا۔ وہ اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ ان کھنڈرات میں جامد و ساکت بت، حنوط شدہ لاشیں اور چلتے پھرتے ہوئے مردے موجود ہیں جو مظلوم اور بے بس ولاچار انسانیت کے مصائب و آلام پرئس سے مس نہیں ہوتے۔ زندگی کا سفر دھوپ چھاؤں کی عجیب کیفیات کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔

اس کے بعد اس کے دیئے بجا کر احسن سلیم نے سچ مچ اس دنیا سے کوچ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ احسن سلیم کا خیال تھا کہ قحط الرجال کے موجودہ دور کا لرزہ خیز اور اعصاب شکن کا المیہ یہ ہے کہ آلام و روزگار کے مہیب پاٹوں میں پسے والے مفلوک الحال طبقے، دکھی انسانیت کے کرب ناک مسائل اور غم زدہ لوگوں کے دل شکستہ کا حال بیان کرنے کے لیے قصر فریدوں کے آسیب زدہ در شکستہ پر دستک دینا پڑھتی ہے۔ ذوقِ سلیم سے متمتع قارئین کا خیال ہے کہ ایک احساسِ تخلیق کار اپنے تجربات و مشاہدات کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرتے وقت اپنے قلم کو کیمرے کی مانند استعمال کرتا ہے اور حالات و واقعات

کی حقیقت پسندانہ لفظی مرقع نگاری کر کے پتھروں سے بھی اپنی تاثیر کا لوہا منوالیتا ہے۔ اس طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ابد آشنا صداقتوں سے یہ مزین یہ ادب پارہ جام جہان نما ثابت ہوتا ہے۔ جس تخلیق کار کے عہد کے تمام حالات کی صورت گری کاری کے قلب و نظر کو مسخر کر لیتی ہے۔ احسن سلیم نے اس قسم کی صداقت نگاری پر اصرار کیا اور جبر کے سامنے سپر انداز ہونے کے بجائے حریت ضمیر سے زندگی بسر کرنے کا انتخاب کیا۔ حیف صدحیف کہ اس زیرک، فعال و مستعد تخلیق کار کی علمی و ادبی خدمات کی پذیرائی میں بہت بخل سے کام لیا گیا۔ اور ان کے استحقاق کے مطابق ان کی عزت و تکریم میں تاہل کیا گیا۔ معاشرتی بے حسی کے مسموم ماحول میں خزاں کے سیکڑوں مناظر دیکھنے کے باوجود احسن سلیم نے کبھی دل برانہ کیا اور طلوع صبح بہاراں کی تمنا میں زندگی بسر کرتے رہے۔

احسن سلیم کو عالمی کلاسیک اور معاصر ادبیات سے گہری دلچسپی تھی۔ وہ تخلیق ادب کے حوالے سے انکشاف ذات اور اخفائے ذات کے فرق کو ملحوظ رکھنے کی جانب متوجہ کرتے تھے۔ جدید دور کی امریکی ناول نگار اور افسانہ نگار سون سوئیگ کی تخلیق کا انھوں نے بہ نظر غائر مطالعہ کیا تھا۔ آزادی اظہار کے موضوع پر احسن سلیم کی سوچ اور سون سوئیگ (1933ء۔ 2004ء) کے خیالات میں کسی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ مگر آزادی اظہار کے موضوع پر احسن سلیم کا دبنگ لہجہ ان کی انفرادیت کی دلیل ہے۔ کتابی سلسلہ ”اجرا“ میں احسن سلیم کے ادارتی کلمات اور ”اجرا“ میں شائع ہونے والی ادبی تخلیقات کی ندرت، تنوع صدرنگی اور ہمہ گیری کا کرشمہ دامن دل کھینچتا تھا۔ ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے احسن سلیم نے اپنی ملت، وطن، اہل وطن اور انسانیت کے وقار اور سر بلندی کو ہمیشہ اپنا مطمع نظر بنایا۔ انھوں نے عالمی کلاسیک، معاصر ادبیات اور پاکستانی ادبیات کی نمائندوں تحریروں کے تراجم کو ”اجرا“ میں شامل کر کے عصری آگہی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

جدید لسانیات کے موضوع پر احسن سلیم نے اردو میں ہر نئی تحریر کی حوصلہ افزائی کی۔ وہ سمجھتے تھے کہ اردو داں طبقے کو جدیدیت، مابعد جدیدیت، ساختیات، پس ساختیات اور رد تشکیل کے بارے میں مثبت شعور آگہی فراہم کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ انھوں نے سوسیر، رولاں بار تھ، ڈاک دریدا کی تصانیف کا بہ عاثر جائزہ لیا اور اس امر کی کوشش کی کہ ان ماہرین لسانیات کے خیالات سے اردو داں طبقے کے استفادے کی صورت پیدا کی جائے۔ احسن سلیم تراجم کی اہمیت و افادیت کے قائل تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ اردو میں تراجم کے وسیلے سے مختلف تہذیبوں کو قریب تر لانے کی مساعی کو آگے بڑھایا جائے۔ تقابلی ادبیات اور تراجم کی ضرورت و اہمیت کے بارے میں وہ نامور برطانوی مترجم اور ترجمہ کی ممتاز تھیورسٹ سوساں بیسنٹ کے خیالات سے متفق تھے۔ احسن سلیم نے اس خطے میں نوآبادیاتی دور اور پس نوآبادیاتی دور کے ادبیات کے اختصاصی مطالعہ پر زور دیا۔ ”اجرا“ کے ادارتی کلمات میں انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ قوموں کی تعمیر و ترقی کا راز اس حقیقت میں مضمر ہے کہ عہد رفتہ کی تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہوئے حال کو بہتر بنایا جائے اور مستقبل کے لیے کوئی

ٹھوس اور واضح لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔ احسن سلیم کو اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ معاشرتی زندگی کو یکسانیت اور جمود سے نجات دلانے کے لیے تبدیلی ناگزیر ہے۔ اس جذبے کے تحت انھوں نے واضح کیا کہ ساری دنیا میں تبدیلی اور انقلاب کی دستک زنی کا سلسلہ جاری ہے۔ نئے دور کے بدلے ہوئے حالات میں ہمیں وقت کی آواز کو دھیان سے سننا ہوگا۔ اور بیتے لمحات کی چاپ ہر عقدہ تقدیر جہاں کی گرہ کشائی کر رہی ہے۔ اسی لیے وطن عزیز میں فکری انتشار خوف و دہشت کی فضا اور افراتفری پر احسن سلیم کو گہری تشویش تھی۔ انھوں نے خیابان خیال کے تحت ”اجرا“ کے اداریوں میں کئی بار اس جانب توجہ مبذول کرائی۔ اسی سلسلے میں انھوں نے ”اجرا“ شمارہ 23 جولائی تا دسمبر 2015ء میں خیابان خیال کے تحت اپنے دلی جذبات اور حساسات کا نہایت خلوص اور دردمندی سے اظہار کیا ہے:

”اب حال یہ ہے کہ اردو سمیت ہماری تمام قومی زبانوں کا ادب بلندی سے پستی کی طرف بے جان پتھر کی طرح لڑھکتا جا رہا ہے۔ ابتدا میں نظریات کا تصادم تھا۔ تصادم کا غیر دانشمندانہ رویہ اب نفرت کی کدال اٹھائے سارے ملک کو کھد پڑتا ہوا پاتال کی طرف بڑھ رہا ہے۔ محدودیت کی وجہ سے آفاقیت کے دروازے بند ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے میں شاعر و ادیب کیوں غافل پڑا ہوا ہے۔“ ۲۲

اس قسم کے استقبالیوں کا جواب ادب برائے تبدیلی کے تصور میں مل جاتا ہے۔ احسن سلیم کا ادب کے ذریعے فکری تبدیلی لانے کا خواب اسی حقیقت کا آئینہ دار تھا۔ انھوں نے پاکستانی قوم کو عزت، وقار اور خود اعتمادی کا درس دیا۔ ان کا تجزیہ تھا کہ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلا نہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ سماج، معیشت اور معاشرت کے بدلنے ہوئے معاصر کی روشنی میں اپنے مسائل پر انحصار کرتے ہوئے اپنے حال کو بہتر بنانے اور روشن مستقبل کی منصوبہ بندی ہر محبت وطن پاکستانی کی ذمہ داری ہے۔ دیار غیر کے مینوں کے معیار زندگی کی جانب الچائی ہوئی نگاہ سے دیکھنے کی بجائے قناعت، خودداری، عزت نفس اور شان استغنا کے ساتھ درخشاں مستقبل کی جانب پیش قدمی ہی سے قوم کے مقدر میں تبدیلی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ حریت ضمیر سے جینے کی روش اپنانے والے اس جری تخلیق کار نے قوم کو جو لہ تازہ کیا اس کے بارِ احسان سے ہر پاکستانی کی گردن خم رہے گی۔

نئے زمانے اور نئی صبح و شام دیکھنے کے آرزو مند احسن سلیم نے ادب برائے تبدیلی، نئے خیالات، متنوع تجربات اور نئے مضامین کے انتخاب سے اپنے منفرد اسلوب کو دھنک رنگ منظر نامہ عطا کیا۔ ان کی تخلیقات میں نئی تراکیب، حسین پیرایہ اظہار، دلکش استعارات، گہری معنویت کی حامل تلمیحات، حسین تشبیہات اور حسن و خوبی کے مظہر تکلم کے سلسلے نیان کے اسلوب کو زور نگار بنا دیا ہے۔ ان کی علمی، ادبی اور قومی خدمات تاریخ ادب میں ہمیشہ رکھی جائیں گی۔ ان کے اصلاحی

اقدامات کی بنا پر ہر پاکستانی ان کا ممنون و مقروض رہے گا۔ انسانی کردار اور عظمت کا پیکر یہ شریف، مخلص، درد آشنا اور وضع دار انسان اب ہمارے درمیان موجود نہیں ہے۔ ایسے نایاب اور صبح دار لوگ ملکوں ملکوں ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکیں گے۔

اردو غزل اور نثری نظم میں احسن سلیم کے اہم قلم کی جولانیوں اور منفرد اسلوب کا دنیا بھر میں اعتراف کیا گیا ہے۔ احسن سلیم کی شاعری کے مجموعے اور تصانیف منجمد پیاس، جوئے میں جیتی ہوئی آنکھیں، ست رنگی آنکھیں، آسمانی جنون، وراثت اور پتوں میں پوشیدہ آگ (خطوط کا مجموعہ) کو قارئین ادب نے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ احسن سلیم کی گل افشانی گفتار کے انداز قابل غور ہیں۔

احسن سلیم نے اپنی زندگی فروغ علم و ادب کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ قحط الرجال کے موجودہ زمانے میں ادیبوں کے بارے میں پائی جانے والی بے بسی، بے قدری اور بے اعتنائی نے انتہائی تشویش ناک صورت اختیار کر لی ہے۔ احسن سلیم نے ہمیشہ لفظ کی حرمت کا خیال رکھا اور ادیب کی عزت و توقیر کو اولیت دی۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ادیب قومی شخص، ملی وقار، ملکی ترقی، شرح خواندگی میں اضافہ کے موضوعات پر عوام میں مثبت شعور و آگہی پیدا کرنے کی مساعی میں کامیاب ہو جائیں تو ہر قسم کی سماجی برائیوں، استحصال اور دہشت گردی کو بیخ و بن سے اکھاڑنے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ بیسویں صدی کے آخری عشرے میں ان کی ادارت کراچی سے ادبی مجلے ”سخن زار“ کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ احسن سلیم نے اپنے ذوق سلیم کے اعجاز سے اس مجلے کو قابل مطالعہ مواد کا مخزن بنا دیا جس کی بنا پر اس مجلے کو علمی و ادبی حلقوں کی طرف سے بہت پذیرائی ملی۔ بعض مسائل کے باعث مجلے ”سخن زار“ کی اشاعت تاخیر و تعطیل کا شکار ہو گئی تو احسن سلیم نے کچھ عرصہ بعد کراچی ہی سے ایک نئے ادبی مجلے ”اجرا“ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ ادبی مجلے ”اجرا“ کا پہلا شمارہ جنوری تا مارچ 2010ء تھا۔ اس کے بعد یہ رجحان ساز ادبی مجلہ باقاعدگی سے شائع ہونے لگا اور قارئین اس کے ہر شمارے کا شدت سے انتظار کرتے تھے۔ پھر نہ جانے کس کی نظر لگ گئی کہ علم و ادب کا یہ ہنستا بولتا چمن جان لیوا سانٹوں کی بھیٹ چڑھ گیا۔ جولائی تا ستمبر 2015ء کا شمارہ ادبی مجلے ”اجرا“ کا آخری شمارہ تھا۔ مجموعی طور پر ادبی مجلے ”اجرا“ کے تیس (23) شمارے شائع ہوئے۔ اس کے بعد مجلے ”اجرا“ بھی افکار، اقدار، ادبی دنیا، ساقی، اوراق، زعفران اور شب خون کی طرح تاریخ کے طوماروں میں ادب دب گیا۔ حال ہی میں اقبال خورشید اور ان کے ساتھیوں کی محنت شاقہ سے ”اجرا“ کا کتابی سلسلہ نمبر 24 منظر عام پر آیا ہے۔ جس میں احسن سلیم کی یاد میں ”بیاد احسن سلیم“ کے نام سے خصوصی گوشہ بھی لگایا گیا ہے۔

اردو میں رسائل نکلتے رہتے ہیں۔ کچھ رسائل ایک دو سال نکل کر اپنی آخری سانس لے لیتے ہیں تو کچھ اس سے بھی کم عمر، ایک یا دو شمارے میں ہی دم توڑ دیتے ہیں۔ بہت کم رسائل ایسے ہیں جو پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ تک برابر شائع ہوتے رہیں۔ انہی رسائل میں ایک نام احسن سلیم کی ادارت میں مسلسل کئی سالوں سے شائع ہونے والا ”ماہی شمارہ“

اجرا“ بھی ہے۔ اردو زبان سے واقفیت رکھنے والا شاید ہی کوئی ایسا قاری ہو جو اس رسالے سے واقف نہ ہو۔ اس رسالے کی خاص بات یہ ہے کہ پہلے شمارے سے لے کر اب تک مسلسل ایک مشن کو لے کر آگے بڑھ رہا ہے۔ وہ مشن ”ادب برائے تبدیلی“ ہے۔ یہ وہی مشن ہے جس کو لے کر سرسید احمد خان آگے بڑھے تھے۔ احسن سلیم بھی اسی مشن کے فروغ کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ احسن سلیم نے ”اجرا“ میں چھپنے والے مواد کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ جن کی مختصر وضاحت درج ذیل ہے۔

- ۱- خیابان خیال:۔ یہ شمارے کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں مدیر کے لکھے ہوئے اداروں کو شائع کیا جاتا ہے۔
- ۲- نشاط باریابی:۔ یہ شمارے کا دوسرا حصہ ہے۔ اس حصے میں دیگر شہروں سے آنے والے شعراء کے مذہبی کلام یعنی حمد یہ کلام، نعت، سلام اور منقبت وغیرہ کو نشاط باریابی کے عنوان کے تحت شائع کیا جاتا ہے۔
- ۳- موضوع سخن:۔ اس حصے میں مختلف موضوعات، نظریات، تصورات، مباحث اور مسائل پر لکھے گئے مضامین کو شائع کیا جاتا ہے۔
- ۴- مشرق و مغرب: اس حصے میں مقامی اور بین الاقوامی ادبی تخلیقات (نظم و نثر) کے تراجم کو شائع کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت شاندار کام ہے۔ تراجم کی بدولت عالمی سطح کی فکریات، نظریات اور ادب سے شناسائی ہو جاتی ہے۔
- ۵- فلک آثار: اس عنوان کے تحت مختلف عنوانات اور بیت میں لکھی ہوئی نظموں کو شائع کیا جاتا ہے۔
- ۶- نافہ نایاب: اس حصے میں یادیں، خاکے، مشاہیر کے خطوط اور مضامین کو شائع کیا جاتا ہے۔
- ۷- سخن سخن: یہ حصہ اردو ادب کی جان ”غزل“ کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس مختلف شہروں سے آنے والے شعراء کرام کی غزلیات کو شائع کیا جاتا ہے۔
- ۸- داستان سرا: یہ حصہ مختصر کہانی یعنی افسانے کے لیے مختص ہے۔ اس میں نئے نئے لکھنے والے افسانہ نگاروں کے فن پاروں کو اس حصے میں جگہ دے کر ان کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں شمارے کا ادبی معیار اور مقام و مرتبہ اولین ترجیح ہے۔
- ۹- خرد افروزیں: اس حصے میں مختلف موضوعات، عنوانات کے تحت لکھے گئے تحقیقی و تنقیدی، علمی و فکری مضامین کو شائع کیا جاتا ہے۔
- ۱۰- حرکت فکر اسلامی فی الہند: اس حصے میں برصغیر کی اسلامی، روحانی اور مذہبی صورت حال کو لفظی پیراہن پہنا کر پیش

کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ وسعتِ بیان:- یہ ”اجرا“ کا آخری حصہ ہے۔ اس میں مختلف موضوعات پر کیے جانے والے تبصرے، مختلف عنوانات کے تحت لکھے جانے والے مضامین اور اظہارِ خیال کو شائع کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

- ۱- حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء، ص ۵۱
- ۲- حقی، شان الحق، آکسفورڈ اردو ڈکشنری، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، چوتھا ایڈیشن، ۲۰۰۵ء، ص ۸۰۷
- ۳- فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو (جامع)، فیروز سنز، لاہور، ص ۱۰۴
- ۴- وارث سرہندی، علمی اردو لغت (جامع) علمی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۱۰۷
- ۵- محمود الحسن، زمر محمود، (مرتبین)، کشاف اصطلاحات کتب خانہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۱۴
- ۶- عبدالحق، مولوی، دی سٹوڈنٹس سٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۹۲ء، ص ۵۹۲
- ۷- فیروز سنز کنسٹریٹڈ، انگلش سے اردو، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۸۳ء، ص ۲۰
- ۸- اردو لغت، (تاریخی اصولوں پر)، جلد اول (الف مقصورہ)، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ۱۹۷۷ء، ص ۵۱۱
- ۹- عبدالرزاق قریشی، مبادیات تحقیق، خان بک کمپنی، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۷۵
- ۱۰- عبدالسلام، اردو انسائیکلو پیڈیا، فیروز سنز، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۱۰۳
- ۱۱- جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع پنجم، ۲۰۰۲ء، ص ۹۹۱
- ۱۲- اختر النساء، دیباچہ، اشاریہ اقبالیات، سہ ماہی مجلہ اقبالیات لاہور، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۵
- ۱۳- ایم سلطانہ بخش، ڈاکٹر، اردو میں اصول تحقیق، ورڈ ویژن پبلشرز بلیو ایریا، اسلام آباد، جلد اول، ۲۰۰۱ء، ص ۲۶۱
- ۱۴- مصباح رضوی، سیدہ، اردو تحقیقی کتب میں اشاریہ سازی، مخزن، ش: ۷، ششماہی، قائد اعظم لائبریری، لاہور، ص ۹۴
- ۱۵- محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، اشاریہ اور فن اشاریہ سازی، ادارہ یادگار غالب، کراچی، اشاعت اول، ۲۰۱۵ء، ص ۷۰، ۷۱
- ۱۶- علی، محمد حامد، اشاریہ سازی اور ادبی رسائل و جرائد کے مطبوعہ اشاریوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مشمولہ: تحقیقی و تنقیدی مجلہ، معیار ششماہی، ش: ۷، ج: ۲، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۲۵۱
- ۱۷- جمیل اختر، ڈاکٹر، اردو میں رسائل کی اشاریہ سازی، مشمولہ: اخبار اردو۔ دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۹

- ۱۸۔ سرفراز حسین، مرزا، (مرتب)، پیش لفظ، اشاریہ نوائے وقت ۱۹۳۵-۱۹۳۷ء، پاکستان سٹڈی سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۸۷ء ص الف
- ۱۹۔ جمیل احمد رضوی، اشاریہ سازی، مشمولہ: اردو میں فنی تدوین، (مرتبہ)، ڈاکٹر الیس ایم ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء، ص ۳۰۵ء
- ۲۰۔ مقدمہ از ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری، اشاریہ نعت رنگ، ش: ۱ تا ۲۰، مرتبہ، سہیل شفیق، نعت ریسرچ سنٹر، کراچی، ۲۰۰۹ء، ص ۱۶
- ۲۱۔ مسعود حسین، ڈاکٹر سید، اردو رسائل کے اشاریے کا اشاریہ، مشمولہ: ماہنامہ اخبار اردو، ج: ۲۶، ش: ۲، فروری ۲۰۰۹ء، ص ۱۲
- ۲۲۔ احسن سلیم، ادب آزاد ہے!، اجراء ش: ۲۳، سہ ماہی، ناظم آباد، کراچی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء، ص ۱۱

اداریے

(خیابان خیال)

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	احسن سلیم	اداریہ	احسن سلیم کے سہ ماہی اجرا کے لیے لکھے جانے والے اداروں میں موضوعات کا تنوع ہے۔ ان میں بنیادی بات ادب برائے تبدیلی ہے۔ احسن سلیم ادب کے ذریعے سے سماج میں تبدیلی کے خواہاں نظر آتے ہیں۔	۲۳ تا ۱۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲	ایضاً	ایضاً	اداریے میں مدیر نے انسان کی نفسیاتی صورت حال کو معاشرتی تناظر میں بیان کیا ہے۔	۱۸ تا ۱۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳	ایضاً	ادب برائے تبدیلی	احسن سلیم کے مطابق ادب معاشرے میں تبدیلی کا طاقتور ذریعہ ہے۔	۲۳ تا ۱۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۴	ایضاً	علم + عمل = تقدیر	احسن سلیم کے نزدیک معاشرے کو طہارت اور روازن کی اشد ضرورت ہے۔	۲۲ تا ۱۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵	ایضاً	اک دیا جلاؤں گا	مدیر سوسائٹی میں ادب کے کردار پر بہت پر جوش ہے۔	۱۳ تا ۱۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶	ایضاً	عالمی تحریک ادب	اس میں مدیر نے ادب کو معاشرتی تبدیلی کے لیے اہم قرار دیا ہے۔	۱۵ تا ۱۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷	ایضاً	کسی شجر میں دیا جلے	مدیر کے مطابق ہمارا معاشرہ تہذیبی اقدار سے سبکدوش ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری تخلیقات شاہکار کے درجے پر فائز نہیں ہوتی۔	۱۳ تا ۱۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸	ایضاً	اداریہ	احسن سلیم کے مطابق معاشرے کی مسبت تبدیلی ادب کے ذریعے ممکن ہے۔	۱۷ تا ۱۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۹	ایضاً	ایضاً	اس میں مدیر نے بین الاقوامی سطح پر جارہانہ رویوں کی مخالفت کی ہے۔	۱۹۵۱۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰	ایضاً	ایضاً	احسن سلیم نے ادبی کاوشوں کو سراتے ہوئے ادبی عصری رجحانات کو موضوع بنانے پر زور دیا ہے۔	۱۳ تا ۱۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱	ایضاً	ایضاً	اس ادارے میں احسن سلیم نے اعوان میں موجود نمائندوں کے حوالے سے بات کی ہے جس میں کرپشن معاشرے میں استحصال اور غیر امتیازانہ رویوں کو اجاگر کیا ہے۔ اور آزادی اظہار کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ادیبوں اور شاعروں کی ذمہ داری پر روشنی ڈالی ہے۔	۱۵ تا ۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲	ایضاً	ایضاً	اس ادارے میں مدیر کے نزدیک ادب جغرافیائی سے ماورا ہے۔	۱۳ تا ۱۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳	ایضاً	قیامت سے کم نہیں	اس میں احسن سلیم نے معاشرے کے پڑھے لکھے طبقوں کا تحریک جامد ہونے پر اظہار افسوس کیا ہے۔	۱۲ تا ۱۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۴	ایضاً	تولنے والے ہاتھ دکھائی نہیں دیتے	ادب برائے تبدیلی	۱۲ تا ۱۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵	ایضاً	منشور	منشور ادب برائے تبدیلی	۱۳ء ۱۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶	ایضاً	چیونٹی، شہد کی مکھی اور مکڑی	اس میں احسن سلیم نے تحریری اسالیب کو موضوع بحث بنایا ہے۔	۱۳ تا ۱۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۷	ایضاً	باطنی تسکین	احسن سلیم کے مطابق ادب ہوایا خلا میں تخلیق نہیں ہوتا بلکہ ادیب اپنی تحریر کے لیے خام مال معاشرے سے اکٹھا کرتا ہے۔	۱۳ تا ۱۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸	ایضاً	جمہوری طرزِ احساس اور شکر گزاری کے جذبات	اس ادارے میں پاکستان کے مختلف شہروں میں موجود متحرک ادیبوں کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۱۹ تا ۱۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۹	ایضاً	خالی جیب اور خالی ہاتھ	اس میں مدیر اس بات پر زور دیتا ہے کہ ادیبوں میں موجود ذاتی تنازعات کو پس پشت ڈال کر اجتماعی ادبی خدمت کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔	۱۳ تا ۱۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰	ایضاً	آنسوؤں کا بہتا ہوا دریا	اس ادارے میں احسن سلیم نے پاکستان میں ہونے والی دہشتگردی اور اس کے اثرات پر بحث کی ہے۔ اور اس کا فوری سدباب کرنے کی اپیل کی ہے۔	۱۳ تا ۱۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۱	ایضاً	ادبی و فکری اقدار کی صورت گری	اس ادارے میں احسن سلیم نے قومی سلامتی کے لیے عوامی کردار پر روشنی ڈالی ہے۔	۱۱ء ۱۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۲	ایضاً	ادب آزاد ہے!	احسن سلیم نے ادب کو درپیش روایتی معاشرتی ہتھیوں کا ذکر کیا ہے۔	۱۳ تا ۱۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۳	اقبال خورشید	ہمیں بلاچوں اور ہمیں	اقبال خورشید نے معاشرے میں ادب کے فروغ اور فعالیت پر زور دیا ہے۔	۱۳ تا ۱۲	۲۳	سن

۲۴	شاہین نیازی	گفتگو	شاہین نیازی نے اپنی گفتگو میں ادب اور موجود زمانے میں ادیب کو درپیش مسائل پر بات کی ہے۔	۱۲ تا ۱۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۵	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی کے مطابق ادب کا بہت سا حصہ ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ جسے منظر عام پہ لانے کے لیے ادیبوں کو کام کرنا چاہیے۔	۱۳ تا ۱۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۶	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی اپنی دانست میں ادب کو معاشرے کے لیے کارگر چیز سمجھتے ہیں۔	۱۷ تا ۱۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۷	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی ادبی روایت تسلسل کے حامی لوگوں میں سے ہیں۔	۱۳ تا ۱۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۸	ایضاً	ایضاً	اس مادیت پرستی کے زمانے میں مذہب کا علاوہ اگر کہیں روانی سکون موجود ہے وہ گوشہ ادب ہے۔	۱۲ تا ۱۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۹	ایضاً	ایضاً	ہمیں گھڑے گھڑائے مفروضوں پر علم کی بنیاد رکھنے کی بجائے مضبوط بنیاد پر نئی عمارت قائم کرنی چاہیے۔	۱۳ تا ۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۰	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی بین الانسان صلاح و ائمتی کے حامی اور قائل ہیں۔ انسان ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کے قائل ہیں۔	۱۳ تا ۱۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۱	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی نے انسانی سوچ کو معاشرتی تبدیلی کا گردانا بتایا ہے۔	۱۳ تا ۱۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۲	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی کا موضوع حقیقی انسانی اقدار کی کھوج ہے۔	۹، ۱۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۳۳	ایضاً	ایضاً	شاہین نیازی نے سائنس اور مذہب کے حوالے سے موجود نظریات پر بحث کی ہے۔	۱۲ تا ۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۴	محمد ناصر شمس	اداریہ	ناصر شمس نے احسن سلیم کی خدمات کو سراہتے ہوئے اُن کے ادبی اثرات پر بحث کی ہے۔	۱۱ تا ۹	۲۳	سن

شاعری:

نشاط باریابی:

(حمد، نعت، سلام، منقبت، مناجات، دعا)

حمد:

نمبر شمار	شاعر کا نام	حمد کا پہلا مصرع	اشعار یا بند کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آفتاب مظفر	اللہ رے اللہ تری حکمت و صنعت - مولاتری قدرت	۱۲	۱۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲	اقبال حسین	ہر ایک چیز کو اُس کا بنانے والا ہے	۷	۱۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳	جان کاشمیری	لاریب ماورائے جدید و قدیم ہے	۱۳	۱۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴	ایضاً	تیرا ارشاد کن ہے جلالت فشاں تیری کیا بات ہے تیری کیا بات ہے	۹	۱۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵	ایضاً	ورد کروں جب اسم خدا کا دم دم میرا روشن ہو	۷	۲۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۶	ایضاً	تو ہے مختار سہولت یہ اضافی دے دے	۵	۱۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۷	جمیل حیات	اُسے ڈھونڈو کہیں دیکھو	۵	۱۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸	حجاب عباسی	درِ مصطفیٰ پہ جاؤں مجھے وہ گلی عطا کر	۴	۱۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹	خالد اقبال یاسر	لفظ، بے لفظ دعا اور مناجات مری	۷	۱۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۰	ریاض ندیم نیازی	جو میرے تکلم کی رسد ہے وہ احد ہے	۷	۱۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱	ایضاً	جو میرے تکلم کی رسد ہے وہ احد ہے			۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۲	ایضاً	سُن لے اے مولا ہماری التجا	۸	۱۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳	ایضاً	وہ کہ ہے رب دو عالم کوئی انسان نہیں	۸	۱۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۴	ایضاً	جب میں کرتا ہوں گفتگو تیری	۷	۲۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۵	سرشار صدیقی	اے خانہء خدا، یہ تری برکتِ طواف	۷	۲۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۶	سعید الرحمن سعید	توصیف کر سکتے تری ایسی زباں نہیں	۶	۱۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۱۷	سلیم کوثر	صبح کے نور میں نہائے ہوئے	۱	۱۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۸	سلیمان خمار	جب بھی سجدے میں جہیں میری جھکا کرتی ہے	۹	۱۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹	صفدر صدیق رضی	دو وقت کی روٹی سے بھی انکار نہ کر	۹	۱۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰	ایضاً	تیری جانب رجوع کرتا ہوں	۶	۱۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۱	ایضاً	جب تری خاکِ درِ دولت پہ ہے میری نشست	۶	۱۵	۲۳	سن
۲۲	طاہر سلطانی	قریہ قریہ نگر نگر مولا	۸	۱۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۳	ظفر اقبال	ہجر و بر ہے یہ آپ کا صاحب	۹	۱۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۴	عطا الرحمن قاضی	اے خوشا! سردی اس موسم کی وہ ہجرت مجھ میں	۵	۱۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۵	فیصل عجمی	مجھ کو درویش نظر آتے ہیں ہر سو تیرے	۶	۲۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۶	منظر عارفی	نظر سے مری تو ہے مستور یارب	۸	۱۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۷	نیر سوز	منتظر جلوہ دانش کی نظر تھی کب سے	۱۷	۲۱، ۲۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۸	نعمان فاروق	میرے خدا خیال کو ایسا کمال دے	۶	۱۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۹	نورین طلعت عروبہ	یارب ہوتے حکم کی تعمیل میں شامل	۷	۱۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۳۰	واجد امیر	زندگی بھر کی ریاضت کا ثمر بخشا ہے	۹	۱۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
----	-----------	-----------------------------------	---	----	---	--------------------------

نعت:

نمبر شمار	شاعر کا نام	نعت کا پہلا مصرع	اشعار یا بند کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	احسن سلیم	اس دور کم حیات میں امکان چاہیے	۶	۲۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲	احمد ضیاء	پھیلی ہوئی تھی جھوٹ کی اک شامہ ہر طرف	۷	۱۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳	انوار فیروز	حرم کا نور ہمارے نصاب میں آئے	۷	۲۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۴	توصیف تبسم	دشت جنوں نواز میں، تیز ہے یاد کی ہوا	۸	۲۲	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵	توقیر تقی	جادۂ لطف، مسافر سے جو ہم فاصلہ تھا	۹	۱۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶	ثریا قمر خورشید زبیری	آرزو ہے کہ روضے پہ جا کر	۲۳	۲۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۷	ایضاً	میں خدا یاد دینے سے کیوں آگئی	۱۴	۱۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۸	جان کاشمیری	پڑھ کے سویا تھا صل علیٰ میں، خواب میں یہ اشارہ ہوا ہے	۷	۱۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹	ایضاً	رشتہ جوڑیں آگئی سے خوش نہاد و خوش نصیب	۱۰	۱۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۱۰	جلیل عالی	وہ دم دم رو برو ہے	۲۵	۲۶ تا ۲۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۱۱	ایضاً	بے رحمت شہنشاہِ بخارے کہاں ہوتے	۷	۱۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲	جمیل یوسف	نئے امکان کے درکھول دیتا ہے کلام اُس کا	۱۱	۲۳، ۲۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۳	جنید نسیم سیٹھی	یہ جذبِ دروں، سوزِ جگر تیری عطا ہے	۵	۱۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۴	حامد علی، سید	زندگی دھوپ کی پوشاک اُتار آئی ہے	۵	۲۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۵	حکیم خان حکیم	دلوں کا نور شفا ہے یہ ذکر، ذکرِ صلِ علی	۸	۱۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۶	ایضاً	لب پہ ہے ان کا نام مکرم ﷺ	۷	۲۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۷	ایضاً	اس نور کے چراغ سے جب روشنی ملی	۶	۱۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸	ایضاً	حضور آپ سے تاروں بھری ہے رات میری	۷	۱۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹	ایضاً	عطائے خاص ہے فطرتِ سخن نواز مجھے	۶	۱۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰	ایضاً	پھولوں کا تبسم رُخِ انوار پہ شیدا	۷	۱۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۱	ایضاً	ہو کیسے بیاں عظمتِ سلطانِ مدینہ	۷	۱۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۲	ایضاً	درِ رسول پہ پہلے سلام کرتا ہوں	۷	۱۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۲۳	خواجہ شفیق احمد فاروقی	۷	۱۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۴	رفیع اللہ میاں	۶	۱۷	۲۴	سن
۲۵	ریاض ندیم نیازی	۷	۲۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۶	ایضاً	۸	۱۱۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۷	ایضاً	۸	۱۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۸	ایضاً	۸	۱۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۹	ایضاً	۹	۱۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۰	ایضاً	۷	۲۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۳۱	ایضاً	۹	۱۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۲	ایضاً	۱۲	۱۴-۱۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۳	ایضاً	۸	۱۶	۳۲	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۴	ایضاً	۷	۱۸	۲۴	سن
۳۵	سرشار صدیقی	-----	۲۷، ۲۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۳۶	ایضاً	محبوبِ خدا کو چاہتا ہوں نظم عنوان: سبک سر	۶	۲۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۷	ایضاً	نبی کے عشق کا تہذیب آشنا ہو جاؤں	۱۰	۱۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۸	سعید الرحمن سعید	توصیف کر سکتے تری ایسی زباں نہیں	۶	۱۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۹	سلیم کوثر	خانہ دل کو درودوں سے سجایا ہوا ہے	۶	۲۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۴۰	ایضاً	نہیں جو سامنے وہ بھی جہان آپ کے ہیں	۶	۱۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۱	ایضاً	بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے کے واسطے	۹	۱۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۴۲	ایضاً	ادھر ادھر جو گئے تھے سبھی ٹھکانے لگے	۶	۱۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۳	ایضاً	جنتی دنیا میں بھی بنائی گئیں	۸	۱۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۴	ایضاً	جو دل میں نصب ہے حمد و ثنا کا آئینہ	۷	۱۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۵	ایضاً	اعزاز کیسا ارفع و اعلیٰ دیا مجھے	۹	۱۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۶	ایضاً	سلام اُن پر کہ جن کا فیض جاری ہے زمینوں آسمانوں میں	۸	۲۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۷	ایضاً	فضائے نعرہ تکبیر میں نکل آیا	۷	۱۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۴۸	ایضاً	جن کو ہے حق تعالیٰ کا عرفان آپ ﷺ ہیں	۷	۱۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۹	ایضاً	خدا نے اول و آخر لکھا مقالہ نعت	۵	۱۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۰	ایضاً	کون آیا تھا، کس کا ہوا پھیر امرے گھر میں	۷	۱۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۱	سلیمان خمار	شان و شوکت کی حد نہیں کوئی	۱۱	۱۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۲	ایضاً	کارِ تخلیق جہاں تیرے بہانے سے ہوا	۷	۱۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۳	ایضاً	کارِ تخلیق جہاں تیرے بہانے سے ہوا	۷	۲۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۴	ایضاً	عنوان: وجود اُس کا الگ ہے (آزاد نعت)	-----	۱۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۵	سھل بن ابراہیم	نعتیہ نظم	-----	۱۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۶	سید انور جاوید ہاشمی	ہمارے بس میں نہیں کر سکیں صفات عیاں	۷	۱۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۷	شبیم شکیل	قبول ہونی تھی میری دُعا ہوئی آخر	۶	۱۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۸	شجاعت علی	عنوان: روشنی کا سفر	-----	۲۵ تا ۳۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۹	شفیق احمد فاروقی	رہے موجزن دل میں ان ﷺ کی محبت	۱۲	۱۷-۱۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۶۰	شہاب صفدر	اک نور کا رستہ آنکھوں میں اک خواب کا زینہ دل میں ہے	۷	۲۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۱	ایضاً	زبان وحی میں قدرت کلام کرتی ہے	۹	۲۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۶۲	ایضاً	جنہیں نشانِ رہِ مصطفیٰ نہیں ملتا	۵	۱۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۳	ایضاً	مصروف ہے مدحت میں دلِ زندہ شب وروز	۹	۲۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۶۴	ایضاً	تو کیسے گھلتی زباں پر مٹھاس لفظوں کی	۹	۲۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۶۵	صابر بدر جعفری	بدر عاصی اشک آنکھوں میں لیے	۸	۲۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۶	صابر ظفر	جیے ہیں جینے کی صورت درود پڑھتے ہوئے	۲۶	۱۸	۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۷	ایضاً	غنچے غنچے میں درود اور دعا کی خوشبو	۱۸	۱۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۸	ایضاً	وجود کیسے نہ ہو، منزل آشنا میرا	۱۴	۱۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۶۹	صابرہ شاہین، ڈاکٹر	عنوان: مگر کیسے؟ (نعتیہ نظم)	-----	۱۴	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۷۰	صفدر صدیق رضی	ذہن میں کتنے لفظ ہیں لیکن خالی ہیں صفحات	۶	۱۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۱	ایضاً	دنیا نے اُسے غلد کے ایوان میں دیکھا	۶	۲۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۷۲	ایضاً	اس قدر فیض سر عام ہیں جاری تیرے	۶	۱۶	۲۴	سن
۷۳	طاہر سلطانی	اخلاق کی تعمیر ہے سرکار کی سیرت	۹	۱۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۷۴	عشق احمد جیلانی	نکبت و نور کے ہوئے آثار	۱۳	۱۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۵	علیم صبا نویدی	جلوہ گاہ عالم میں بے خودی سی طاری ہے	۷	۱۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۶	ایضاً	ہمارے سامنے ہے روز و شب جلوہ محمد کا	۸	۱۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۷	ایضاً	نور احمد سے سرفراز ہوئے	۵	۱۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۸	ایضاً	ایک نوری اثر ادھر بھی ہو	۵	۱۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۹	عمران فائق	اشکوں کو میں پلکوں پہ عیاں دیکھ رہا ہوں	۶	۲۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۸۰	ایضاً	ایضاً	۵	۱۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۱	ایضاً	نعتیہ اکائی	-----	۱۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۲	فائق ترابی	ہو کیسے بیاں رتبا و صاف حمیدہ	۷	۱۸	۲۳	سن
۸۳	فراست رضوی	سر عرش کو چہء نور میں ہے خرام میرے رسول کا	۸	۲۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۴	ایضاً	پیکرِ رحمتِ یزداں ہے سراپا تیرا	۱۰	۱۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۵	ایضاً	جب مجھ کو بلائیں گئے سراکار مدینے میں	۹	۱۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۶	ایضاً	گزرے یہ عمر مدح حبیب خدا کے ساتھ	۱۰	۱۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۸۷	ایضاً	شہر حجاز کا ہے تذکرہ اذیاں کی طرح	۸	۱۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۸	ایضاً	جینے کا ہنر عشق کے پیہر سے ملا ہے	۸	۲۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۹	ایضاً	جب اسم محمد ﷺ کی تنویر نظر آئی	۸	۲۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۰	فوق کا شمیری	عاصیوں کو حبیبِ خدا مل گئے	۵	۱۷	۲۴	سن
۹۱	فیض عالم بابر	حضور خود کو غلامی میں دینے آیا ہوں	۸	۲۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۲	قاضی الرحمن	حبیب رہتا ہے کوئی نشہ سامو موجود ہوا میں	۸	۱۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء
۹۳	ایضاً	لے کے اشکوں کا سفینہ تنہا پایا ہو	۱۵	۱۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۴	ایضاً	میں بادہ خم و ساغر کی بات کرتا ہوں	۷	۱۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۵	ایضاً	نہیں کہ بادہ و ساغر کی بات کرتا ہوں	۸	۱۶	۲۴	سن
۹۶	قاضی ظفر اقبال	حق آشکار بیان محمد عربی (ترجمہ - قد پاری از مرزا غالب)	۷	۱۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۷	کرامت بخاری	نور احمد سے اُجالے روشنی	۵	۱۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۸	محمد مشرف حسین انجم، ڈاکٹر	تاہل حسن یقین ہے نقشِ نعلین حضور	۶	۱۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۹۹	محمد شفیق اعوان	ان کی ہے ہر بات مقدم، صلی اللہ علیہ وسلم	۶	۱۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۰	مظہر بخاری	خرد افروز، خوش آثار کی جلوہ نمائی ہو	۸	۱۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۱۰۱	ناصر زیدی	ہے دارو مدار آپ پہ میرے دل و جاں کا	۷	۲۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۰۲	ایضاً	درو سرور کو نین لب پہ ہے میرے	۶	۱۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۰۳	نسیم سحر	جس کی بھی یہ صدا ہے، صدا کا شریک ہوں	۸	۱۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۰۴	نسیم نازش	عشق، نبی پاک کا دل کو خزینہ مل گیا	۶	۱۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۵	نورین طلعت عروہ	توصیفِ مصطفیٰ میں جو کام آئے حرف حرف	۷	۱۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۶	ایضاً	جہاں فضا کا مقدر بنی ہوائے کرم	۷	۲۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۷	ایضاً	خاص منزل ہے نیازِ حنیف سفر ہو	۷	۱۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۸	واجد امیر	سرتاپا خلق، خلق کے ہیں خیر خواہ آپ	۸	۱۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

سلام:

نمبر شمار	شاعر کا نام	سلام کا مصرع اولیٰ	اشعار یا بند کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آفتاب مصطر	چمک نہ ختم ہو جس کی وہ ستارا ہے	۱۳	۲۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲	ایضاً	حسین وہ جو بھجادیے یزدیت کا چراغ	۲۰	۲۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳	اقبال حسین	ترازیاں ہے برائے حق سو مند کتنا	۶	۲۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۴	ایضاً	خدا کا راستہ شبیر نے دکھایا ہے	۴	۲۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵	اقبال سہوانی	کبھی کسی کا بھی غم اتنا محترم نہ ہوا	۶	۲۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶	توصیف تبسم	اے خاک بے بسرا! ترا مہماں ہوا ہے کون	۷	۲۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷	ایضاً	کیا روز ہے اول محرم!	۹	۱۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸	شبیر نازش	روتے ہی جا رہے ہیں تجھے ہم حسین جی!	۶	۲۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹	ایضاً	نسل ہا نسل سے اک نام پہ ہم روتے ہیں	۵	۱۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۰	طاہر شیرازی	گواہی کے لیے اک بے زباں ہے	۷	۲۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱	عارف شفیق	لب فرات جو پیاسا دکھائی دیتا ہے	۸	۲۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲	عقیل عباس جعفری	سنتِ ثانی زہرا کو نبھاتے جاتے	۹	۱۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳	عمران فائق	طغیم دشتِ غزا، نیزے پہ ہے	۷	۲۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۴	میثم علی آغا	جو جانا چاہے چلا جائے اٹھ کے خیمے سے	۶	۱۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

منقبت:

نمبر شمار	شاعر کا نام	منقبت کا مصرع اولیٰ	اشعار یا بند کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	باقر رضا، ڈاکٹر	شریک بار امانت خدیجۃ الکبریٰ	۱۱	۱۸	۱۸	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲	جلیل ہاشمی	خدائے کون و مکان تو ہی ہے رحیم و کریم	۱۱	۲۱، ۲۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳	شبتم کلیل	قبول ہوئی تھی میری دعا ہوئی آخر	۶	۱۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۴	ایضاً	یہاں ہوگا کوئی ان سا بھی کیا	۸	۲۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵	صفر صدیق رضی	فرش تاعرش محمد ﷺ سے رفاقت اُس کی	۶	۱۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶	ایضاً	حق و باطل کے مابین اک حد تفریق فاروق اعظم	۵	۲۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

مناجات:

نمبر شمار	شاعر کا نام	مناجات کا مصرع اولیٰ	اشعار یا بند کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	شجاعت علی راہی	آبشاروں میں تجھ کو دیکھتے ہیں	۵۰	۲۲-۲۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

دعا:

نمبر شمار	شاعر کا نام	دعا کا مصرع اولیٰ یا عنوان	اشعار یا بند کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	شجاعت علی راہی	خدائے لوح و قلم	-----	۱۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

سخن سخن:

غزلیات:

نمبر شمار	شاعر کا نام	غزل کا مصرع اولیٰ	اشعار کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آفتاب مضطر	رات معنی بربط دل پر گیت سنانے آیا تھا	۱۱	۴۷۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲	ایضاً	کہیں کچھ یار جب ہنسنے ہنسانے بیٹھ جاتے ہیں	۱۱	۴۷۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۳	ایضاً	کیا ہوا ہم بھی اگر اک گھر بنانا چاہتے ہیں	۹	۳۵۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴	ایضاً	اُجالوں سے ہمیں اب خوف کیوں آنے لگا ہے	۸	۳۵۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵	ایضاً	وعدہ و انتظارِ شام، شب کا سرا دکھا گیا	۹	۳۷۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶	ایضاً	تکیہ میر سے ہٹ کر میں الگ بیٹھ رہا	۹	۳۷۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷	ایضاً	ہے دل کے گھر وندے میں اک عمر کی تنہائی، اک ہجر کی گہرائی	۸	۳۶۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸	ابرار احمد	جو ارِ خواب سے، اس رنجِ رانگاں سے نکل	۶	۳۱۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۹	ایضاً	درو دیوار نہیں پاس میرے	۸	۳۱۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰	ایضاً	یک عمر خستہ حال سے آگے ہے اور کیا	۵	۳۸۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱	ابرار عابد	نہ جانے کب سے محبت کی رہ گزریں ہوں	۶	۳۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲	ایضاً	ہو رہی ہے کم غم ہستی کو اپنانے کی بات	۷	۳۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳	ابوالحسنات حقی	یہ کیسا طلسمات ہے چلتی ہے ہواروز	۹	۲۱۴	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۴	ایضاً	منتشر اعضا بھی ہیں اور دل کا شیرازہ بھی ہے	۹	۲۱۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۵	ابراہیم عدیل	محبتوں پر بحال کر صبح و شام میرے	۸	۴۹۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۶	ایضاً	وہ طویل تھا یا کے مختصر نہیں چل سکا	۷	۴۹۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۷	ابن اعظم فاطمی	خوابوں کے انبار بہت ہیں تعبیریں کم ہیں	۷	۴۶۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۸	ایضاً	سچ کبھی اُن کو اگر ہم جو سنانے لگ جائیں	۷	۴۶۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۹	احمد صغیر صدیقی	آتی ہے کہاں شمع کو پروانہ نگاری	۵	۳۹۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۰	ایضاً	آداب کی پابند ہیں من مانیاں اپنی	۶	۳۹۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۱	ایضاً	کہا یہ کس نے کہ آسودہ حال ہو گئے ہیں	۸	۲۴۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۲	ایضاً	یہ معجزہ تھا جنوں کا کہ کو بہ کو ہوئے ہم	۵	۲۴۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۳	ایضاً	عشق آغاز سے اک و رطہء انجام میں ہے	۶	۳۵۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۴	ایضاً	مکیں بدل گئے ہیں گھر پرانے ہو گئے ہیں	۷	۳۵۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۵	ایضاً	بہت سادہ ہے پرکاری ہماری	۵	۲۲۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۶	ایضاً	اعتبارِ مدہ و ستارہ نہیں	۵	۲۲۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۷	ایضاً	بیٹھے کچھ بتائیے کس طرح رائیگاں گئے	۶	۱۶۵	۱۵	جولائی ۲۰۱۳ء
۲۸	ایضاً	ملنے نہیں جواب کبھی، باقی نہیں رہے ہو کیا	۵	۱۶۵	۱۵	جولائی ۲۰۱۳ء
۲۹	ایضاً	دنیا کے لیے کوئے ہاں سے نکل آئے	۵	۲۳۲	۱۶	اکتوبر ۲۰۱۳ء
۳۰	ایضاً	ہر چند مرار استہ پر خار بہت ہے	۵	۲۳۲	۱۶	اکتوبر ۲۰۱۳ء
۳۱	ایضاً	ساز و سامان نہ خزانے کے لیے آیا تھا	۵	۲۸۲	۱۹	جولائی ۲۰۱۳ء
۳۲	ایضاً	ہے تمنا کبھی تشریح تمنا ہو جائے	۶	۲۸۲	۱۹	جولائی ۲۰۱۳ء
۳۳	ایضاً	دشمنِ امروز میں دیوانے کئی طور کے ہیں	۵	۲۰۳	۲۰	اکتوبر ۲۰۱۳ء
۳۴	ایضاً	کمال ہے جو تری ساحری نکالتی ہے	۵	۲۰۳	۲۰	اکتوبر ۲۰۱۳ء
۳۵	ایضاً	اسے درگا بنایا یہیں بستر رکھا	۵	۳۲۲	۲۱-۲۲	جنوری ۲۰۱۵ء
۳۶	ایضاً	کون کہتا ہے ٹھہرنے کو ٹھکانے کم ہیں	۵	۳۲۲	۲۱-۲۲	جنوری ۲۰۱۵ء
۳۷	احمد کامران	تو غلط، دکھ پہ، مری جان کی لو، جلتی ہے	۵	۳۳۲	۶	اپریل ۲۰۱۳ء
۳۸	ایضاً	جیسا دراصل ہوں، لوگوں کو تو ویسا نہ لگوں	۵	۳۳۲	۶	اپریل ۲۰۱۳ء

۳۹	احمد عطا	شریکِ غم تو بنو اب مرے خسارے پر	۵	۲۳۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۴۰	ایضاً	جو کسی روز ترے عشق سے ناتے نہ رہیں	۵	۳۳۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴۱	ایضاً	روشنی دھند پر سوار ہے یاں	۵	۳۳۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴۲	ایضاً	یہ مرا وہم تو کچھ اور سنا جاتا ہے	۷	۵۱۸	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۳	ایضاً	ہماری آنکھیں بھی صاحبِ عجیب کتنی ہیں	۵	۵۱۸	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۴	ایضاً	یہ روز روز کہانی جو تو بناتی ہے	۵	۴۸۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۵	ایضاً	طلب بے طلبی کو یوں بچاتے ہیں ہم	۶	۴۸۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۶	ایضاً	میں تری مانتا لیکن جو مراد ل ہے نا	۵	۴۸۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۷	احمد جہانگیر داحلی	جسم اب جاں سے گریزاں ہے	۵	۲۴۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۸	ایضاً	لفظوں میں گھر کے رہ گئی دل کی دہائی دیکھ	۶	۲۴۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۹	احمد فاروق، قاضی	کہاں جاتا مرے ایسا بے کار	۹	۴۸۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۰	ایضاً	خشک پتوں میں چلی پروائی	۱۱	۴۸۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۵۱	ایضاً	بکھرے پتوں میں شجر کی یادیں	۱۹	۳۹۴	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۲	احمد نوید	کرو ختم جھگڑا نشہ اپنا اپنا	۶	۳۷۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۳	ایضاً	رخصت ہوا جو کون، تو کیوں، بھی چلا گیا	۵	۳۷۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۴	ایضاً	موت کی تفہیم کو کب آگے سمجھا گیا	۶	۳۷۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۵	احسن سلیم	اے دل کتاب خواب کو حیرت زدہ نہ کر	۸	۳۷۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۶	ایضاً	میں سمتِ غیب سے قدموں کی چاپ سنتا ہوں	۹	۴۰۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۷	اختر رضا سلیمی	کوئی تو دھوکا کیا ہم نے کہیں اپنے ساتھ	۵	۱۱۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵۸	ایضاً	رہیں جسم و جاں ہونے سے پہلے	۶	۱۱۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵۹	ایضاً	کبھی جو خواہش تو بہ چھلنے لگتی ہے	۵	۴۰۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۰	ایضاً	سوچتے رہے اُس کے بارے میں	۶	۴۰۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۱	ایضاً	کیا ہوں اور کیا نہیں	۷	۳۵۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۲	ایضاً	یہ جو احساسِ رایگانہ ہے	۵	۲۲۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۶۳	ایضاً	وہ خواب در پچہ تو کسی پر نہیں کھلتا	۵	۳۳۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۴	ایضاً	مجھ کو کسی نے دھیان میں لایا نہیں ابھی	۷	۳۳۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۵	ایضاً	پڑی ہے اُس کو ضرورت تو ہو چلا ہے یقین	۵	۳۹۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۶	ایضاً	وہ میری ذات ہے اس وقت بھی جدا نہیں تھی	۵	۳۹۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۷	اختر عبدالرزاق	شاعری کرنا پذیرائی کا رونا رونا	۹	۴۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۸	ایضاً	میری خودداری تو اب سر کو جھکانے سے رہی	۸	۴۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۹	ایضاً	بھوک لگے تو یوں بھی بھوک مٹا لیتا ہوں	۸	۴۶۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۰	ایضاً	تعلقات کو کر کے بحال ڈھونڈتے ہیں	۸	۴۶۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۱	ارمان نجمی	نگاہوں سے گریزاں روشنی آواز دیتی ہے	۹	۲۳۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۲	ایضاً	نہ حرف شوق نہ طرز زبیاں سے آتی ہے	۹	۲۳۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۳	ایضاً	یاد آتا ہے بھولتا ہوا کچھ	۹	۲۸۵	۷-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۴	ایضاً	نگاہوں سے گریزاں روشنی آواز دیتی ہے	۹	۲۸۶	۷-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۷۵	ایضاً	نگاہوں سے گریزاں روشنی آواز دیتی ہے	۹	۲۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۶	ایضاً	تیرگی کا حصار پھیل گیا	۹	۲۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۷	ایضاً	فضائے شب کی نہ مہتاب کی حکایت ہے	۹	۲۱۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۸	ایضاً	دور تک صرف پیش نظر راستہ	۷	۲۱۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۹	ایضاً	اپنی حد سے نکل رہی ہے رات	۸	۳۱۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۰	ایضاً	ہوئے ہیں خانہ نشین کر کے سیر دنیا ہم	۱۱	۲۳۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۱	ایضاً	جونہ ہونا تھا ہوا آگے چل	۱۰	۲۳۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۲	اسلم حسین پوری	چاندی کا شکل اول اٹھائے پھرتے ہیں	۵	۳۰۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۳	اسلم محمود	ہر سے اپنے مطمئن، آسودہ آزار میں	۷	۳۲۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۴	ایضاً	کار لا حاصل کو بھی اپنا ہنر میں نے کیا	۶	۳۲۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۵	ایضاً	پھر کوئی رنگ نہ خوشبو نہ کوئی پیکر تھا	۶	۳۲۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۶	ایضاً	دشت مرعوب ہے کتنا میری ویرانی سے	۷	۳۲۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۸۷	اسلم انصاری	آج تک اہل و فالحہ فرقت ہی میں ہیں	۹	۱۶۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۸	اسماء ناز وارثی	مری دعا کچھ اور ہے، تری رضا کچھ اور ہے	۷	۵۰۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۹	اسد اعوان	حیرت ہے آج چشمِ زمانہ شناس میں	۶	۴۸۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۰	ایضاً	دیارِ شوق میں ہم نے بسنتی پیرا ہن دیکھے	۶	۴۸۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۱	ایضاً	حیرت ہے آج چشمِ زمانہ شناس میں	۶	۵۴۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۲	ایضاً	دیارِ شوق میں ہم نے بسنتی پیرا ہن دیکھے	۷	۴۰۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۳	اشفاق بابر	اس سلیقے سے مجھے چاک پلایا جائے	۶	۱۵۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۹۴	ایضاً	دائرہ دائرہ گراداب نظر آتے ہیں	۵	۱۵۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۹۵	اشفاق عامر	ایک نیا واقعہ عشق میں کیا ہو گیا	۵	۵۲۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۶	ایضاً	اک پل میں کیا کچھ بدل گیا جب بے خبروں کو خبر ہوئی	۵	۵۲۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۷	اشتیاق طالب	ہم وفا کی راہوں میں جب بھی ساتھ ہوتے ہیں	۸	۴۰۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۸	ایضاً	ہم بچھڑ کر جو پھر سے مل جاتے	۹	۴۰۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۹۹	ایضاً	عشق میں ہم سے نہ کیا کیا اے دل زار چھٹا	۱۰	۲۳۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۰	ایضاً	چاند ہیں نہ تارے ہیں آسماں کے آنگن میں	۷	۲۳۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۱	ایضاً	ستائش جن کا پیشہ ہو گیا ہے	۷	۲۳۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۲	ایضاً	ستم کی راہ میں ہنس ہنس کے جی رہے ہیں ہم	۸	۳۵۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۱۰۳	ایضاً	ستم کی راہ میں ہنس ہنس کے جی رہے ہیں ہم	۸	۳۷۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۰۴	ایضاً	ہراک سے بدگمانی، بے رخی اچھی نہیں ہوتی	۹	۳۷۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۰۵	ایضاً	ہر طرف آج رقص و حشمت ہے	۸	۴۵۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۶	ایضاً	شہر پر شور میں بے صوت و صدا آج بھی ہیں	۶	۴۵۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۷	اشرف یوسفی	دیے کی آنکھ سے جب گفتگو نہیں ہوتی	۵	۵۱۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۸	ایضاً	تیرے آنے کا گماں ہوتا ہے	۸	۵۱۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۹	ایضاً	میں کیا بتاؤں تجھے دیکھنے سے کیا ملا ہے	۵	۴۸۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۰	ایضاً	ہے جانے کب سے تہی کا تہی نہیں بھرتا	۷	۴۸۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۱۱	اصغر شمیم	میرے پاؤں میں کاشنا چھاد کیکھ کر	۶	۲۹۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۲	ایضاً	مختصر سی یہ خوشی ہے دوستو	۵	۴۷۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۳	ایضاً	آس کا بیڑ جب ہرا ہوگا	۵	۴۶۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۴	ایضاً	جو گئے سو گئے لوٹنا کون ہے	۵	۴۶۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۵	ایضاً	فضا باہر کی اب اچھی نہیں ہے	۵	۴۶۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۶	ایضاً	بات وہ کہہ گیا روانی میں	۵	۴۶۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۷	اظہر فراغ	تری فضیلت کو اس لئے بھی مرے حوالے سے جانا جائے	۶	۳۳۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۸	ایضاً	کوئی راستہ نکالنا پڑے گا	۷	۴۰۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۹	ایضاً	کمی ہے کون سی گھر میں دکھانے لگ گئے ہیں	۶	۵۱۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۰	ایضاً	ایک طرف تقسیم اضافی ہو سکتی ہے	۵	۵۱۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۱	ایضاً	دوش دیتے رہے بیکار ہی طغیانی کو	۶	۴۹۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۲	ایضاً	وقت مہلت عطا کرے کب تک	۷	۴۹۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۲۳	اعظم کمال	محبت کی کہاں کوئی زباں ہوتی ہے جانِ من	۸	۴۳۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۴	ایضاً	میں تیرا عکس ہوں سنبھال مجھے	۶	۴۳۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۵	اعجاز خاور	دل شاد ہیں ہر درد کی شدت سے زیادہ	۶	۲۴۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۶	ایضاً	کیا آنکھ میں ٹھہرے کوئی دنیا کی بڑائی	۶	۲۴۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۷	افتخار شفیع	جو قربت جاں پردہ جاں کوئی نہیں تھا	۹	۳۳۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲۸	ایضاً	اتفاقاً یہ درد گر کھلا رہ جائے گا	۷	۳۳۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲۹	ایضاً (نذیر سراج نذیر)	اک ہجر ہے ورنہ اس کا بیاں کچھ بھی نہیں ہے	۶	۳۸۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۰	ایضاً	تم گئے ہو تو گماں ہے کہ نہیں تھے ہم بھی	۵	۳۸۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۱	افتخار یوسف	ستم کا تیر چل گیا، یہ دل بہت اداس ہے	۷	۳۷۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۲	افتخار خٹک	مٹنے لگے قوی تو جہانوں سے اٹھ گئے	۸	۴۳۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۳	ایضاً	فائدہ ہے یا خسارہ ہم کو سب معلوم ہے	۸	۴۳۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۴	افروز عالم	اداس مر مر میں پیکر میں ڈھل بھی سکتا ہوں	۶	۵۰۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۳۵	ایضاً	گزرے لمحات کا احساس ہو جاتا ہے	۶	۵۰۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۶	ایضاً	دشمنوں کو مرے ہم راز کرو گئے شاید	۵	۵۱۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷	ایضاً	جگا جنوں کو ذرا نقشہ مقدر کھینچ	۶	۵۱۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۸	ایضاً	ٹھوکر سے فقیروں کی دنیا کا بکھر جانا	۷	۲۰۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۹	اقبال حسین	جواز ہستی کو مجبوس ابتلا رکھو	۶	۳۰۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۴۰	ایضاً	نہیں ہے صرف یہ موقوف شب گزاری تک	۵	۳۱۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۴۱	ایضاً	تری طرف سے یہی انتباہ رکھتے ہیں	۵	۱۵۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۴۲	ایضاً	سبب بتاتا نہیں رائیگاں بلاتا ہے	۵	۱۵۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۴۳	ایضاً	اٹھنے والا ہے ضرور ایک حجاب اور کہیں	۵	۲۰۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۴۴	ایضاً	یہ کیا کہ اب کے ٹو مجھ سے تھا زیادہ ہے	۵	۲۰۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۴۵	ایضاً	سایہ بھی مرے واسطے وبال رہا	۵	۲۴۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۴۶	ایضاً	مجھے مٹانے تجاویز کے باب تک مت جا	۵	۲۴۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۱۴۷	ایضاً	تھک گیا سر غرور کرتے ہوئے	۵	۳۸۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۴۸	ایضاً	خار سے بھی اخذ کر کے اک مزہ لے جاؤں گا	۸	۳۸۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۴۹	ایضاً	آئینہ دنیا میں گو کہ بال رہا	۵	۳۸۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۵۰	ایضاً	نفسی پہ جس قدر ایمان بڑھتا جا ہے	۶	۲۵۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۵۱	ایضاً	اسپ نفس کو لے ڈوبے گی جست اس کی	۵	۲۵۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۵۲	ایضاً	میری مشکل کا ہے یقین کسے	۵	۳۱۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۵۳	ایضاً	کیا کہ ہر وقت ہی اوسان خطا کرتے ہیں	۵	۳۱۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۵۴	ایضاً	اسی حوالے سے قبروں پہ رشک کرتے ہیں	۶	۵۰۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۵	ایضاً	یہ کیا کہ اب کے تو مجھ سے خفا زیادہ ہے	۵	۵۰۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۶	ایضاً	کوئی تضاد یہاں رسم و راہ رکھتا ہے	۵	۱۹۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۷	ایضاً	سفر جاں گسل ہے نفس کی گزر گاہ پر	۶	۱۹۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۸	ایضاً	کیا کہ ہر وقت ہی اوسان خطا کرتے ہیں	۵	۲۰۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۵۹	ایضاً	بہ قلب پست نسب بھی کمال آتے ہیں	۵	۲۰۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۰	اقبال سہوانی	عشق کی چوٹ کچھ نئی ہے ابھی	۷	۴۷۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۱	ایضاً	اک نقطہ سخن میری جاگیر ہو گیا	۶	۴۷۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۲	ایضاً	خزاں گزیدوں کو اذن بہار مل جائے	۸	۵۳۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۳	ایضاً	ترا وجود چمکتا ہوا ستارہ ہے	۷	۵۳۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۴	ایضاً	وہ پیکر جمال جو دل میں اتر گیا	۷	۳۹۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۵	ایضاً	ہم چلو ذات کے عنوان بدل لیتے ہیں	۶	۳۹۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۶	ایضاً	وہ جاگتا ہے جو پچھلے پہر کورا توں میں	۶	۳۳۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۶۷	اقبال پیرزادہ	کمرے کی سجاوٹ کو دلاویز کرے کون	۷	۲۲۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۶۸	ایضاً	دُنیا مجھے پسند کبھی ہے کبھی نہیں	۶	۳۸۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۹	ایضاً	بہت تپاک، بڑی بے تکلفی سے ملا	۵	۳۸۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۰	اکبر معصوم	سینے پر پتھر رکھا ہے	۵	۳۰۲	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۱۷۱	ایضاً	سن! ہجر اور وصال کا جادو کہاں گیا	۵	۳۰۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۷۲	اکرامِ تبسم	کچھ پتا ہمیں بھی مہرباں چلے	۵	۳۰۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۷۳	الیاس بابر اعوان	صرف احساس بے ارادہ تھا!	۷	۳۸۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۷۴	ایضاً	آنکھوں میں پڑے رہ گئے سب خواب ہمارے	۶	۳۸۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۷۵	امین اشرف، سید	گرفتِ وہم و سراپِ سحر سے باہر آ	۸	۲۹۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۷۶	ایضاً	جھلستی ہے زمینِ جسم و جاں تک	۸	۳۰۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۷۷	اتیاز کاظمی	یوں بہت ہے غم کا سایا آنکھ میں	۷	۲۳۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۷۸	ایضاً	مرمر کی قبر ہے تو بدن کا ابھی تلک	۷	۲۳۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۷۹	امجد اسلام امجد	ترے ارد گرد وہ شور تھا، مری بات بچ میں رہ گئی	۱۱	۲۲۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸۰	ایضاً	گزرتے وقت کا نوحہ سنا ہی کیوں جائے!	۷	۲۲۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸۱	ایضاً	کوئی بھی شکلِ آخری نہ سمجھ	۱۳	۲۷۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۲	ایضاً	مٹی کا ایک ڈھیر تھا اور بچھتا دیا تھا	۸	۲۷۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۸۳	امجد عادیں	آیاتِ محبت کی تلاوت نہیں کرتے	۵	۵۱۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸۴	امجد بخاری	تمام رات ستاروں سے ڈوب ڈوبو ہوا ہوں	۵	۳۳۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸۵	انور شعور	تو مہرباں نہ جب تک اے بے نیاز ہوگا	۵	۸۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۸۶	ایضاً	مری خاک پینچی کہاں سے کہاں	۶	۸۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۸۷	ایضاً	شام کو بادہ خانے آ جانا	۷	۱۱۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۸۸	ایضاً	کیا کریں، ہم جھوٹ کے عادی نہیں	۷	۱۱۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۸۹	ایضاً	یہیں کتنا ہے وقت اکثر ہمارا	۷	۱۲۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۹۰	ایضاً	بات بات پر آنکھیں نم نہیں کیا کرتے	۶	۱۲۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۹۱	ایضاً	ہم اکیلے ہیں اپنے پیاروں میں	۷	۱۰۱	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۹۲	ایضاً	بلا سے، کچھ آئے نہ آئے نظر	۷	۱۰۱	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۹۳	ایضاً	سرخرو ہوں گے محبت میں ہم انشاء اللہ	۷	۱۰۲	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۹۴	ایضاً	کوئی اس بات کا مفہوم بھی ہے	۷	۱۰۲	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۱۹۵	ایضاً	کہیں لگتا نہیں دل شہر بھر میں	۱۲	۱۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۹۶	ایضاً	مے خانے جائیں گے نہ صنم خانے جائیں گے	۷	۱۳۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۹۷	ایضاً	سرغریبوں کے خم زیادہ ہیں	۷	۳۲۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۹۸	ایضاً	اگرچہ آئینہ دل میں ہے قیام اس کا	۹	۳۲۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۹۹	ایضاً	کافی نہیں خطوط کسی بات کے لئے	۸	۲۳۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۰۰	ایضاً	حیف صد حیف آج کا انسان	۱۱	۲۱۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۰۱	ایضاً	چمن میں آپ کی طرح گلاب ایک بھی نہیں	۸	۲۱۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۰۲	ایضاً	ہمارا ذمہ اگر وہ کھنچا نہ آئے تو	۸	۲۱۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۰۳	ایضاً	نہیں ملتے شعور آنسو بہاتے	۹	۲۵۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۰۴	ایضاً	اس قدر وجہ انبساط ہے کیا	۸	۳۶۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۵	ایضاً	غم کا دریا بھی نشے میں نظر آتا ہے سراب	۱۰	۳۶۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۶	ایضاً	کل اُس نے مہکتی ہوئی ڈلف کھولی	۷	۴۰۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۲۰۷	ایضاً	کرتے ہیں امتیاز خوشی میں نہ غم میں ہم	۷	۳۰۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۸	ایضاً	اپنے شک پر ہے مجھے اب تک یقین	۱۳	۳۰۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۹	ایضاً	یہ حقیر و فقیر پر تقصیر	۱۲	۳۰۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۱۰	ایضاً	ملی تھی مجھے زندگی خود بخود	۸	۳۳۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۲۱۱	ایضاً	ہو گیا ہے جو واقعہ ہم سے	۷	۳۳۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۲۱۲	ایضاً	کوئی پوچھے کہ کیا کرتے ہو دن بھر	۹	۳۶۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۲۱۳	ایضاً	دل میں نظر گھماؤ کہ وہ تھا یہیں کہیں	۹	۳۶۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۲۱۴	ایضاً	گزشتہ واقعے یاد آ رہے ہیں	۷	۳۴۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۱۵	ایضاً	خود پر اتر رہا ہے یہ ناچیز	۷	۳۴۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۱۶	ایضاً	یوں تو ہمراہ قافلے کے ہیں	۱۱	۳۷۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۲۱۷	ایضاً	سب سے منہ موڑ کے ہم نے اُس اپنایا ہے	۱۱	۳۷۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۲۱۸	ایضاً	شیخ جس دن بھی سر شام ہمارے پاس آئے	۹	۱۸۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۲۱۹	ایضاً	گوئیں صحرا یہ گلشن کے بجائے	۱۱	۱۸۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۲۰	ایضاً	جانے کی آرزو کرتے ہوئے	۱۰	۲۳۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۲۱	ایضاً	اُس سے مراد کالمہ سرگوشیا نہ تھا	۱۱	۲۳۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۲۲	انور جاوید ہاشمی، سید	جو خود میں سمٹ کے رہ گئے ہیں	۸	۱۵۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۲۳	ایضاً	بجائے تکیہ ہے زانو جو سر میں خاک نہیں	۵	۳۸۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۲۴	ایضاً	دکھلا رہے ہیں لوگ سبھی آئینہ مجھے	۶	۲۰۹	۲۳	سن
۲۲۵	انور سدید	روانہ ہو گئے ہیں اب وہ اپنے گھر کے لیے	۷	۲۸۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۲۶	ایضاً	سفینہ لے گئے موجوں کی گرم جوشی میں	۷	۲۲۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۲۷	ایضاً	زور سے آندھی چلی تو بچھ گئے سارے چراغ	۷	۲۲۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۲۸	ایضاً	لوگ تو کوشاں ہیں اپنی شہر یاری کے لیے	۶	۲۳۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۲۹	انوار فیروز	پڑے سوئے گجر ہوتے ہوئے بھی	۱۰	۲۸۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۳۰	ایضاً	اور کیا دیں گے ہمیں اب یہ سکندر بولیں	۸	۲۸۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۳۱	انوار آفریدی	دُھند میں لپٹی ادھر اور ادھر کی باتیں	۸	۲۸۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۲۳۲	ایضاً	جیسی گزر رہی ہے گزر جانے دیجئے	۷	۳۸۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۳	انجم جاوید	اسی کی دھن میں اسی ایک دھیان میں رہنا	۶	۳۶۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۲۱ء
۲۳۴	ایضاً	سیاہ شب کے مسافر کو جب دعا دینا	۶	۳۶۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۲۱ء
۲۳۵	ایضاً	سہنی پڑتی ہے یہ اذیت بھی	۹	۳۳۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۳۶	ایضاً	ایک مدت کی جستجو کے بعد	۵	۳۳۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۳۷	ایضاً	بادشاہت تمام ہوتی ہے	۶	۳۱۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۳۸	انتظار باقی	سفر میں دکھتی ہے ہر وقت بے کلی امیری	۸	۴۷۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۹	ایضاً	ہم نے ایک عزم رواں شام و سحر باندھا ہے	۸	۴۷۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۴۰	ایضاً	شاخ نسیاں پہ کئی یاد کے پیکر نکلے	۷	۳۷۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۴۱	ایضاً	نہیں خیر کہ بہاروں کا ہے قرینہ کیا!	۷	۳۷۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۴۲	اوصاف شیخ	عجب دیکھا ہے منظر دائرے میں	۸	۳۹۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۴۳	ایاز محمود سید	قلب و نظر میں کیا رکھا تھا ناداری کا قصہ تھا	۵	۱۳۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۲۴۴	ایضاً	نئے افکار بونا چاہتا ہوں	۵	۱۳۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۴۵	ایضاً	تصور کو سجانا چاہئے تھا	۵	۱۳۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۴۶	ایضاً	کوئی صورت بدلنا ہے ہمیں بھی	۵	۱۳۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۴۷	ایضاً	ایک عجب یکساں منظر تھا، دن گھائل تھے، شب آزار	۵	۲۲۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۴۸	ایضاً	بات سے پہلے خواہش کی بارات چلی	۵	۲۲۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۴۹	ایضاً	ہم نے گزری بات کو رکھا گئی بہار کے بیچ	۵	۳۱۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۵۰	ایضاً	تمنا بے کلی میں ڈھل نہ جائے	۵	۳۱۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۵۱	ایضاً	غم زندگی غمِ رائیگاں سے جڑا رہا	۵	۳۱۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۵۲	ایضاً	ایک تماشا ایک سوال	۷	۳۱۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۵۳	ایضاً	وحشتوں کے سفر میں رہنے دے	۶	۲۳۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۴	ایضاً	دھت بے صوت کی صدا ہے کیا	۵	۲۳۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۵	ایضاً	پندارِ خوش فریب کو دل سے نکال دو	۷	۳۳۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۶	ایضاً	گماں ادراک سے پہلے نہیں تھا	۵	۲۰۱	۲۴	سن

۲۵۷	ایچ اقبال	فکر کا اظہار بڑاں بہ جولاں ہو تو کیا	۷	۳۹۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۵۸	ایضاً	سوئے مے خانہ، بہ طرز عارفانہ جو گیا	۷	۳۹۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۵۹	ایضاً	میں اپنے آپ سے شکوہ سناں ہوں	۷	۲۳۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۶۰	ایضاً	اپنی دانست میں وفا کیجئے	۹	۲۸۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۶۱	ایضاً	اسے اب مجھ سے نفرت ہو گئی ہے	۷	۲۸۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۶۲	ایضاً	تلاشِ مخلصاں میں جارہی ہو؟	۵	۲۸۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۶۳	ایضاً	نوشہ غور و فکر پر، یہ خامہ یوں فگار ہے	۱۰	۳۱۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۶۴	ایضاً	ہست ہے اور نہ بود ہے لوگو	۹	۳۱۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۶۵	ایضاً	گو وہ طناز کبھی مجھ سے گریزاں نہ لگا	۷	۲۲۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۶۶	ایضاً	دل کو اچھا جواک لگا تھا کبھی	۸	۲۲۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۶۷	ایضاً	کبھی جانا زنیوں سے تھی، وہ قربت نہیں رئی	۷	۲۳۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۶۸	ایضاً	عکسِ بچل کی چاپ ہے عکسِ جمیل کیوں	۵	۲۳۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۲۶۹	ایم، خالد فیض خالی	محو اونچی اڑان میں تھے	۸	۳۶۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۷۰	ایضاً	آج ہاؤ ہونے	۹	۳۶۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۷۱	ایضاً	دل پہ طاری فسوں نہیں جاتا	۵	۲۳۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۷۲	ایضاً	یہ الگ بات بہت بکتا ہوں	۶	۲۳۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۷۳	ایم زیڈ کنول	سنگ زاروں میں زباں لائی ہوں میں	۵	۳۲۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۷۴	ایضاً	جبر کے بادل جھلملانے لگے	۶	۳۲۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۷۵	ایوب خاور	راستے کا غبار ہیں ہم	۹	۲۴۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۷۶	ایضاً	کن ہواؤں میں رہے، کون نگر ٹھہرے ہیں	۷	۲۴۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۷۷	باقر رضا، ڈاکٹر	اجڑے ہوئے یوں دشت و بیاباں تو نہیں تھے	۷	۲۳۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۷۸	ایضاً	شہر کے کلبرہ اتران میں روشن ہم تھے	۸	۳۸۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۷۹	ایضاً	چلیں تو قافلہ عاشقان نشان زدہ	۱۱	۳۸۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۰	بشیر جعفر	پشم دلداری سے خفی تھا میں	۱۰	۱۶۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۸۱	ایضاً	فصل باری سے بار لے آئی	۸	۲۸۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۲	ایضاً	مری دھوپ کو بھی گداز دے، مرے کرب کو بھی تمام کر	۷	۲۱۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۳	ایضاً	حیات نو ہے؟ اجل ہے؟ کھلے تو کیسے کھلے	۸	۳۳۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۸۴	ایضاً	عشق آقا کی عملداری ہے سینے میں مرے	۸	۲۵۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۸۵	ایضاً	ہر ایک سوال کا جھوٹا جواب دیتا ہوں	۸	۲۵۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۸۶	پرتور و ہیلہ	تم سوز تو دیکھو ذرا یہ ساز تو دیکھو	۷	۲۲۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۷	ایضاً	آدمیت کی تمام اقدار ڈھا کر لے گیا	۶	۲۲۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۸	ایضاً	وہ پوچھتے ہیں بتاؤ تو اور کیا ہوگا	۱۰	۲۲۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۹	ایضاً	مرا ہر از و ہدم با صفا دل	۱۶	۱۳۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۹۰	ایضاً	خیر سے اب اس مرض سے بھی شفا ہو جائے گی	۸	۱۳۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۹۱	ایضاً	زندگی کا سفر آسان بھی ہو سکتا ہے	۱۰	۱۳۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۹۲	ایضاً	حد امکان میں ہے یہی شام سویرا ہو جائے	۹	۱۳۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۹۳	ایضاً	اسرارِ بندگی کا اظہار کر رہا ہوں	۱۱	۱۹۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹۴	ایضاً	وہ دل کہاں کہ شوق سے چہرہ سجائیے	۱۲	۱۹۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹۵	ایضاً	دل کا غبار آنکھ سے دھونے کو رہ گیا	۷	۱۹۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹۶	ایضاً	سیاہی شب کی چھٹی جارہی ہے	۱۰	۱۹۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹۷	ایضاً	یقین بیچتا ہوں گماں بیچتا ہوں	۹	۱۹۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹۸	ایضاً	تجھ سے بھی اک سوال ہے میرے خیال میں	۱۰	۲۱۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۹۹	پروین حیدر	نواح جاں کہ طلسم نواح یار میں تھے	۹	۳۶۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۰۰	ایضاً	کہاں گزرتے تھے دن اور کہاں گزر رہے ہیں	۱۵	۳۵۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۰۱	ایضاً	شب کے زندان میں گونجا جواک آواز خواب	۶	۳۵۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۰۲	ترتین راز زیدی	دائرے ہی دائرے، گرداب ہی گرداب ہیں	۷	۱۵۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۰۳	ایضاً	دوستی نامعتبر ہے، دشمنی نامعتبر	۷	۱۱۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۰۴	ایضاً	کوئے دانہ و دام سے گزرے	۱۰	۵۰۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۳۰۵	ایضاً	کس طرح اور کدھر سفر ہوگا	۷	۵۰۴	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۰۶	ایضاً	وہ کر رہے ہیں نظر سے سوال، کیا بولوں	۸	۳۷۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۰۷	تسلیم عابدی	آرزو کی دکان وہ سجاتے رہے اور تمنا کا بازار ہم بن گئے	۵	۳۹۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۰۸	ایضاً	اپنی آشفٹہ خرابی کو اٹھالے گئے ہیں	۶	۳۹۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۰۹	تسلیم کوثر	انجمن میں بھی لگے ذات اکیلی میری	۷	۴۵۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱۰	ایضاً	آلائشوں سے پاک فضا کو ترس گئے	۵	۴۵۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱۱	ایضاً	ہم زمیں ٹھہرے اور وہ آفاق	۷	۴۵۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱۲	ایضاً	کیسا کھیل دکھائے خوشبو	۹	۴۵۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱۳	تشنہ بریلوی	دن میں سورج ہے مری محرومیوں کا ترجماں	۷	۴۹۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۱۴	ایضاً	چمن میں برق کبھی آشیاں سے دُور نہیں	۸	۴۳۰	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۱۵	ایضاً	دن میں سورج ہے مری محرومیوں کا ترجماں	۷	۴۳۰	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۱۶	ایضاً	میں اپنی جاں کا نذرانہ کسے دوں تو بتا اے دل	۸	۱۵۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۳۱۷	ایضاً	محفلِ جاناں میں ہیں رقصاں دھنگ کے سات رنگ	۷	۱۵۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۱۸	ایضاً	کوہِ ندا سے آئی خبر غور سے سنو	۸	۱۸۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۱۹	ایضاً	دشت میں ہم چل رہے ہیں آسماں اوڑھے ہوئے	۶	۳۲۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۲۰	تقی کمال	نتیجہ اس کارسوائی بہت ہے	۷	۳۷۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۲۱	توصیف تنسم، ڈاکٹر	یوں آئینے رکھے تھے کہ تہانہ تھا کوئی	۷	۷۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۲۲	ایضاً	ملے وہ زخم کسی چشم مہرباں سے مجھے	۶	۷۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۲۳	ایضاً	دل پہ تصویر ہر اک صورتِ زیبا کرنا	۷	۸۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۲۴	ایضاً	مسافرت تھی کسی دشتِ بے خیالی کی	۷	۸۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۲۵	ایضاً	مسافرت تھی کسی دشتِ بے خیالی کی	۸	۲۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۲۶	ایضاً	پچھی ہوئی جو سر جاں بساطِ گریہ ہے	۵	۱۶۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۲۷	ایضاً	خود ہی آئینے ترے حسن کے غماز ہوئے	۷	۱۹۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۲۸	توقیر تقی	جہاں بھرا جالا بھی میرے خون کا ہے	۶	۳۱۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۶۸	۷	نہ جانے آئیں گے کب بادلوں کے مشکینزے	ایضاً	۳۲۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۶۸	۷	صورتِ عشق بدلتا نہیں تو بھی میں بھی	ایضاً	۳۳۰
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۳۶	۸	بقدرِ ظرفِ غم ہیں اور ہم ہیں	ایضاً	۳۳۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۱۶	۵	کوئی اُفتاد پڑنے والی ہے	توقیر ارضی، ڈاکٹر	۳۳۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۱۶	۴	تہمت تو سبھی خلقتِ خداں نے لگائی	ایضاً	۳۳۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۲۳۵	۵	کیا نئی بات ہے جو جان سے ہارے ہوئے ہیں	ایضاً	۳۳۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۲۳۶	۵	سفرِ نصیب سہی دائرے میں رہتے ہیں	ایضاً	۳۳۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۳۹۷	۸	یہ تر احسن جو اُس بامِ پُرا آیا ہوا ہے	تویر احمد	۳۳۶
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۱	۸	لپٹ کر یاد کی بیلوں سے روتے	تویر قاضی	۳۳۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۱	۱۰	تیرگی کو سحر بناتے ہیں	ایضاً	۳۳۸
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۴۳۳	۹	ایک قدیم گلی میں آتی ہیں پریاں	ایضاً	۳۳۹
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۴۷	۸	ہجر کی رُت میں کیسے کیسے رنج اٹھانے پڑتے ہیں	جانِ کشمیری	۳۴۰

۳۴۱	ایضاً	لازم ٹولنا ہے اظہار کیا کروں میں	۱۰	۲۳۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۴۲	ایضاً	ویرانی نظر پہ نہ کوئی سوال کر	۱۳	۳۱۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۴۳	ایضاً	چاہت کی نظر ہے نہ تکلف چناؤ میں	۱۳	۱۳۱۳، ۳۱۳		جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۴۴	ایضاً	یہ نئے دور کی اذیت ہے	۱۳	۳۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۴۵	ایضاً	ہر سترہ بہار ہوا ہے ابھی ابھی	۸	۵۰۸	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۴۶	ایضاً	محبوبوں کے پلے کیسے نفرتوں میں ڈھلے	۷	۵۰۸	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۴۷	ایضاً	لازم ٹولنا ہے اظہار کیا کروں میں	۱۱	۴۷۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۴۸	ایضاً	دم بدم اپنی ذات میں گم سا	۷	۴۷۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۴۹	ایضاً	طرفہ تماشا دیکھا تنفس کی چھاؤں میں	۱۱	۲۳۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۵۰	ایضاً	جذبات دلبری کی سدا ریل پیل میں	۹	۲۳۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۵۱	ایضاً	منزل و بال جان ہے سفر در سفر ہوں خوش	۱۵	۳۴۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۵۲	ایضاً	وقفہ وقفہ آیت آیت پارا پارا یاد ہے	۸	۴۵۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۳۵۳	۷	ستم میں کرم کی جوگم سُم ادا ہے، ادا تو ادا ہے ادا سے کہوں کیا	ایضاً	۳۵۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۲	۹	کہاں کا پڑاؤ سفر ہے مسلسل مری زندگی بھی کوئی زندگی ہے	ایضاً	۳۵۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۳	۷	ترپے لگی ہے لبوں کی نزاکت مری جان بس کر، مری جان بس کر	ایضاً	۳۵۵
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۳۲۷	۷	نظاروں کی جھلمل سے خیرہ ہیں آنکھیں نظاروں سے آگے چلا جا رہا ہوں	ایضاً	۳۵۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۳۸	۱۱	تازہ موسم نیا منظر آیا	جاذب قریشی	۳۵۷
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۳۹	۱۱	روشنی کرنا جب آیا مجھ کو	ایضاً	۳۵۸
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۳۹	۱۱	وہ سیدہ موسموں میں رہتا ہے	ایضاً	۳۵۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۵۰	۱۱	شہر فن کا جشن منائیں	ایضاً	۳۶۰
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۳	۸	ہونے کو خواہشوں نے نہ ہونا بنا دیا	ایضاً	۳۶۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۳	۸	چپ کو آواز سے جوڑنا آ گیا	ایضاً	۳۶۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۳	۹	وہ جو تازہ گمان لایا ہے	ایضاً	۳۶۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۳	۹	خیال ایسا طلسمی پیرہن ہے	ایضاً	۳۶۴

۳۶۵	جاوید رسول جوہر	دعویٰ نہیں ہے مجھ کو مگر جانتا ہوں میں	۹	۳۶۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۶۶	ایضاً	سوچتا ہوں میں بہ عزمِ نورہ دشوار پر	۹	۳۶۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۶۷	جلیل عالی	ہو گیا حال یہ احساس کا ہوتے ہوتے	۷	۱۰۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۶۸	ایضاً	شاخ بے ثمر پر بھی عکسِ گل جواں رکھنا	۶	۱۰۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۶۹	ایضاً	ذرا سی بات پر صیدِ غبار یا اس ہونا	۶	۱۰۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۷۰	ایضاً	ڈر زمینوں کا نہیں خوف زمانے کا نہیں	۶	۱۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۷۱	ایضاً	یہ جو الفاظ کو مہکار بنایا ہوا ہے	۷	۱۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۷۲	ایضاً	مسافتیں کب گمان میں تھیں سفر سے آگے	۶	۱۳۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۷۳	ایضاً	یہ جو حرفوں میں جنوں خیزی جاں رہتی ہے	۶	۲۳۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۷۴	ایضاً	زوتوں کی رو میں گزرو ہوئے آشیاں ہمارے	۷	۲۳۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۷۵	ایضاً	کیا کہیں رات کس اندوہ گراں سے گزری	۷	۲۷۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۷۶	ایضاً	پھر ایک داغ چراغِ سفر بناتے ہوئے	۶	۲۷۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۳۷۷	ایضاً	وفا کے راستے روشن سر آئندہ کرتی ہیں	۷	۳۸۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۷۸	ایضاً	اک اپنی جان پہ سارے وبال کیا مطلب؟	۷	۳۸۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۷۹	ایضاً	آب زم زم میں اگر نہ ہر ملا سکتا ہے	۷	۱۸۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۸۰	ایضاً	کہانی بے سرو پا روز اک تحریر تے ہو	۹	۱۸۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۸۱	ایضاً	سب ہمدرد چراغ بجھائے کس کی انانے	۹	۱۹۸	۲۳	سن
۳۸۲	جمیل یوسف	چہرہ ہے بگڑا ہوا یا آئینہ ٹوٹا ہوا	۷	۱۳۱	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۸۳	ایضاً	سفر میں ہوں نئے اسباب کی تلاش میں ہوں	۷	۱۳۱	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۸۴	ایضاً	اک نقش آب دشت کے اندر بھی آئے گا	۸	۱۰۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۸۵	ایضاً	اس طرح اب خود کو ڈھونڈتا ہوں	۷	۱۰۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۸۶	ایضاً	شہر میرا بھی ہے کیا آراستہ	۱۶	۳۹۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۸۷	ایضاً	کینڈ شب میں در خواب حوالہ تھا مرا	۹	۲۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۸۸	ایضاً	نہ دن خوش آتا ہے، نہ رات راس آتی ہے	۹	۲۳۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۸۹	ایضاً	شعر و سخن کو شوق کا عنوان کر دیا	۹	۲۳۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۳۹۰	ایضاً	ان کے بے آواز دکھ سے آشنا کوئی نہیں	۹	۲۱۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۹۱	ایضاً	گرفتِ شب میں وہ گم سم نگر ہمارے ہوئے	۷	۲۱۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۹۲	ایضاً	زمانے کا چلن پہچانتے ہیں	۱۷	۲۲۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۹۳	ایضاً	یہ عجب راستہ ہے جس پہ لگایا ہے مجھے	۶	۲۲۸	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۹۴	ایضاً	کون ہے کس کا گرفتار، نہ سمجھا جائے	۷	۲۸۸	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۹۵	ایضاً	دیکھتا یوں ہوں ترے نقش کی تحریر کو میں	۹	۲۲۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۹۶	ایضاً	قریہ خواب سے تعلق ہے	۹	۲۲۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۹۷	ایضاً	قریہ خواب سے تعلق ہے	۹	۳۱۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۹۸	ایضاً	شبِ ظلمات سے بھوٹی ہے سحرِ آخرِ کار	۸	۳۱۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۹۹	جمیل حیات	ان پہ جاں اپنی لٹادی ہم نے	۶	۳۸۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۰۰	ایضاً	مجھ کو شوقِ شراب نے مارا	۶	۳۸۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۰۱	ایضاً	کبھی اپنی وفا کیں مارتی ہیں	۵	۳۸۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۲۰۲	ایضاً	وحشتیں بڑھائے گی، رات پورے چاند کی	۵	۳۹۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۳	ایضاً	محبت کا یہ شیوہ ہے سر تسلیم خم کرنا	۷	۳۹۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۴	جمیل ادیب، سید	اگر یہ درمیاں پیسے نہ ہوتے	۵	۲۳۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۰۵	ایضاً	نہ ہو قصد اُبر اتوا! لکھتے لکھتے چھوڑ دیتے ہیں	۶	۲۳۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۰۶	جینت پرمار	گلی میں بھی گلی ہے	۶	۳۵۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۰۷	ایضاً	پانواک حلقہ زنجیر میں ہے	۵	۳۵۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۰۸	حامد علی، سید	شام سے پہلے دو آنے سو گئے	۶	۳۹۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۰۹	ایضاً	قدریوں آئینوں کی بڑھاتے رہے	۵	۳۹۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۱۰	حجاب عباسی	پندار محبت میں اک خواب اٹھلائے	۷	۳۰۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۱۱	ایضاً	جہاں بھر کونخا کرنا پڑے گا	۶	۳۶۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۱۲	ایضاً	سوچ کے جب تانے بانے جاگتے	۸	۳۶۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۱۳	ایضاً	تھا جس اس قدر کے شجر بولنے لگے	۷	۲۳۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۴۱۴	ایضاً	سمندر کی طرح گہرا لگا ہے	۵	۲۳۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۴۱۵	ایضاً	جہاں بھر کو خفا کرنا پڑے گا	۸	۵۰۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۱۶	ایضاً	ہے جب تک دشت پیمانی سلامت	۷	۵۱۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۱۷	ایضاً	دعا ہی وجہ کرامات تھوڑی ہوتی ہے	۶	۵۱۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۱۸	ایضاً	یہ جب کی بات ہے جب ایک دیا میسر تھا	۷	۴۸۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۱۹	ایضاً	دعا ہی وجہ کرامات تھوڑی ہوتی ہے	۶	۴۸۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۲۰	ایضاً	زمین کے ساتھ لکھا آسمان کا غزپر	۸	۴۶۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۲۱	ایضاً	نہیں آسان خود کو حلقہ زنجیر میں رکھنا	۸	۳۸۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۲۲	ایضاً	درپیش مدتوں سے سفر بھی نہیں کوئی	۷	۳۸۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۲۳	ایضاً	مسیحا تھے تو پھر کوئی دوا تجویز کر دیتے	۷	۴۳۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۴۲۴	ایضاً	یہ جو دل میں ملال ہے سائیں	۷	۴۳۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۴۲۵	حسین بخاری	حسن خیال شہد ہے، میرا چشیدہ ہے	۱۵	۲۹۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۲۲۶	ایضاً	یومِ اقبال تھا قبرِ اقبال پر جب گیا کہ سناؤں دکھی داستاں	۱۳	۲۹۱ ، ۲۹۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۲۷	ایضاً	وہ دن کہاں، وہ رات سہانی نہیں رہی	۱۱	۲۳۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۲۸	ایضاً	پھولوں سے پیار ہے تجھے خوشبو پسند ہے	۶	۲۳۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۲۹	حسن جمیل	نہیں ہے تیرے تغافل پہ اعتراض مجھے	۵	۲۷۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۳۰	ایضاً	دشت میں پھول کھلا رکھا ہے	۸	۲۷۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۳۱	حکیم خان حکیم	اب درو بام سے ڈر لگتا ہے	۶	۱۶۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۳۲	ایضاً	میں جانتا ہوں پھڑنا ہے ناگزیر اپنا	۵	۱۶۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۳۳	ایضاً	کل تلک جو بیڑ تھے شاداب مٹی ہو گئے	۶	۵۰۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۴	ایضاً	اُس کو دیکھا بھی جو ہم نے تو پکارا نہ گیا	۷	۲۹۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۵	ایضاً	جب ترے حسن پہ لکھا تو سر عام لکھا	۶	۲۷۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۶	ایضاً	ہاتھوں سے مجھے اپنے مقتل کو سجانے دو	۷	۲۸۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۲۳۷	ایضاً	میں پھر رہا ہوں بھگتا سراب کی صورت	۶	۲۸۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء

۲۰	۳۹۴	۶	جب میں وصال شہر سے نکلا	ایضاً	۴۳۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء					
۲۰	۳۹۴	۷	کہتے ہیں لوگ جو کہ تہہ خاک کچھ نہیں	ایضاً	۴۳۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء					
۳	۱۵۲	۷	دعا کے حرفِ رحمت کے ٹھکانوں تک بھی جائیں گے	حمیرا راحت	۴۴۰
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء					
۷-۸	۳۸۷	۷	گیت جیسے سُروں میں زندہ ہے	ایضاً	۴۴۱
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء					
۱۵	۴۸۰	۶	نہ جی سکے ہیں مکمل نہ پورے مر سکے ہیں	ایضاً	۴۴۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء					
۵	۱۴۸	۶	گھڑی تو گھڑی ہے طلسمات کی	حمید اجم	۴۴۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء					
۶	۳۳۸	۷	جو دل سے قرین ہو اُسے رسوا نہیں کرتے	ایضاً	۴۴۴
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء					
۱۳	۴۹۸	۷	آپ کی ہم نشین گھات سے بات ہے	حمیدہ شاہین	۴۴۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء					
۱۳	۴۹۸	۷	صبر کی مسند زریں کی طرف ٹھیل گئی	ایضاً	۴۴۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء					
۱۶	۴۴۰	۹	کیسے آگ بجھا لیتے ہو، پوچھا اک دن پانی سے	ایضاً	۴۴۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء					
۱۶	۴۴۰	۷	کسی پرانی متاع سے چشمِ ودل بھرے ہو	ایضاً	۴۴۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء					
۱۷	۳۳۸	۷	کسی پرانی متاع سے چشمِ ودل بھرے ہو	ایضاً	۴۴۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء					

۲۵۰	حمیدہ سحر	ہو گیا عشق تو چھپائیں کیا	۷	۵۰۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۱	خالد اقبال یاسر	ریشمی پگڈنایاں رھکِ خیاباں بن گئیں	۱۵	۱۱۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۵۲	ایضاً	حیاتھی بس جاب تک	۷	۳۷۷	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۵۳	ایضاً	سفر مر اشباب تک	۷	۳۷۷	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۵۴	ایضاً	ہوا مرا حساب تک	۷	۳۷۸	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۵۵	ایضاً	وہ ستارہ مری کرنوں سے چمک لیتا ہے	۷	۲۱۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۵۶	ایضاً	اٹھے دریا سکلز گئے تھے	۷	۲۲۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۷	ایضاً	یہ تاثر دیا کہ جوڑ دیا	۶	۲۲۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۸	ایضاً	دروغ گوئی سند ہوئی تھی	۷	۳۷۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۹	ایضاً	بند شریان میں خون بھی آئے گا	۷	۳۷۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۰	ایضاً	یہ وقت کب اتنے سیدھے سادے مزاج کا ہے	۱۳	۳۶۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۶۱	ایضاً	اسی طرح کے بنے بنائے مزاج کا ہے	۱۱	۳۶۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۳۶۲	ایضاً	کبھی نہ آسودہ عمل ہو مگر ارادہ بھی کم نہیں ہے	۷	۲۸۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۶۳	ایضاً	اپنے ناموں کے خطبے پڑھوائے صوبیداروں نے	۹	۲۸۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۶۴	ایضاً	نفع اس میں ہو یا ضرر کوئی	۷	۲۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۶۵	ایضاً	کیا دوا کارگر زیادہ ہے	۱۱	۲۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۶۶	خالد فیاض خاں	دل پہ طاری فسوں نہیں جاتا	۵	۲۳۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۶۷	ایضاً	یہ الگ بات بہت بکتا ہوں	۶	۲۳۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۶۸	خالد طور	شندی وقت کے دریا سے گزرنا ہے مجھے	۷	۳۰۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۶۹	ایضاً	ٹھجھ سے بسا ہے کوئے ملامت میں گھر کہاں	۶	۳۰۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۷۰	ایضاً	شندی وقت کے دریا سے گزرنا ہے مجھے	۷	۳۱۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۷۱	ایضاً	ٹھجھ سے بسا ہے کوئے ملامت میں گھر کہاں	۶	۳۱۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۷۲	ایضاً	بے باک نگاہوں کو حیا دار کیا تھا	۱۳	۲۳۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۷۳	ایضاً	جس نے مرے وجود کو سوچا تمام عمر	۸	۲۳۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۷۴	خالدہ انور، ڈاکٹر	نسخہ ہائے عشق میں کیسا سنہلنے کا ہنر	۶	۵۱۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۷۵	خالد ملک ساحل	ہفت افلاک سے سرگوشی اٹھائی جائے	۷	۳۹۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۷۶	ایضاً	کھڑکیاں کھول دو احساسِ زیاں اُڑنے دو	۶	۳۹۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۷۷	ایضاً	کوئی سودا نہیں رہا سر میں	۹	۳۹۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۷۸	خالد معین	سنا ہے آئینہ بردار ہونے والا ہے	۹	۲۰۳	۲۳	سن
۲۷۹	ایضاً	خوش بو کا ہم رکاب ہوا ہے کوئی کوئی	۷	۲۰۳	۲۳	سن
۲۸۰	خاور احمد	بخش کراک نظر محبت کی	۶	۲۲۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۸۱	ایضاً	اُسے جو سوچ لیا یاد کر لیا خود کو	۵	۲۲۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۸۲	ایضاً	یہ کیا فشار ہے، کیا اضطراب ہے، کیا ہے	۵	۳۲۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۸۳	ایضاً	ملتے کہیں بیچ سمندر میں کسی بچے دھارے پر ملتے	۴	۳۲۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۸۴	ایضاً	میں جس خواب میں رہتا ہوں پہلے اُس خواب تک آیا وہ	۵	۳۶۲	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۸۵	ایضاً	اتنے بے مہر موسموں میں بھی اُس نے حد کردی مہربانی کی	۵	۳۶۲	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۸۶	ایضاً	نہ تیز رو تھے نہ جو بندہ مقام تھے ہم	۶	۳۶۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۳	۳۶۳	۵	کہیں جلتی اپنی ہی آج سے ، کہیں خوشبوؤں میں بھری ہوئی	ایضاً	۳۸۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۳۱۲	۶	بس اک بار سر رہ گزار ملنا تھا	ایضاً	۳۸۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۳۱۲	۵	یوں تو ہر شام مرے دل سے گزرتی ہے وہ گزر ہوئی شام	ایضاً	۳۸۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۳۱۳	۵	دل کو روشن کر گیا آنکھوں میں تارے بھر گیا	ایضاً	۳۹۰
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۳۱۳	۵	وہ بے وفا ہے تو کیا ، بے مثال ہے پھر بھی	ایضاً	۳۹۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۶	۱۳	بلا کی دھوپ اتر آئی آسماں پر سے	ایضاً	۳۹۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۵	۱۰	ذرہ خورشید بنائیں تو پتہ چلتا ہے	خاور اعجاز	۳۹۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۵	۷	بات کرنی ہے اگر پھر نئے امکان کی یار	ایضاً	۳۹۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۸۶	۱۱	یوں میں نے ربط جوڑا ہوا داستاں کا ہے	ایضاً	۳۹۵
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۳۲۳	۸	ہر قدم رنج اٹھاتا ہے چلا جاتا ہے	ایضاً	۳۹۶
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۳۲۳	۹	گمان رکھتا ہے مجھ بد گمان کب کا	ایضاً	۳۹۷
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۳۲۵	۶	خود سے ہی ربط بڑھا لیجئے اور خوش رہیے	ایضاً	۳۹۸

۳۹۹	ایضاً	داستاں ہے نہ یہ قصہ نہ یہ کہانی صاحب	۶	۳۲۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۰۰	خورشید رضوی	اب سوچتا ہوں اس جسدِ خاک میں تھا کون	۶	۱۱۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۰۱	ایضاً	جو ہماری نہیں تھی، سر وہ مصیبت نہیں لی	۹	۱۱۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۰۲	ایضاً	ہجوم اٹک تپاں آنکھ میں رکا ہوا ہے	۶	۱۱۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۰۳	ایضاً	گنج تہائی میں کتراتی ہے خلوت ہم سے	۶	۱۱۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۰۴	ایضاً	سب کہے دیتی ہے اشکو کی روانی، افسوس	۶	۱۱۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۰۵	ایضاً	عین دریا میں بھی تر ہونہ سکے، خوب ہیں ہم	۵	۲۳۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۰۶	ایضاً	دنیا کے ساتھ میں بھی برباد ہو رہا ہوں	۵	۳۲۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۰۷	ایضاً	ریت کی طرح نہ مٹھی سے نکلتی چلی جا	۷	۳۲۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۰۸	ایضاً	سینہ سنگ میں شرار ہے کیوں	۶	۱۷۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۰۹	خورشید احمر	جو فکر سے شرف استفادہ رکھتے ہیں	۵	۱۶۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۱۰	ایضاً	بیٹھے بیٹھے شعر لکھا کیجئے	۱۳	۱۷۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۵۱۱	ایضاً	صحرا غزل میں ہے کہ سمندر غزل میں ہے	۸	۱۷۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۱۲	ایضاً	دل میں آئی تھی تری یاد مجھے یاد نہیں	۵	۱۷۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۱۳	خواجہ شفیق احمد فاروقی	ہووت ہے سے تنہائی کا تب یادیں جھوم کے آوت ہیں	۸	۱۵۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۱۴	دانیال طریر	کہاں کی مٹی میں کتنا زربے خبر رسا نو!	۶	۳۱۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۱۵	ایضاً	تسلسل سے گماں لکھا گیا ہے	۸	۱۲۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵۱۶	ایضاً	خلا کے معنی پڑھنے کے لیے ہوں	۸	۱۲۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵۱۷	ایضاً	یہ معجزہ بھی دکھاتی ہے سبز آگ مجھے	۱۱	۱۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۵۱۸	ایضاً	عجب رنگ طلسم و طرز نو ہے	۷	۳۵۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۱۹	ایضاً	اک طرز پر اسرار میں دیکھا ہے خدا خیر	۷	۳۵۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۲۰	ایضاً	روشنی ہے کے دھواں اس کی خبر ہے مجھ کو	۷	۴۳۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۲۱	ایضاً	اندھیرا بھی دیا ہے	۷	۴۳۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۲۲	در شہوار توصیف	سفر کا جب کبھی دل میں ارادہ باندھ لیتے ہیں	۷	۳۷۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۵۲۳	ایضاً	کاغذی پھول سے خوشبو کے جب خزانے مانگے	۷	۳۷۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۲۴	دعا علی	دہلیز پر میری کوئی آیا ہے برسوں بعد	۷	۳۳۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۲۵	ذوالفقار عادل	اشک گرتے نہیں ہیں یوں شاید	۸	۳۰۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۵۲۶	ایضاً	وہ شہر، کسی شہر میں محدود نہیں تھا	۵	۱۵۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۵۲۷	ایضاً	سفر پہ جیسے کوئی گھر سے ہوک جاتا ہے	۶	۱۵۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۵۲۸	راشد رحمانی	جب سے تجھے سوچنے لگا ہوں	۶	۳۳۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۲۹	ایضاً	رکتا تو سفر جاتا	۵	۳۳۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۳۰	رازق عزیز	جو ہوا کو مات دے دے، وہ دیا کہاں سے لاؤں	۶	۳۳۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۳۱	رسا چغتائی	میں تری نظروں سے اوجھل کیا ہوا	۱۲	۲۰۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۵۳۲	رستم نامی	بعض اوقات سنبھالے نہیں جاتے ہم سے	۸	۳۹۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۳۳	ایضاً	اُسے کرایا بہت انتظار میں نے بھی	۸	۳۹۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۳۴	رضوان الرضا رضوان	ثواب کچھ نہ ملا بس گناہ کرتے رہے	۸	۱۵۱	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۵۳۵	ایضاً	تمام دن بھی ناگزیر تمام شب کے سوا	۷	۱۵۱	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۵۳۶	رضیہ سبحان قریشی	نہ تیرے ہجر کی ہے نائے وصال کی ہے	۸	۲۰۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۳۷	ایضاً	جو میرے بعد محبت کی داستاں لکھنا	۷	۲۰۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۳۸	رفعت ناہید	باہر تک دالان میں خوشبو پھیلی تھی	۷	۳۴۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۳۹	ایضاً	وہ سر بسر سزا تھا، بڑی دیر میں گھلا	۷	۳۵۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۴۰	ایضاً	کچھ نہ کچھ اور بھی باقی ہے ابھی	۷	۳۷۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۴۱	ایضاً	پیڑ اک پیڑ سے جڑا ہوا ہے	۶	۳۷۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۴۲	رفیع اللہ میاں	انجان ریت میں مرے ہاتھوں سے پل گیا	۱۱	۴۸۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۴۳	ایضاً	درد سے درد کھینچتی ہے وہ	۸	۴۸۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۴۴	ایضاً	دل کی کیفیت بھی ہوشاں تری	۷	۴۶۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۴۵	ایضاً	ہے تخیل موج اک سیلاب کی	۹	۴۶۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۴۶	رمزی آثم	ہوا چلے تو اذیت شمار کرتے ہیں	۵	۳۴۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۵۴۷	ایضاً	ابر سے ہاتھ چھڑایا نہ گیا	۶	۳۹۴	۷-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۵۴۸	ایضاً	تیری آواز سے بنی ہوئی ہے	۶	۳۹۴	۷-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۵۴۹	ایضاً	ہزار رنج اٹھائے ہوئے سے لگتے ہیں	۵	۳۶۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۵۰	ایضاً	درو دیوار جاں چلے گئے ہیں	۵	۳۶۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۵۱	ایضاً	کئی چراغ جلانے کے بعد سوئے ہیں	۵	۱۸۴	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۵۵۲	ایضاً	رفاقوں کی آرزو سراپ ہے	۵	۳۲۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۵۳	رؤف خیر	ہر چند کہ صاحب نظر اں ہم نہیں ہوتے	۹	۲۹۴	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۵۵۴	ایضاً	یہاں تو بیٹھے ہیں ہم آزمائے دیدہ و دل	۸	۳۰۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۵۵	ایضاً	بچھا ہوا ہے زمیں رنگ جال سا کوئی	۸	۱۴۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۵۵۶	ایضاً	اب اُس سے پہلے کہ تن من لہو لہو ہو جائے	۸	۱۴۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۵۵۷	ایضاً	یہ جو نوازش اشارے کی نکل آئی ہے	۸	۲۵۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۵۸	ایضاً	اگر مجھ کو قلم زد کر رہے ہیں	۷	۲۵۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۵۵۹	ایضاً	پرانی جتنی چیزیں تھیں پرانے گھر میں چھوڑ آئے	۷	۲۲۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۶۰	ایضاً	کوئی بھی زور خریدار پر نہیں چلتا	۹	۲۲۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۶۱	ایضاً	زندگی احسان ہی سے ماورا تھی، میں نہ تھا	۷	۲۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۶۲	ایضاً	ناخوش گدائی سے نہ وہ شاہی سے خوش ہوئے	۸	۲۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۶۳	ایضاً	بکتی نہیں فقیر کی جھولی ہی کیوں نہ ہو	۸	۲۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۶۴	ایضاً	وہ خوش سخن تو کسی پیروی سے خوش نہ ہوا	۹	۲۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۶۵	ایضاً	تمام شہر میں اپنا کوئی نہیں لگتا	۹	۴۱۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۶۶	ایضاً	پڑا جو وقت تو کیا کیا بدلتے رہتے ہیں	۶	۴۱۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۶۷	ایضاً	جنوں پسند، حریف خرد تو ہم بھی ہیں	۱۰	۴۲۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۶۸	ایضاً	ہر چند کہ صاحب نظر اہم نہیں ہوتے	۱۱	۴۲۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۶۹	روحی کجاہی	زمیں آسماں کے بھی ہوں بچ میں	۱۲	۴۸۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۵۷۰	ایضاً	نقش نقش آب کو نشاں کیا دوں	۱۷	۴۸۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۵۷۱	ایضاً	زمیں سرکتے ہی دور آسماں نکل جائے	۱۰	۲۳۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۷۲	ایضاً	تیری ہر بات میں موجود ہے بات اور کوئی	۱۲	۲۴۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۷۳	ایضاً	اسے نادانی کہتے ہو تو نادانی میں گزری ہے	۱۴	۲۱۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۵۷۴	ایضاً	زیست کی ہر ادبیل ڈالیں	۱۵	۲۱۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۵۷۵	ایضاً	بے بس ہوئے ہم اپنے ہی افراد کے ہاتھوں	۱۷	۳۰۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۵۷۶	ایضاً	چھوڑ اتنے دعوے، اتنا پارسا تو بھی نہیں	۱۴	۳۰۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۵۷۷	ایضاً	آنکھوں میں خواب خواب کا خاکہ بنائیے	۱۳	۳۰۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۵۷۸	ایضاً	ہم ڈٹنے پر جب آئیں تو ڈٹ جاتے ہیں یونہی	۱۱	۳۰۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۵۷۹	ایضاً	کہنے کو تو عالی ہے تری اور میری بات	۱۴	۲۱۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۸۰	ایضاً	کوئی اکثر اپنے جیسے ڈھونڈتا ہوں	۱۲	۲۱۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۸۱	ایضاً	ابتدایا انتہا کہتا ہے، اس کی بھی سنو	۱۵	۲۲۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۸۲	ایضاً	کسی سے کوئی کم نہیں ہوتا	۱۲	۲۲۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

اپریل	۱۴	۲۲۹	۱۵	یہ کس حسین نے لوگوں کو روک رکھا ہے	ایضاً	۵۸۳
تا جون ۲۰۱۳ء						
جولائی تا	۱۵	۱۶۴	۱۰	انسان ہو خدا، خدا یا	ایضاً	۵۸۴
ستمبر ۲۰۱۳ء						
جولائی تا	۱۵	۱۶۴	۱۰	ہم ایسے لوگوں کی حالت بھی کتنی عامی ہوتی ہے	ایضاً	۵۸۵
ستمبر ۲۰۱۳ء						
جنوری تا	۱۷	۱۴۴	۱۳	رہتے ہیں گھر کے کیوں سبھی افراد الگ الگ	ایضاً	۵۸۶
مارچ ۲۰۱۴ء						
جنوری تا	۱۷	۱۴۴	۱۳	پیدا انوکھی صورتِ حالات ہو تو ہو	ایضاً	۵۸۷
مارچ ۲۰۱۴ء						
اپریل تا	۱۸	۱۷۳	۱۴	لفظ تحریروں سے آگے پہنچے	ایضاً	۵۸۸
جون ۲۰۱۴ء						
اپریل تا	۱۸	۱۷۳	۹	میرا حریف اور میرا رکن ہے	ایضاً	۵۸۹
جون ۲۰۱۴ء						
جولائی تا	۱۹	۲۷۵	۱۲	اک مطمح حیات بنا لینا چاہیے	ایضاً	۵۹۰
ستمبر ۲۰۱۴ء						
جولائی تا	۱۹	۲۷۶	۱۲	ہر اہل دل کو اہل نظر کو خبر کرو	ایضاً	۵۹۱
ستمبر ۲۰۱۴ء						
اکتوبر تا	۲۰	۱۹۶	۱۲	حالات ذرا سے وہ بدلنے نہیں دیتے	ایضاً	۵۹۲
دسمبر ۲۰۱۴ء						
اکتوبر تا	۲۰	۱۹۶	۹	کام کرنے کے بہت ہیں ڈھول کیا پیڑوں گامیں	ایضاً	۵۹۳
دسمبر ۲۰۱۴ء						
جنوری تا	۲۱-۲۲	۱۸۲	۱۳	کب گھلا کرتے ہیں لفظوں کے معانی اسقدر	ایضاً	۵۹۴
جون ۲۰۱۵ء						

۵۹۵	ایضاً	ہر بار میں ہی مورد الزام ہوا کیوں	۱۳	۱۸۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۹۶	ایضاً	کوئی شور و شر پاندر بھی اور باہر بھی ہے	۱۱	۲۳۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۹۷	ایضاً	کیا بھروں گا گیس سانسوں کے سہاروں کے بغیر	۱۳	۲۳۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۹۸	ایضاً	یہ زمین باقی ہے، آسمان باقی ہے	۸	۱۹۳	۲۴	سن
۵۹۹	رییس عزیز غوری	دن ترے ظلم کے ڈھل جائیں، تو پھر کیا ہوگا	۷	۲۳۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۰۰	ریاض مجید	بجا ہے ہم ضرورت سے زیادہ چاہتے ہیں	۷	۱۲۲	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۰۱	ایضاً	وقت کے پار، اُن اُڑتے ہوئے پر والوں کو	۷	۱۲۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۰۲	ایضاً	کتنے اندیشے ہیں سانسوں کے بہاؤ میں مجھے؟	۷	۱۲۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۰۳	ایضاً	میں چل رہا ہوں مگر کس طرف نہیں معلوم!	۷	۱۲۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۰۴	ایضاً	نہ رفتگاں پہ نہ آسندگاں پہ رکھا جائے	۷	۱۲۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۰۵	ایضاً	مسافرت کے تھیر سے کٹ کے کب آئے؟	۷	۱۴۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۰۶	ایضاً	وجود چیرتا، دکھ کا عذاب ناک سفر	۷	۱۴۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۰۷	ایضاً	کتنے اندیشے ہیں سانسوں کے بہاؤ میں مجھے؟	۷	۱۳۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۶۰۸	ایضاً	وقت کے پار، اُن اڑتے ہوئے پر والوں کو	۷	۱۳۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۰۹	ریاض ندیم نیازی	تم کو ڈھوپ سے لیکن ہم کو سایوں سے ڈر لگتا ہے	۶	۳۹۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۱۰	ایضاً	مری آنکھوں کو دنیا دیکھتی ہے	۵	۳۹۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۱۱	ایضاً	کچھ اُس سے گفتگو کرنے کی تیاری نہیں کرنی	۸	۲۳۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۱۲	ایضاً	تم کو ڈھوپ سے لیکن ہم کو سایوں سے ڈر لگتا ہے	۶	۲۳۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۱۳	ایضاً	بھیدوں بھرا یہ شہر طلسمی اثر میں تھا	۷	۵۰۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۱۴	ایضاً	حسن سلوک دیکھ کر میرے بیان میں	۷	۵۰۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۱۵	ایضاً	جنسِ نایاب کو نسبت نہیں بازار کے ساتھ	۱۰	۲۸۵	۱۵	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۱۶	ایضاً	جدا سینے سے کر کے دل کے ٹکڑے بیچ دیتے ہیں	۷	۲۸۶	۱۵	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۱۷	ایضاً	تنہا ہونے نہیں دیتی مری تنہائی مجھے	۸	۳۹۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۱۸	ایضاً	دریچہ چاند تو چہرے کو استعارہ کر	۷	۳۹۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۱۹	ایضاً	مری شکست پہ دو یار کو مبارک باد	۹	۴۷۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۲۰	ایضاً	دے کے الفت کا یہ آزار، مرے یار	۷	۲۱۳	۲۳	سن

۶۲۱	ریحانہ روجی	وقت تیزی سے گزرتا ہے چلا جاتا ہے	۷	۴۱۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۲۲	ایضاً	سوچنا ہے جاگنا ہے شاعری ہے عشق ہے	۷	۴۱۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۲۳	ایضاً	پوری کوشش کر کے ہم نے دیکھ لی اے زندگی	۶	۴۶۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۶۲۴	ایضاً	نہ پھیرے اس کی گلی کے اگر لگایا کروں	۷	۴۶۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۶۲۵	ایضاً	چل دیا وہ بھی چھوڑ کر دنیا	۸	۴۶۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۶۲۶	ایضاً	دیا جلانے کو شعلہ دکھانا پڑتا ہے	۷	۴۶۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۶۲۷	ایضاً	پازیب، چوڑی، کاجل اور گجراتی تمام شد	۷	۲۰۳	۲۲	سن
۶۲۸	ایضاً	جو آگ دل میں لگائی بجھائی بھی اس نے	۶	۲۰۳	۲۲	سن
۶۲۹	زبیر احمد زبیر، شیخ	ماضی کا بوجھ ذہن پہ ڈالے ہوئے نہیں	۷	۵۰۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۳۰	سجاد بلوچ	آنکھ لہو بھرا ٹھی رقصِ تمنا کی طرف	۵	۱۹۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۶۳۱	ایضاً	وہ کسی وقت بھی اب رہ بدل سکتے ہیں	۵	۱۹۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۶۳۲	سحر انصاری، پروفیسر	ہم کب تخت و تاج کی خاطر درباروں پر لکھتے ہیں	۸	۸۲	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۶۳۳	سحر حسن	وہ مری زندگی کا حاصل تھا	۷	۲۷۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۶۳۴	سرشار صدیقی	وقت ملا ہے، کچھ لمحے خود اپنے ساتھ گزار	۵	۱۳۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۳۵	ایضاً	ہم اب تک اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہیں	۸	۱۳۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۳۶	ایضاً	دوستوں سے یہ ملی داد، وفاداری کی	۹	۹۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۳۷	ایضاً	ہوا کے راستے روکے تھے ہم نے	۱۰	۲۳۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۶۳۸	ایضاً	جراحت کا وہی نسخہ پرانا	۹	۲۳۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۶۳۹	ایضاً	عالم خواب گراں میں رہیے	۷	۲۷۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۴۰	ایضاً	یہ بیقراری جاں ہے قرار جا کی طرح	۹	۲۷۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۴۱	ایضاً	ہمارا ظرف طلب بھی تو آزما یا جائے	۹	۲۷۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۴۲	ایضاً	جس کا بس حاشیہ نشیں ہوں میں	۱۴	۲۸۰، ۲۷۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۴۳	ایضاً	داغ ہجر وصال دھو گیا میں	۸	۲۰۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۶۴۴	ایضاً	سکوتِ شق بہ طرز سخن کلام کرے	۸	۲۰۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۶۴۵	ایضاً	ہوا کے راستے روکے تھے ہم نے	۱۰	۲۱۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۶۳۶	ایضاً	مختصر سی جو خوش بیانی ہے	۱۰	۲۱۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۳۷	ایضاً	ہم جو اس شہر مکافات میں ٹھہرے ہوئے ہیں	۵	۲۱۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۳۸	ایضاً	نمودِ جلوہ ہستی ہے خود نمائی تک	۱۰	۲۱۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۳۹	ایضاً	اک درویش کے لب پیدعا ہے	۷	۱۶۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۰	ایضاً	کیا نظر آئے مجھے اشکوں کے بیچ	۶	۱۶۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۱	ایضاً	وہ اک چہرہ نظر آئے گا اک دن	۷	۲۲۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۲	ایضاً	جو ہو یقین کہ کوئی یوم احتساب نہیں	۱۲	۲۲۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۳	سرد صہبائی	کھلا ہے سینہ گل ہے چراغِ مشکبوعریاں	۱۰	۱۰۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۵۴	سدرہ سحر عمران	سفر کی دھوپ نے چہرہ اُجال رکھا تھا	۹	۴۸۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۵	ایضاً	اسباب ہست رہ میں اُلٹانا پڑا مجھے	۸	۴۸۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۶	ایضاً	آسماں ایک کنارے سے اٹھا سکتی ہوں	۶	۴۸۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۵۷	سرفراز زاہد	ہوا چلتی ہے دم ٹھہرا ہوا ہے	۷	۳۵۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۶۵۸	ایضاً	خوف اندر کہیں رہا موجود	۶	۳۵۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۵۹	سبح جمال	ایک مہتاب سجا آنکھوں میں	۵	۳۷۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۶۰	سعید بشر	آنکھوں آنکھوں میں محبت کا اشارہ کر کے	۸	۴۱۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۶۱	ایضاً	بات پیڑوں نے پرندوں نے کو بتائی ہوئی ہے	۶	۴۱۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۶۲	سعید عاصم	گل ہوتے ہیں مجرم نہ خطاوار پرندے	۶	۴۱۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۶۳	ایضاً	مہر میں ہے کوئی خوبی نہ قمر میں کچھ ہے	۶	۴۱۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۶۴	ایضاً	بدل رہا ہے یقین میں گمان سرحد پر	۶	۳۹۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۶۵	ایضاً	نہیں ہے واپسی ممکن اب آشیانے پر	۶	۳۹۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۶۶	سلیم کوثر	اب ایسا ہے کہ دل مہر باں نہیں رکنا	۷	۲۹۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۶۶۷	ایضاً	نگار خانہ ہستی میں گو بہ گو ہوئے ہم	۸	۱۳۲	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۶۸	ایضاً	پھر مت کہنا کے بتانا نہیں، کوئی سننے والا ہے کہ نہیں	۷	۱۳۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۶۹	ایضاً	وصل کے خواب دکھاتا ہے ترا عشق مجھے	۹	۱۳۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۶۷۰	ایضاً	پچھڑنا پڑ گیا تجھ سے ملنساری کے موسم میں	۸	۱۳۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۷۱	ایضاً	لکھا ہوا نہ مٹا کر خوشی تو ہوتی ہے	۱۱	۱۰۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۷۲	ایضاً	کیا کہوں کیسی اذیت سے گزارا گیا میں	۷	۱۰۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۷۳	ایضاً	بس یہی تھا کہ وہی شخص دوبارہ ملتا	۷	۱۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۷۴	ایضاً	اک اشک تھا خوشی کی علامت غموں کے پاس	۷	۱۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۷۵	ایضاً	کہیں سنگ درجاناں کہیں زرتاب جیسی ہے	۹	۳۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۶۷۶	ایضاً	حدوں سے اپنی گزرتا ہے جب کوئی دریا	۷	۳۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۶۷۷	ایضاً	گرفت میں دل بے تاب دیکھنے والے	۶	۳۳۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۷۸	ایضاً	اور تو کیا مرے احباب سمیٹے ہوئے ہیں	۶	۳۳۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۷۹	ایضاً	پھر اس کے بعد زیت میں آرام ہی تو ہے	۹	۳۱۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۶۸۰	ایضاً	جب صحراؤں کی وسعت ختم نہیں ہو سکتی	۶	۳۱۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۶۸۱	ایضاً	ساتھ رہنے کی داستاں ہے الگ	۹	۲۱۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۶۸۲	ایضاً	آزادی کی رسم نبھائی جاسکتی ہے	۹	۲۱۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۶۸۳	ایضاً	کچھ بھی تھاج کے طرف دار ہوا کرتے تھے	۱۳	۳۶۰	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۸۴	ایضاً	طلسم خانہ اسباب میرے سامنے تھا	۷	۳۶۱	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۸۵	ایضاً	ابھی جو گردشِ ایام سے ملا ہوں میں	۶	۳۶۱	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۸۶	ایضاً	دل گرفتہ سہی بے خانماں آرام سے ہیں	۶	۳۷۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۸۷	ایضاً	اپنی ہی کسی دھن میں کسی لہر میں ہے تو	۶	۳۷۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۸۸	ایضاً	میخانے کئی ہیں پترانام بہت ہے	۷	۳۱۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۸۹	ایضاً	سے کے ساتھ بنائی بھی ہے مثنائی بھی ہے	۷	۳۱۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۹۰	ایضاً	اسے نیند آرہی تھی مجھے خواب آرہا تھا	۹	۳۳۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۹۱	ایضاً	ہوں درہم و دینار کے ساتھ	۸	۳۳۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۹۲	ایضاً	ستم گرمہریاں کب تک رہے گا	۱۲	۳۶۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۹۳	ایضاً	کام کچھ بھی نہیں ہے کرنے کو	۷	۳۶۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۶	۳۵۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۶	آنکھ بھر آئی جواک خواب کو سوچا میں نے	ایضاً	۶۹۴
۶	۳۵۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۶	کوئی توبات تھی شب جی چل گیا میرا	ایضاً	۶۹۵
۸	۳۷۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۸	جو بھی دل میں ٹھانی ہے، آشکار مت کرنا	ایضاً	۶۹۶
۸	۳۷۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۸	چھٹی ہوئی ہے رہ گزار کون ہے	ایضاً	۶۹۷
۸	۱۸۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۸	کار ہوں کو کارِ محبت سمجھ لیا	ایضاً	۶۹۸
۶	۱۸۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۶	جو تجھ میں جا گزریں ہے مری چشمِ اشک بار	ایضاً	۶۹۹
۹	۲۴۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۹	کیسی طلب ہے اُس پہ کھلے صرف اک بار	ایضاً	۷۰۰
۸	۲۴۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۸	کبھی تو دیکھ انہیں مل کے اپنی راہ سے دور	ایضاً	۷۰۱
۸	۳۱۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۸	چراغِ راہ بھی موج ہوا بھی	سلیم فراز	۷۰۲
۷	۲۹۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷	کہیں اپنا لہو تو رکھا جائے	ایضاً	۷۰۳
۶	۲۹۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۶	ہوئی ہے روشنی کچھ تو سحر کی	ایضاً	۷۰۴
۸	۳۲۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۸	یہ دن کالے نہیں کتنے جو بیکاری میں رہتا ہوں	ایضاً	۷۰۵

۷۰۶	ایضاً	لا علم میں کتنا ہوں مجھے کتنی خبر ہے	۷	۳۲۷	۱۱	جولائی ۲۰۱۲ء
۷۰۷	سلیم شہزاد	شب ہجراں سے عاق کر دیا اُس نے	۵	۳۸۶	۷-۸	جولائی ۲۰۱۱ء
۷۰۸	ایضاً	جس شخص پہ تھا زعم شناسائی بہت	۵	۳۲۷	۱۷	جنوری ۲۰۱۲ء
۷۰۹	سلیم مکانی	اُسے بھلا نہیں پاؤ گے شام ہوتے ہوئے	۶	۳۹۳	۲۰	اکتوبر ۲۰۱۲ء
۷۱۰	سلیمان صدیقی	جو ہو چکا وہ دوبارہ بھی ہونے والا ہے	۷	۱۲۳	۴	اکتوبر ۲۰۱۰ء
۷۱۱	سلیمان خمار	آؤ کچھ ایسا کریں چھاؤں بچھانے لگ جائیں	۱۰	۲۵۳	۹	جنوری ۲۰۱۲ء
۷۱۲	ایضاً	اے جدائی تری یاری ہے نبھانی میں نے	۱۰	۲۵۳	۹	جنوری ۲۰۱۲ء
۷۱۳	ایضاً	بستی بھی نئی تھی میں اکیلا بھی بہت تھا	۹	۲۳۳	۱۳	جنوری ۲۰۱۳ء
۷۱۴	ایضاً	بستی بھی نئی تھی میں اکیلا بھی بہت تھا	۹	۱۶۹	۱۵	جولائی ۲۰۱۳ء
۷۱۵	ایضاً	بستی بھی نئی تھی میں اکیلا بھی بہت تھا	۹	۲۳۵	۱۶	اکتوبر ۲۰۱۳ء
۷۱۶	ایضاً	دشت میں یہ گھاس کے منظر کہاں سے آگے	۹	۲۳۵	۱۶	اکتوبر ۲۰۱۳ء
۷۱۷	ایضاً	تیری یادوں کی پرچھائیاں اور میں	۱۱	۱۵۳	۱۷	جنوری ۲۰۱۲ء

۷۱۸	ایضاً	اب شفق صبح کے ہونٹوں پہ نکھرتی ہی نہیں	۷	۲۸۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۱۹	ایضاً	قلب کے آشیاں کا تھا ہی نہیں	۷	۲۸۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۲۰	ایضاً	زلف ساون کی گھٹا، حسن سلونا اس کا	۷	۲۰۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۲۱	ایضاً	بغض ہے یا عناد ہے کیا	۸	۲۵۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۷۲۲	ایضاً	تم کو خبر نہیں ہے، مگر میں نے پڑھ لیا	۹	۲۵۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۷۲۳	سلٹی ریاض	ضبط غم مجھ کو نہ کر دے کہیں پاگل اب کے	۷	۳۶۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۲۴	ایضاً	تو نہیں ہے پھر بھی آجاتی ہے روز	۷	۳۶۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۲۵	ایضاً	شہر دل کو وہ ڈھا چکا کب کا	۹	۴۷۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۲۶	ایضاً	وہ مسکرائے، تو ہم مسکرانے لگتے ہیں	۸	۴۷۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۲۷	سید انوار احمد، ڈاکٹر	جو مال اس نے سمیٹا تھا وہ بھی سارا گیا	۵	۲۵۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۲۸	ایضاً	یہ کیسے خوف ہمیں آج پھر ستانے لگے	۶	۵۰۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۲۹	ایضاً	اک شہر نور ہو گیا ظلمات کی طرح	۸	۵۰۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۴۳۰	سید قاسم جلال، ڈاکٹر	جگ میں نہ ستم کش ہے نہ کوئی ستم ایجاد	۱۰	۲۵۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۴۳۱	ایضاً	لگا کے اب مجھے منزل کا بھی سراغ دکھا	۶	۱۵۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۳۲	ایضاً	چاہنا تھا جس طرح اس نے مجھے چاہا نہیں	۹	۱۸۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۳۳	ایضاً	موسم گل تو نئے پھول کھلا ہی دے گا	۷	۱۷۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۳۴	ایضاً	گراپنے سر سے غموں کا بھاری عذاب اترے	۸	۳۲۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۴۳۵	سید محمد رضی، پروفیسر، ڈاکٹر	جس لو میں جل ک رات گزار ی، نہیں رہی	۸	۳۱۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۴۳۶	ایضاً	کسی وصال کی خو میں ہیشتگی ہی نہیں	۸	۳۱۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۴۳۷	ایضاً	اکیلے پن کا نہ تکلیف ماہ و سال کا ہے	۹	۵۰۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۳۸	سیدہ عطیہ	جب روشنی پہ کچھ بھی اجارہ نہیں رہا	۶	۲۱۳	۲۳	سن
۴۳۹	سیمان نوید	جن مکانوں میں بکیں ہوتے ہیں	۵	۲۱۵	۲۳	سن
۴۴۰	شاہین مفتی	جب سے اک پھول کھلا گوشہ رخسار کے پاس	۵	۳۰۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۴۴۱	ایضاً	پیش نظر ہے پھر وہی فرقت کا آئینہ	۷	۳۱۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۴۴۲	ایضاً	داؤ پہ ہے لگی ہوئی کب سے انا لے گل	۷	۳۱۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۷۴۳	ایضاً	کیوں تعاقب میں ہے آخر تیرا مسئلہ کیا ہے؟	۷	۲۵۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۷۴۴	شاہین عباس	یہ جو دروازہ ہے، بے کار میں کب کھلتا ہے	۸	۳۵۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۴۵	ایضاً	ایک سایہ گھٹنا بڑھتا وقت بتلاتا رہا	۷	۳۵۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۴۶	ایضاً	مجھ نام سے کہرام مچایا نہیں جاتا	۶	۳۷۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۴۷	ایضاً	ہم اپنے غیب کا غوغا ہی جا بہ جا کریں گے	۷	۳۷۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۴۸	ایضاً	بدن بدن کی یہ تکرار کیا ہے، کچھ بھی نہیں	۸	۳۷۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۴۹	ایضاً	نقش کرتارم ورفار عناں گیر کو میں	۷	۳۷۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۵۰	شاہین	مہورت دیکھتے ہیں وضع کے پابند ہوتے ہیں	۸	۲۷۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۵۱	ایضاً	ایک ذرہ کہ بے حوالہ ہے	۱۰	۲۷۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۵۲	شاہد تبسم	وہ شخص سمجھتا ہے کہ میں تیری طرف ہوں	۱۰	۱۱۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۵۳	ایضاً	ذرا سا اس نے مہر و مہ کا زاویہ بدل دیا	۸	۱۱۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۵۴	ایضاً	دل کی سب رتیں خود ہی بانٹتی ہیں دیواریں	۸	۱۱۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۷۵۵	ایضاً	دُکھ اُن کا سمجھو تو آنسو آجاتے ہیں	۸	۱۱۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۵۶	ایضاً	رقص میں ہیں روز و شب جنگلوں میں رہتے ہیں	۸	۱۳۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۵۷	ایضاً	دیواروں کو چھونے سے ڈر لگتا ہے	۹	۱۳۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۵۸	ایضاً	رنگ بڑھتے جا رہے ہیں شامِ ابرو باد کے	۹	۳۸۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۵۹	ایضاً	اِڑان کیا کہ سلامت نہیں تھا پر کوئی	۸	۳۸۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۶۰	ایضاً	نظر کے سامنے دنیا کھڑی ہے	۸	۳۸۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۶۱	ایضاً	اک ملاقات بھی نہیں رکھی	۸	۳۸۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۶۲	شاہدہ حسن	وہ نُزولِ شعر کی ساعتوں میں کہاں کہاں سے گزر گیا	۱۲	۱۳۳	۷-۸	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۶۳	شاہدِ رضوان	ان سے ملنے گئے اغیار سے بھی میل آئے	۱۳	۳۸۹	۷-۸	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۶۴	ایضاً	ایک دو چار قدم ساتھ مرے چل آئے	۱۲	۳۶۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۶۵	ایضاً	اپنے حصے کا سبھی بار اٹھائے ہوئے ہیں	۱۲	۵۰۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۶۶	ایضاً	ریت ہوں میں تو سمندر ہی بہا لے جائے	۹	۳۹۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۷۶۷	ایضاً	لکڑی ابر بہار آنکھ کے ویرانے میں	۱۳	۳۹۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۶۸	شاکر کنڈان	کہیں پہ دیکھا ہے اس درجہ بھی غضب کوئی	۷	۱۲۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۶۹	ایضاً	صحیفہ غم جاناں کہاں نہاں رکھوں	۶	۱۲۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۷۰	شاکر جعفری، سید	فصیل و بام و دریا کبھی سجایا نہیں	۷	۳۳۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۷۱	ایضاً	کچھ شوق تھا یا گردش پالے گئے ہم کو	۷	۳۳۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۷۲	ایضاً	متاع عمر خدا جانے کس پہ وار چلے	۹	۳۳۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۷۳	ایضاً	ملتا نہیں ہے کوئی ہوا کس طرف کی ہے	۷	۳۳۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۷۴	ایضاً	دشتِ ہجران کا طرفدار نہ کر دینا تھا	۶	۳۳۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۷۵	ایضاً	دستِ مینارہ افلاک پہ رکھ دیتے ہیں	۷	۳۳۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۷۶	شائستہ مفتی	پھر خوابِ تخیل کو ترانام ہے درپیش	۴	۵۰۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۷۷	ایضاً	چاند کے رخ پہ ستارہ دیکھوں	۶	۵۰۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۷۸	ایضاً	آئینہ دیکھا تو صورت اپنی پہچانی گئی	۸	۲۷۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۷۷۹	ایضاً	ہستی جاں کا نام رہنے دے	۷	۴۷۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۸۰	ایضاً	گئے دنوں کا یہ تذکرہ ہے	۶	۴۸۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۸۱	ایضاً	کس سے کہیں یہ حال جو اپنا عجیب تھا	۸	۴۶۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۸۲	ایضاً	بھیس میں درویش کے نقل مکانی کے لئے	۶	۴۶۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۸۳	ایضاً	کیسے پھیلی خبر ہم نہیں جانتے	۷	۴۶۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۸۴	ایضاً	یقین چھین لیا اور گمان چھوڑ گیا	۶	۳۹۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۸۵	ایضاً	اس جہاں گرد کو نہیں بھایا کوئی	۶	۳۹۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۸۶	شافیہ خان	سمجھ میں آنے لگے ہیں سبھی کے داؤ مجھے	۶	۴۶۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۷۸۷	ایضاً	تیرے خاموش لبوں پر بھی دعا ہے کوئی	۸	۴۶۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۷۸۸	شبزم تھلیل	دوستوں کا ذکر کیا دشمن ہیں جب بدلے ہوئے	۵	۳۰۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۷۵۹	ایضاً	کانٹے چبھتے ہیں چھپیں پاؤں میں، چلتے جائیں	۵	۳۹۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۹۰	ایضاً	اندھیروں کی طرف رخ کر گئی ہیں	۷	۳۹۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۸۹۱	ایضاً	حکم نامے نئے تحریر کیے جاتے ہیں	۵	۲۳۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۹۲	ایضاً	موسم کئی بدلے ہیں، مقدر نہیں بدلا	۶	۲۳۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۹۳	ایضاً	سب واہیں، درتے چکے تو ہوا کیوں نہیں آتی	۶	۲۸۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۹۴	شہیرنازش	یقین سے وصل کیا، ہجر کے گماں سے اٹھا	۷	۳۳۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۹۵	ایضاً	تیز ایسی چلی بے بسی کی ہوارات پچھلے پہر	۵	۳۶۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۹۶	ایضاً	تیرے ہونٹوں سے جب ادا ہوا میں	۷	۲۸۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۹۷	ایضاً	میں دیکھوں تو مجھ پہ محبت کھلتی ہے	۶	۳۲۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۷۹۸	ایضاً	چوکا شپ گمان میں جگنو گریز کا	۷	۳۲۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۷۹۹	ایضاً	تجھ سے ہوتا میں آشنا کچھ اور	۷	۵۱۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۰۰	ایضاً	تجھ سے ہوتا میں آشنا کچھ اور	۷	۴۹۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۰۱	ایضاً	خسارے ہی خسارے میں ہوئی تھی	۵	۴۹۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۰۲	ایضاً	رہین ہجر ہیں گوشہ نشینیاں میری	۶	۴۹۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۸۰۳	ایضاً	نظر انداز کیے جانے پر حیرت کیسی	۷	۴۷۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۰۴	ایضاً	کسی سبب سے نہیں اور کسی وقت سے نہیں	۷	۴۸۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۰۵	ایضاً	وصل کی شب، شبِ برات مجھے	۷	۴۸۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۰۶	ایضاً	آنکھ روشن شبِ سیاہ میں ہے	۵	۵۳۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۰۷	ایضاً	صدائے خامشی پھیلی ہوئی ہے	۷	۵۳۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۰۸	ایضاً	جب بھی اس راہ سے وہ رشکِ بٹیاں گزرے گا	۷	۳۹۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۰۹	ایضاً	مکانِ گمان میں ایسے بنایا کرتا تھا	۹	۴۳۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۱۰	ایضاً	تیرے دل سے اتر رہا ہوں میں	۹	۴۶۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۱۱	ایضاً	دل بہت ہی فچل ہوا ترے بعد	۷	۴۶۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۱۲	ایضاً	گر نہیں وصف تو پھر عیب اچھالے میرے	۷	۲۱۱	۲۴	سن
۸۱۳	ایضاً	رُکی ہوئی ہیں گردشیں، نظام چل نہیں رہا	۷	۲۱۱	۲۴	سن
۸۱۴	ایضاً	سوا و شام کے گرداب سے نکل آیا	۶	۳۹۸	۷-۸	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء
۸۱۵	ایضاً	ف سخن شیریں سے گفتار کیا کرتے ہیں	۶	۳۹۸	۷-۸	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء

۸۱۶	شفیق احمد فاروقی، خواجہ	۶	۳۲۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۱۷	ایضاً	۱۲	۳۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۸۱۸	ایضاً	۸	۱۵۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۱۹	شفیق احمد شفیق	۱۰	۱۵۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۲۰	شفقت ساحل	۵	۵۰۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۲۱	ایضاً	۷	۲۸۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۲۲	ایضاً	۵	۳۷۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۲۳	ایضاً	۵	۳۷۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۲۴	شکیل اعظمی	۵	۳۵۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۲۵	ایضاً	۵	۳۵۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۲۶	ایضاً	۷	۲۲۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۸۲۷	ایضاً	۵	۲۲۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۸۲۸	شمیم روش	انسانوں سے انسانوں کا جی بھر جاتا ہے	۵	۲۰۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۲۹	ایضاً	اک عجیب سی مری آنکھوں میں ہے الجھن باقی	۵	۲۰۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۳۰	شیخ افروز	میں اپنے دل کو محبت شناس رکھتی ہوں	۶	۳۷۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۳۱	ایضاً	اپنی لہروں میں ڈوب جانا ہے	۵	۳۷۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۳۲	ایضاً	ٹوٹے ہوئے مکاں کو بنانا نہیں کوئی	۶	۳۷۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۳۳	ایضاً	کسی کسی کو خدا جب کمال دیتا ہے	۶	۳۷۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۳۴	شمشیر حیدر	رہی نہ منصب و جاگیر کی طلب دل میں	۷	۱۹۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۳۵	ایضاً	میرا یقین گماں میں بدل نہیں سکتا	۷	۱۹۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۳۶	شوکت عابد	کیا بتاؤں کس طرح اے چشم نم جلتا ہوں میں	۵	۳۷۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۳۷	ایضاً	جانا ہے جسے جتنا، مانا تو نہیں اتنا	۷	۳۷۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۳۸	شوکت مہدی	وہ پگڈنڈی، وہ پھولوں کی ڈگر مسدود ہے صاحب	۶	۳۲۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۳۹	ایضاً	رقم اتنی بھی ہریالی ہے اور نہ بُور ہے صاحب	۶	۳۲۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۸۴۰	ایضاً	بظاہر ایک بُت ہے اور عجب مخروط ہے	۶	۳۲۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۴۱	ایضاً	ادھر آسائشوں سے کام ادھر محروم ہے	۷	۳۲۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۴۲	ایضاً	زمانے اے زمانے کیا ہوئی تدبیر میری	۵	۲۳۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۴۳	ایضاً	چھپانا کچھ بھی نہیں مقصود تھا اے جان میری	۵	۲۳۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۴۴	ایضاً	مقابل اک زمانہ اور صف آرائی میری	۶	۵۱۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۴۵	ایضاً	فوقیت دی ہے کسی نے جو تمہارے پہ ہمیں	۶	۲۸۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۴۶	ایضاً	رہ و رسم محبت میں بقایا ہیں	۵	۲۸۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۴۷	شوکت علی شوکت	مری حیات جدھر سے گزر گئی چپ چاپ	۸	۴۷۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۴۸	ایضاً	تیری یاد کے دیپ جلا کے دیکھوں گا	۱۰	۴۷۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۴۹	ایضاً	مسکراہٹ کے پھول کھلتے ہیں	۹	۲۸۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۵۰	ایضاً	ہیں جو رنگ حسن و جمال کے	۸	۲۸۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۵۱	شہاب صفدر	سولی چڑھنا، زہر سے مرنا ٹھیک نہیں	۷	۱۱۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۸۵۲	ایضاً	عازم شہر وفا قافلہ دل ٹھہرا	۷	۱۱۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۵۳	ایضاً	کردار نیک و بد کا یہ جھگڑا تمام ہے	۷	۴۰۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۵۴	ایضاً	تو رموزِ عشق سے آشنا نہیں لگ رہا	۷	۳۳۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۵۵	ایضاً	طوفان میں منارہ ہمت بنا رہا	۷	۳۳۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۵۶	ایضاً	شہرِ غفلت میں کسے ہوش کوئی کہتا کچھ	۵	۳۵۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۵۷	ایضاً	کچا گھڑا نصیب جگانے سے اب رہا	۵	۳۵۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۵۸	ایضاً	تھادل کا ذوقِ زخمِ شاری نہیں رہا	۷	۲۲۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۸۵۹	ایضاً	بچانے کے لیے لفظوں کی حرمت جیتے مرتے تھے	۷	۲۲۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۸۶۰	ایضاً	کیا جیبِ غیب، وقت کے دامان پہ اپنا بس	۷	۳۲۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۶۱	ایضاً	صورتِ حالِ خمِ زلف سے پچیدہ ہے	۷	۳۲۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۶۲	ایضاً	خلا کی زد پہ، بھری زندگی ہوئی محسوس	۷	۴۳۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۶۳	ایضاً	بے کیف ہیں شامیں اور بے رنگ سویرے ہیں	۷	۴۳۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۸۶۳	ایضاً	جدھر جائیں بس اک نوحہ سنائی دے رہا ہے	۷	۳۷۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۶۵	ایضاً	بلے کا انبار بھی دور سے لگتا کتنا کم ہے	۷	۳۷۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۶۶	ایضاً	سینہ سپر پہ تیغ اٹھائی نہ جاسکے	۵	۴۱۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۶۷	ایضاً	کب کسی آغاز یا انجام پر جاتا ہوں میں	۵	۴۱۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۶۸	ایضاً	باتوں باتوں میں چلے دور نہ جانے کتنے	۷	۴۶۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۶۹	ایضاً	اب وہ آنکھیں ہیں نہ خوابوں کے جزیرے آباد	۷	۴۶۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۷۰	ایضاً	شہر تھا خوشبو کا گہوارہ موج اڑاتی گلیاں تھی	۹	۴۶۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۷۱	ایضاً	ٹھنڈک دیتے آنکھوں کو نظارے سندھ کنارے	۹	۴۶۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۷۲	ایضاً	فغان و نالہ و فریاد کون کرتا ہے	۵	۱۹۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۷۳	ایضاً	اے محبت سلامتی تجھ پر	۵	۱۹۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۷۴	ایضاً	اپنا کروں خیال کہ تیرا خیال ہو	۷	۴۶۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۷۵	ایضاً	کوئی حسد کوئی نفرت سے یاد کرتا ہے	۷	۴۶۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۸۷۶	شہپر رسول	میرے لمحوں کو بناتا ہے جو صدیوں کی کہانی کون ہے	۶	۳۳۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۷۷	ایضاً	اس سلیقے سے کام کرنا ہے	۸	۳۳۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۷۸	شہزاد تیر	خواب تجسیم کے آزار میں آسانی کو	۷	۲۲۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۸۷۹	ایضاً	یار دل جوئی کی زحمت نہ اٹھائیں، جائیں	۷	۲۲۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۸۸۰	ایضاً	مرائیں تو وہ اپنا ہی کچھ خیال کرے	۸	۳۳۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۸۱	شیرجان برمانی	قدم نہیں ہے جو مخوام کس کا ہے	۷	۲۱۵	۲۳	سن
۸۸۲	صابر ظفر	ان پہاڑوں سے لہورنگ، گل تر نکلا	۷	۸۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۸۸۳	ایضاً	دعا میں ڈوبے ہوئے دل کا حال بھی دیکھو	۶	۱۲۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۸۴	ایضاً	میں نہیں رہتا کبھی میں، دوسروں کے درمیاں	۶	۱۲۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۸۵	ایضاً	ہر قدم سب کا کہاں ایک سا احوال ہوا	۵	۱۲۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۸۶	ایضاً	پناہ کیا مجھے دے گا نگار خانہ کوئی	۶	۱۳۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۸۷	ایضاً	گر مایا جو ایک شعلہ زونے	۵	۱۳۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۸۷	ایضاً	نمو پذیر ہوئے ہم کہ بے نمو ہوئے ہم	۷	۱۳۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۸۸۹	ایضاً	ہم ایک جلتے ہوئے آشیاں میں آئے ٹھہرے	۸	۱۰۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۹۰	ایضاً	ملا نہ کوئی نشاں، بے نشاں چلے آئے	۸	۱۰۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۹۱	ایضاً	ابھی تو چھوڑ کے آیا تھا تجھ کو گھر تک میں	۷	۱۰۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۹۲	ایضاً	فریب دیتا ہوں خود کو، میں ذکر کر کے ترا	۷	۱۰۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸۹۳	ایضاً	پچھڑ کے تجھ سے جو روپا نہیں ہوں	۵	۱۳۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۹۴	ایضاً	اگر یادیں یہیں ہم چھوڑ جائیں	۵	۱۳۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۹۵	ایضاً	ہم دونوں اگر فسانہ ہوتے	۵	۱۳۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۹۶	ایضاً	جینے کی طرح جیا بہت ہوں	۵	۱۳۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸۹۷	ایضاً	عشق آزار تھا، لگتا تھا، چلا جائے گا	۱۶	۳۲۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۹۸	ایضاً	آسمان تک بھی اگر دست دعا جائے گا	۱۶	۳۷۶	۷-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۹۹	ایضاً	معلوم نہیں کس کی طلب میں ادھر آئے	۵	۳۲۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۹۰۰	ایضاً	جہاں عشق کی سطوت ترے جلال سے ہے	۵	۳۲۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۹۰۱	ایضاً	اگر میں تیرے لیے پل صراط سے گزرا	۵	۲۱۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۰۲	ایضاً	جب ترے نور سے آبادنگر میں نے کیا	۵	۲۱۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۰۳	ایضاً	میں نے تو جس سے بھی کہا، میں کن ہوں تو کون ہے	۵	۳۱۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۰۴	ایضاً	صدائے زندگی سن لے، صدائے غیب آئے	۵	۳۱۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۰۵	ایضاً	سکوت کی کھنک آواز میں نہیں آتی	۵	۲۱۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۰۶	ایضاً	نہ ایک دو کی نہ خواہش رہی کبھی سو کی	۵	۲۱۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۰۷	ایضاً	سر بزمِ تحیر، زور بروے یاری رقصم	۲۶	۴۲۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۰۸	ایضاً	جدھر ہو زندگی مشکل ادھر نہیں آتے	۵	۳۵۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۰۹	ایضاً	محسوس لمس جس کا سر رہ گزر کیا	۶	۳۵۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۱۰	ایضاً	نظر سے دور ہیں دل سے جدا نہ ہم ہیں نہ تم	۶	۳۵۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۱۱	ایضاً	اسی لیے کبھی خوش ہیں کبھی ہیں مضطرب ہم	۵	۳۶۷	۵۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۱۲	ایضاً	ایک شمع آرزو جلتی ہوئی، آواز میں	۵	۳۶۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۷	۵	عالم مکاں ہستی کو تماشا مت سمجھ	ایضاً	۹۱۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۸	۵	میں دیکھوں کیا کہ تماشا ہے گم، تیا تر گم	ایضاً	۹۱۴
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۸	۵	اک عدم آثار خلوت میں کہیں رہتا ہے وہ	ایضاً	۹۱۵
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۸	۵	کچھ اس کے ہونے کا چھایا ہوا فسوں ہے کوئی	ایضاً	۹۱۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۹	۵	ملائم لمس خلوت کا اثر کچھ دیر رہنے دو	ایضاً	۹۱۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۹	۵	آبدکی سمت روانہ کیا ازل نے مجھے	ایضاً	۹۱۸
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۹	۵	خلوت اندر آنے پر مجبور کر دیتا ہے وہ	ایضاً	۹۱۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۴۰۹، ۴۱۰	۵۶	ازل سے معبد حیرت میں بُت بنا ہوا ہوں	ایضاً	۹۲۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء	۱۷	۳۳۳	۶	یہ جو خوشبو سے ہے لبریز ایسا غل سرخ	ایضاً	۹۲۱
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۳۶۴	۲۷	یہ چند سانس تمہیں کیوں گراں گزر رہے ہیں	ایضاً	۹۲۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء	۱۹	۴۵۰	۵	تہہ دار یوں میں رنگ مہ وسال دیکھتے	ایضاً	۹۲۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء	۱۹	۴۵۰	۵	اے رازدارِ خلوتِ نایاب آکھی	ایضاً	۹۲۴

۹۲۵	ایضاً	عشق اول فنا کرے گا، عشق آخر فنا کرے گا	۵	۳۵۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۲۶	ایضاً	میں نہ چاہوں کسی فانی میں فنا ہو جانا	۷	۳۷۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۲۷	ایضاً	لہر لے جاتی ہے جس سمت، چلا جاتا ہوں	۶	۳۷۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۲۸	ایضاً	یہ نہیں ہے کہ مرا عشق تماشا نہ رہا	۵	۳۷۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۲۹	ایضاً	کیوں ایسے دہائی دے رہا ہے	۵	۳۷۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۳۰	ایضاً	گورسکوں گانہ تجھ سے، ہر ایک پل نے کہا	۳۲	۱۸۵، ۱۸۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹۳۱	ایضاً	سنا ہے رات ہماری خبر سنائی گئی	۵	۲۳۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۹۳۲	ایضاً	جئے ہزار برس وہ جو تیرے جیسا ہے	۵	۲۳۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۹۳۳	ایضاً	گریز کر کے مسافر کوئی گزر بھی گیا	۶	۱۹۵	۲۳	سن
۹۳۴	ایضاً	اجل ہے راہ کا پتھر، اسے ہٹا کے چلو	۵	۱۹۵	۲۳	سن
۹۳۵	صابر بدر جعفری، ڈاکٹر	امر ہو گیا بس کہ پروانہ جل کر	۹	۳۵۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۹۳۶	ایضاً	سن بھی سکو گے سچی بات	۱۲	۳۱۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۳۷	ایضاً	بدر جب آگہی سے ملتا ہے	۶	۲۳۱	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۲۳۱	۶	بدرتویوں سبھی سے ملتا ہے	ایضاً	۹۳۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۰	۷	لفظ مفہوم آشنا ہی نہیں	ایضاً	۹۳۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۰	۸	جذبہ عشق کو فنا بھی نہیں	ایضاً	۹۴۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء	۱۷	۱۴۷	۷	جس سے کی بات اس نے سمجھا کم پہ سمجھایا بہت	ایضاً	۹۴۱
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۱۷۴	۱۳	اس کے ملنے کی جو نہ ہوتی آس	ایضاً	۹۴۲
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۴۱۷ ۴۱۸	۱۳	اس کے ملنے کی جو نہ ہوتی آس	ایضاً	۹۴۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۳۹۷	۵	اندر درد کی ڈھوپ ہے پھیلی، سوکھے کی رت ہر دم ہے	صبا کرام	۹۴۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۴۸	۶	یادِ ماضی مراد مقدّر ہے	ایضاً	۹۴۵
سن	۲۴	۱۹۸	۶	نہ تارے اور نہ حسین چندر ما نکلتا ہے	ایضاً	۹۴۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۵۴۲	۶	اک یقین ہوں، گماں نہیں ہوں میں	صدف فریدی	۹۴۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۵۴۳	۶	یہ کون ہے؟ یہ کس کی صدا آنے لگی ہے	ایضاً	۹۴۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۱۶	۵	کوئی بھی اس سے بڑھ کر ہموا میرا نہیں ہے	صدف صدیق رضی	۹۴۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۴۰۴	۷	ہدف کا تیر و سناں سے نکال دیتے ہیں	ایضاً	۹۵۰

۹۵۱	ایضاً	ازل سے ہمسفر کیا ہیں مقرر تک نہیں ملتے	۶	۴۰۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۵۲	ایضاً	کچھ اور بھی الفاظ و معانی کے علاوہ	۷	۳۷۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۹۵۳	ایضاً	کچھ لفظ حسین اشاروں میں رہ جاتے ہیں	۷	۳۸۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۹۵۴	ایضاً	کچھ اور بھی الفاظ و معانی کے علاوہ	۶	۳۵۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۹۵۵	ایضاً	ہجر کیا ہے اے امام خلق و رحمت دیکھنا	۵	۳۱۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۵۶	ایضاً	صرف دکھ ہی نہیں آشفۃ سری کے یارو	۵	۳۱۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۵۷	ایضاً	دیوانوں کی معلومات سے ڈرتا ہوں	۵	۳۶۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۵۸	ایضاً	کسی نے حال نہ پوچھا تمام بستی میں	۶	۳۶۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۵۹	ایضاً	خاکساری مرا معمول ہے میں اس میں ہوں	۶	۴۷۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۶۰	ایضاً	نہ دشمنوں کو نہ احباب کو شکایت تھی	۶	۴۱۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۶۱	ایضاً	کیا ہم یہ شہر چھوڑ جائیں	۶	۴۱۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۶۲	ایضاً	ہم سمجھے تھے پیار محبت کی دُنیا ہے	۶	۳۴۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء

اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۳۶۷	۵	سرخ زمیں تھایا تہ افلاک ہوتا تھا	ایضاً	۹۶۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۳۵۵	۶	جو بھی کچھ ہے جہاں میں لاموجود	ایضاً	۹۶۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۴۰۳	۶	کوزہ گرتے سو خاک ہو گئے ہیں	ایضاً	۹۶۵
سن	۲۳	۲۰۱	۶	کیا ہے نیا دنیا میں دنیا پہلے سے ہے	ایضاً	۹۶۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۱۴۶	۹	کھڑکی کے ساتھ کھلتا ہے بازار سامنے	ضیاء شبنمی	۹۶۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۰۴	۸	ہونٹوں پہ آہیں دھر گئی اکیسویں صدی	ایضاً	۹۶۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۰۵	۷	بیڈ روم میں کھل جاتے ہیں سب لان کے منظر	ایضاً	۹۶۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۱۳۹	۹	غلط بخشی کا طالب تو نہیں تھا	ایضاً	۹۷۰
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۲	۷	تہائیوں کی دھن نے انہیں قید کر دیا	ایضاً	۹۷۱
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۲	۷	دھیان خواب کی طرح روشن ہوا مکار سے	ایضاً	۹۷۲
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۳۳۲	۶	رخسار گل سے کھیلے، شبنمی نہ کھولنے	ضیاء حسین ضیاء	۹۷۳
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۳۳۲	۶	تر ہتر ہوں گا میں جس سے تو وہ آوازہ ہے	ایضاً	۹۷۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۳۰۴	۷	یہ کار بے ثمر ہے اگر کر لیا تو کیا	طالب انصاری	۹۷۵

۹۷۶	ایضاً	جو آرزو نے اتارے ہیں میری آنکھوں میں	۶	۱۵۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۹۷۷	ایضاً	ہجر میں بے دیدہ خواب حوالہ تھا مرا	۶	۲۰۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۷۸	ایضاً	ہر رنج و غم سے غم ترا ممتاز جان کر	۸	۲۰۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۷۹	ایضاً	مخزن عشق سے خالی تو نہیں آئے ہیں	۷	۲۳۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۹۸۰	ایضاً	آنکھوں میں جس کی سرخی صہبائے عشق ہے	۷	۳۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۸۱	ایضاً	کام بس ایک مرا ہجر مسلسل کر دے	۷	۱۶۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۸۲	ایضاً	کہاں پہ ختم ہوا ہے سفر اجالے کا	۶	۱۵۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۸۳	ایضاً	شکستہ تیر ہوں ٹوٹی کماں میں رہتا ہوں	۷	۱۸۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۸۴	ایضاً	ہمارے حصے میں آئی نہیں ہماری دھوپ	۷	۲۰۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۸۵	ایضاً	کم نہیں ہے جو فصیل شہر سے معیار میں	۶	۲۵۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۹۸۶	طالب جوہری، علامہ	کبھی بات کاٹ کے ہنس دیئے کبھی لب پہ پردہ گرا دیا	۹	۲۷۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۹۸۷	طاہر شیرازی	حد نظر تک دیدہ و دل میں دشت رکھا تھا	۵	۳۲۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۹۸۸	ایضاً	حاملِ لعل و گہرا پنی طرف کھینچ نہ لے	۵	۳۲۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۹۸۹	ایضاً	بس اک پل میں کوئی ذرہ جنوں آثار ہو جائے	۶	۳۱۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۹۰	ایضاً	تصویر اس دل میں تمہاری تھی	۸	۳۱۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۹۱	ایضاً	باتوں باتوں میں دعا کی باتیں	۷	۲۳۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۹۲	طاہر حنفی	وہ بدگمان ہے اپنی ہی خوش گمانی میں	۶	۳۹۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۹۳	ایضاً	روح میں اترتا ہے حرفِ بے مثال اپنا	۶	۳۹۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۹۴	ایضاً	جانے کس آسِ رے پہ رہتا ہوں	۵	۳۹۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۹۵	ظفر اقبال	روئے ہوئے ہو گائے ہوئے ہو	۹	۷۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۹۹۶	ایضاً	نامعلوم میں پڑے ہوئے ہو	۹	۷۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۹۹۷	ایضاً	ٹوٹ پھوٹ ایسی ہے اور ساری لگا تاری میں ہے	۹	۱۰۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۹۹۸	ایضاً	گرداڑتی ہے فلک پر، آئینہ پانی میں ہے	۹	۱۰۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۹۹۹	ایضاً	چھوڑیے اس کو، بُرائی میں کہ اچھائی میں ہے	۹	۱۱۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۲	۱۱۱	۹	رابطہ جتنا بھی اپنے اور بیگانے میں ہے	ایضاً	۱۰۰۰
اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۲	۱۱۲	۹	جدائی میں اپنی قرار انتظار	ایضاً	۱۰۰۱
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۱۳۹	۹	فتور تھا کوئی، سر سے جسے نکال چکا ہوں	ایضاً	۱۰۰۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۹۹	۹	اسی کا نام ہے مرنا تو بے شمار چکا ہوں	ایضاً	۱۰۰۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۰۰	۹	کچھ اہتمام کیا ہے نہ انتظام چکا ہوں	ایضاً	۱۰۰۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۰۰	۹	کہیں خیال گیا ہوں نہ کوئی خواب چکا ہوں	ایضاً	۱۰۰۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۱۳۲، ۱۳۳	۳۶	بندھی ہے بھینس کھونٹے سے نہ کوئی گائے رکھتے ہیں	ایضاً	۱۰۰۶
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۷	۹	اب تو اپنی رہتی ہے سب سے ہی دعا سلام	ایضاً	۱۰۰۷
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۷	۹	سارا سارا دن ہم ہیں، اور یہ پر نام سلام	ایضاً	۱۰۰۸
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۸	۹	سچی بات کہیں، اپنا تو گیا بے کار سلام	ایضاً	۱۰۰۹
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۸	۹	ویسے تو ہم بھیجتے ہیں اُس کو دن رات سلام	ایضاً	۱۰۱۰
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	۲۸۰	۹	بجھے ہی گا یہ ستاروں کا سلسلہ کسی دن	ایضاً	۱۰۱۱

۱۰۱۲	ایضاً	ان دنوں آہی نکلتا ہے کوئی دیدار دن	۹	۲۸۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۱۳	ایضاً	بیاں نہ ہوتے ہوئے بھی بیاں سے دور نہیں	۹	۲۸۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۱۴	ایضاً	ویسے بھی راستے ہی میں پڑتی دکان ہے	۹	۲۸۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۱۵	ایضاً	تھک گیا ہوں چلا نہیں جاتا	۹	۲۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۱۶	ایضاً	مفت کامہاں نہیں جاتا	۹	۲۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۱۷	ایضاً	اس قدر بے خبر نہیں جاتا	۹	۲۳۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۱۸	ایضاً	جیسے تیسے رہ جاتا ہے	۹	۲۳۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۱۹	ایضاً	میں وہ ہو گیا ہوں کہ یہ ہو گیا ہوں	۹	۲۳۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۲۰	ایضاً	زمانے کہ پھر دو بدو ہو گیا ہوں	۹	۲۳۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۲۱	ایضاً	شعر کہنے کا بہانہ ہوا تو	۹	۳۰۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۲۲	ایضاً	دل کی تختی سے مٹایا ہوا تو	۹	۳۰۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۲۳	ایضاً	ساری باتیں میں سر عام بھی کر سکتا تھا	۹	۳۰۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۱۰۲۴	ایضاً	مدت سے کوئی گھات، کوئی بات ہی نہیں	۹	۳۰۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۲۵	ایضاً	بات کرنے کی سہولت بھی نہیں چاہتے ہم	۹	۳۰۴	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۲۶	ایضاً	جتنا بھی سروکار تھا، چھوڑا نہیں میں نے	۹	۳۰۴	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۲۷	ظفر گورکھپوری	پھر اُس نے وعدے کا تیشہ اُچھالا، اچھا لگا	۶	۲۱۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰۲۸	ایضاً	تری ڈگر، تری پہچان سے نکل آؤں	۷	۲۱۴	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰۲۹	ظہیر ظرف	کوئلے جیسی رات کا آزار ہے	۸	۳۷۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۳۰	عارف شفیق	جہاں میں اپنا ہونا بھی طلسماتی لگا مجھ کو	۸	۱۴۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۰۳۱	ایضاً	سچا ہوا احساس تو ہو گئی حدت لفظوں میں	۹	۱۴۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۰۳۲	ایضاً	رازبستی کے جو مجھ پہ کھولتا ہے کون ہے	۸	۱۱۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۰۳۳	ایضاً	کیسا ماتم کیسا رونا مٹی کا	۹	۲۴۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۳۴	ایضاً	جہاں کے اس طلسمی قید خانے سے بہت پہلے	۹	۲۴۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۳۵	ایضاً	دیکھو کے وہ ہم کو روتی ہے	۹	۲۹۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۱۰۳۶	ایضاً	زمین و آسماں بھی ساتھ میرے	۸	۲۹۵	۷-۸	جولائی ۲۰۱۱ء دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۳۷	ایضاً	سک رہے ہیں اندر اندر کیوں یہ میرے حاسد بھی	۷	۳۲۰	۱۱	جولائی ۲۰۱۲ء ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۳۸	ایضاً	مجھے یہ اہل خرد بتائیں کہ یوں ہے کیسے	۸	۳۲۰	۱۱	جولائی ۲۰۱۲ء ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۳۹	ایضاً	یوں بیٹھا ہوں اپنی ذات کے اندر چپ	۷	۴۹۷	۱۳	جنوری ۲۰۱۳ء مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰۴۰	ایضاً	نوکِ قلم سے کاٹ رہا ہوں پسپائی اور خوف	۹	۴۹۷	۱۳	جنوری ۲۰۱۳ء مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰۴۱	ایضاً	دوزخ بھی کیا گمان ہے جنت بھی ہے فریب	۸	۵۰۹	۱۴	اپریل ۲۰۱۳ء جون ۲۰۱۳ء
۱۰۴۲	ایضاً	اندھے عدم وجود کے گرداب سے نکل	۸	۵۰۹	۱۴	اپریل ۲۰۱۳ء جون ۲۰۱۳ء
۱۰۴۳	ایضاً	اُس کی رحمت کے سائبان میں ہوں	۹	۴۷۳	۱۵	جولائی ۲۰۱۳ء ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۴۴	ایضاً	جینے کی خواہش میں ہی مر جاتے ہیں	۹	۴۷۳	۱۵	جولائی ۲۰۱۳ء ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۴۵	ایضاً	خوش رنگ سراہوں کا کفن اوڑھے ہوئے ہے	۸	۴۱۵	۱۶	اکتوبر ۲۰۱۳ء دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۴۶	ایضاً	بعد مدت کے گھر جو آیا ہوں	۹	۴۱۵	۱۶	اکتوبر ۲۰۱۳ء دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۴۷	ایضاً	دوبارہ لوٹ کے پہلی سی زندگی آئے	۹	۳۴۵	۱۷	جنوری ۲۰۱۴ء مارچ ۲۰۱۴ء

۱۰۴۸	ایضاً	قطرہ دریا میں جو سما جائے	۹	۳۳۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰۴۹	ایضاً	ہم جیسے دیوانے تو ہر دم آوارہ پھرتے ہیں	۹	۳۶۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۵۰	ایضاً	کیسا بخشا ہے چہرہ اخباری مجھے	۹	۳۶۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۵۱	ایضاً	فریب جسم و جاں کب تک رہے گا	۹	۳۵۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۵۲	ایضاً	میں غالب کی کچھ ایسے ہمسری کرتا رہا ہوں	۹	۳۵۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۵۳	ایضاً	لبی مسافت کا ٹرہی ہے شام ہے سر پر	۸	۳۷۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۵۴	ایضاً	سمجھ کے بوجھ مجھے زندگی گزارتی ہے	۹	۳۷۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۵۵	ایضاً	ہر اک چہرے کو تکتا تھا اک پاگل دیوانہ	۹	۳۳۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۰۵۶	ایضاً	ٹھہر گیا ہوں میں رستے میں تو چلے ہیں سب	۸	۳۳۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۰۵۷	ایضاً	لبو سے حرف سیدہ کو اُجالتا ہوں میں	۹	۲۳۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۵۸	ایضاً	کبھی ہے نشہ آوارگی سفر میں ہوں	۹	۲۳۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۵۹	ایضاً	مختلف ہے ہر قصہ اس جہانِ فانی کا	۹	۲۰۲	۲۳	سن
۱۰۶۰	ایضاً	لا لاکھیت کی گلیوں میں ہی سچ پہ چلنا سیکھا تھا	۹	۲۰۲	۲۳	سن

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۲۰	۷	جانے کے سال کی مسافت بعد	عامر سہیل	۱۰۶۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۲۰	۸	وجود جوک سنائے لہو سے خالی ہے	ایضاً	۱۰۶۲
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۳۳۶	۱۰	ابھی آتے ہیں صحرائے ہوئے ہم	ایضاً	۱۰۶۳
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۳۳۶	۶	نئے ملک بننے لگے تو جہازوں میں کافور آیا	ایضاً	۱۰۶۴
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۷۸	۱۱	زمینی رزق ہے عامر، گزارا خاک پر ہے	ایضاً	۱۰۶۵
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۷۸	۷	شراب کی بوند نے پپوٹوں کو ڈھک دیا تو	ایضاً	۱۰۶۶
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۴۱۹	۸	یہ گل آویزگی کس دشت میں ہے	ایضاً	۱۰۶۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۴۱۹	۷	لہو پر بیسوا کی چال کا بہتان کیوں ہے	ایضاً	۱۰۶۸
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۱۹۰	۷	بکھرے ہوئے اک جسم پہ سینے کی چکا چوند	ایضاً	۱۰۶۹
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۲۵۶	۸	بہت گلپوش ہے جھرنادا کا	ایضاً	۱۰۷۰
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۲۵۶	۹	افغان بھرے، بازاروں میں	ایضاً	۱۰۷۱
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۳۳۳	۶	قربتوں کی سرحدوں پر رسمیہ لکھا ہوا	عادل حیات	۱۰۷۲

۱۰۷۳	ایضاً	سفر کروں تو کبھی راستہ نہیں دیتا	۵	۳۳۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۷۴	عابد کاظمی	زخمی زخمی اندر میرا	۵	۳۲۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۷۵	ایضاً	قطرہ قطرہ پکھلا ہوں	۵	۳۲۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۷۶	عبدالاحد سآز	جیسے کوئی دائرہ تکمیل پر ہے	۶	۳۲۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۷۷	ایضاً	ذرا آنکھ اٹھی، لب بلبے، کھو گئے	۶	۳۲۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۷۸	عبدالشکور آسی	حق مرا مجھ کو مرے یا نہیں دیتے ہیں	۵	۵۱۹	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۷۹	ایضاً	ہجر کا آزار ہوگا تو پتا چل جائے گا	۷	۴۹۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸۰	ایضاً	سنگ انسان کی تقدیر بنانے سے رہے	۷	۴۷۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۸۱	ایضاً	شیشہ دل کی پذیرائی کو پتھر چاہیے	۶	۴۷۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۸۲	عبدالقدیر مرزا	چنوا یا ہوا خواب ہی دیوار سے نکلے	۵	۴۸۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸۳	ایضاً	سبھی جواہل ہنر تھے وہ بے شرم ٹھہرے	۹	۴۸۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸۴	ایضاً	ترا یہ حسن یہ تیرا جمال ششے کا	۵	۴۹۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۰۸۵	ایضاً	عشق کو یہ مقام کافی ہے	۶	۴۹۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸۶	عباس علی شاہ ثاقب	سنو ہم نشینو! صلے تم وفا کے	۴	۴۹۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸۷	ایضاً	غزل گوئی نثری عبارت نہیں ہے	۵	۴۹۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸۸	عباس رضوی	سورج لمحے بھر میں خاک نہیں ہو سکتا	۶	۱۹۶	۲۴	سن
۱۰۸۹	ایضاً	دلوں میں خواہش دستار ہی نہیں رکھتے	۶	۱۹۶	۳۴	سن
۱۰۹۰	عبدالحمید خان عابد	نہ ہو بہار خیال بہار کرنے دو	۵	۵۴۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹۱	ایضاً	زہر ہے یا شراب ہے ساقی	۵	۵۴۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹۲	عتیق احمد جیلانی	کاش! ممکن ہو اپنی طرف کی خبر کوئی پانی ہمیں	۸	۳۸۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۹۳	ایضاً	کب تیری طرف بادِ وفا لے گئی ہم کو	۵	۴۲۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰۹۴	ایضاً	ضرورت سے زیادہ دیکھتا ہوں	۱۳	۴۵۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹۵	ایضاً	یوں پھیلا وہ صحرا مجھ میں	۱۲	۴۵۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹۶	ایضاً	یہ میں دریا میں اُتر اہوں	۱۱	۴۵۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹۷	عدنان بشیر	عقب نما آئینوں پہ رہیے نگاہ رکھے	۵	۴۰۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۱۰۹۸	ایضاً	جنوں کی قید میں رہیں گے خوار، یار کے لیے	۷	۳۰۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۰۹۹	ایضاً	پہاڑ سینہ سپر تھے سپاہ با د آئی	۶	۲۲۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۰۰	ایضاً	سر کے بالوں سے اور پاؤں کے ناشنوں سے پکڑ کے مجھے	۷	۲۲۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۰۱	عزیز احسن	مسلسل درد کی آغوش وا ہے	۸	۳۶۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۰۲	ایضاً	محبت دل سے دل کی گفتگو ہے	۹	۳۶۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۰۳	عطاء الرحمن قاضی	سلگ رہا ہے جو لو بان خالی کرے میں	۷	۳۳۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۱۰۴	ایضاً	سلگ رہا ہے جو لو بان خالی کرے میں	۷	۳۸۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۰۵	ایضاً	دوریوں میں جگمگاتا کہکشی در د تھا	۹	۳۸۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۰۶	ایضاً	چراغِ رقص میں تھے، داستاں پہ جو بن تھا	۵	۳۵۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۰۷	ایضاً	دکھا کے آئینہ نقشِ ناتمام مجھے	۵	۳۵۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۰۸	ایضاً	اپنے ہونے کے کچھ آثار بنانے کے لیے	۷	۲۳۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۰۹	ایضاً	محببتوں کا تسلسل دلوں میں رکھ لینا	۷	۲۳۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۱۱۰	ایضاً	عدم سے کوزہ گراں خواب کھینچ لاتے ہیں	۹	۲۱۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۱۱	ایضاً	اسیر لحوہ تشکیک ہے ادھر مت آ	۷	۳۹۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۱۲	ایضاً	طلسم شب سے بہت بے خبر چلے آئے	۷	۳۹۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۱۳	ایضاً	طلسم شب سے بہت بے خبر چلے آئے	۷	۵۱۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۱۴	ایضاً	کسے دماغ کے الجھے طلسم ذات کے ساتھ	۱۵	۵۱۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۱۵	ایضاً	ہوا کے تیر چلے، آسمان کمان ہوا	۷	۴۷۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۱۶	ایضاً	دلِ وحشی کسی دیوار تک آپہنچا ہے	۱۰	۴۷۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۱۷	ایضاً	توڑ ہی دی ترے وحشی نے ہوا کی زنجیر	۱۱	۴۸۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۱۸	ایضاً	میری آنکھوں میں، یہ شکوہ ہے کہ حیرت کم ہے	۱۰	۳۷۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۱۹	ایضاً	اس لئے کھینچتا ہوں دامنِ صحرا مجھ کو	۱۵	۴۶۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۲۰	ایضاً	توڑ ہی دی ترے وحشی نے ہوا کی زنجیر	۱۱	۴۶۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۲۱	ایضاً	دیکھ لوں اپنے سرہانے اُسے بیٹھا ہوا میں	۱۴	۱۹۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۱۲۲	ایضاً	قرمزی شام کے اسرار مہاوت پہ گرے	۹	۱۹۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۱۲۳	ایضاً	لہو میں جاگتی حیرت کا سلسلہ ٹوٹا	۶	۳۶۶	۲۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۲۴	ایضاً	جمع تھے، ہجر کی دہلیز پہ ڈھلتے سائے	۷	۳۶۶	۲۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۲۵	ایضاً	اندر سے شب و روز وہ باہر کا اُلجھنا	۵	۲۰۸	۲۴	سن
۱۱۲۶	ایضاً	یہ ہم جو درد کو خوشبو میں ڈھالتے ہیں میاں	۵	۲۰۸	۲۴	سن
۱۱۲۷	عقیل ملک	اک طرف وحشت دل ایک طرف غازہ غم	۵	۳۲۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۲۸	ایضاً	کھائے جاتی تھی مری وحشت یکتائی مجھے	۵	۳۲۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۲۹	علیم اللہ حالی	نفس کی راہ میں، سانسوں کے کاروبار میں تھا	۸	۲۹۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۱۳۰	ایضاً	کبھی سائے، کبھی خوشبو، کبھی تاروں سے کہتے ہیں	۷	۱۳۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۳۱	ایضاً	مجھے چھپا ہوا قصر جہاں میں رہنا تھا	۷	۱۳۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۳۲	علی عارف	یہ قصہ صبح کی تحویل میں آنا ضروری ہے	۶	۳۱۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۳۳	علی زبیر	کہاں کسی کے بچانے سے بچ سکا ہوں میں	۷	۲۳۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۳۴	علاؤ الدین ہمد خانزادہ	شور میں دھماکوں کے خامشی کا ماتم ہے	۱۳	۳۷۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۱۱۳۵	عماد اظہر	آخری عہد کیا اور خدا نے کیا تھا	۵	۳۱۲	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۱۳۶	عمران عاصمی	کسے خبر تھی شرارہ مثال ہوتے ہوئے	۵	۳۱۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۳۷	ایضاً	عشق آزار! آگیا تو بھی	۸	۳۱۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۳۸	ایضاً	مرا تمام سفر ایسا چلا گیا ہے	۸	۳۹۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۳۹	ایضاً	یہی نہیں فقط اغیار جھوٹ بولتے ہیں	۸	۳۹۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۴۰	ایضاً	جتنے پانی میں کوئی ڈوب کے مر سکتا ہے	۸	۲۳۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۴۱	ایضاً	شعر کار اسے تشہیر تک آپہنچا ہے	۸	۲۳۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۴۲	ایضاً	عکس تالاب کے پانی میں نہیں بھی ہوتے	۷	۳۲۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۴۳	ایضاً	میں اپنی خاک سے جب آسنے بنانے لگا	۸	۳۲۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۴۴	عمران ہاشمی	رُسوانہ کیا ہم نے محبت کے ہنر کو	۴	۴۸۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۴۵	ایضاً	رُسوانہ کیا ہم نے محبت کے ہنر کو	۴	۴۹۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۴۶	عمران فائق	فُراتِ عشق میں اترے، قبا اپنی اُتاری ہے	۶	۴۸۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۴۹۱	۷	ہیں بارشیں اور مکاں شکستہ	ایضاً	۱۱۴۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۵۳۳	۶	ہیں بارشیں اور مکاں شکستہ	ایضاً	۱۱۴۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۴۰۲	۶	ہیں بارشیں اور مکاں شکستہ	ایضاً	۱۱۴۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۲۱	۵	مری آنکھوں میں منظر ڈھل رہا ہے	عزیزین صلاح الدین	۱۱۵۰
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۲۱	۵	کیوں امبر کی پہنائی میں چپ کی راہ ٹٹولیں	ایضاً	۱۱۵۱
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۷۵	۷	آپ سے ہم جدا نہیں رہتے	غالب احمد	۱۱۵۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۱۳۷	۱۰	من ہنچی نیا آنکھیں	ایضاً	۱۱۵۳
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۱۸۵	۷	گہرائی الگ لہروں کا پھیلاؤ الگ ہے!	غالب عرفان	۱۱۵۴
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۱۸۵	۷	عکس کی کہانی کا اقتباس ہم ہی تھے	ایضاً	۱۱۵۵
سن	۲۴	۲۰۶	۶	وہ جہاں بھی تھا وہیں محصور تھا	ایضاً	۱۱۵۶
سن	۲۴	۲۰۶	۶	فطرت کے رنگ و روپ کا جب خون ہو گیا	ایضاً	۱۱۵۷
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۳۰۰	۵	اک حلقہ زنجیر الم توڑ کے نکلا	غلام حسین ساجد	۱۱۵۸
اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۲	۳۱۲	۱۰	یہی نیند ہے اور یہی خواب تھا	ایضاً	۱۱۵۹

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۱۲۸	۶	جل رہا ہے چراغِ عشق کہیں	ایضاً	۱۱۶۰
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۱۲۸	۷	عجالت میں چلا آؤں کہ تاخیر سے آؤں	ایضاً	۱۱۶۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۱۱	۷	اندھیرا اڈھتے ہی بے کلی بڑھنے لگی ہے	ایضاً	۱۱۶۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۱۱۱	۱۰	زبانِ خلق بنے گی اگر زبانِ خواب	ایضاً	۱۱۶۳
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۲۰، ۲۱۹	۱۳	صبح کرنے کو، شام کرنے کو	ایضاً	۱۱۶۴
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۳۱۴	۸	ان کے در پر جو گلاب آتے ہیں	ایضاً	۱۱۶۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۴۲۶	۹	قدم ہمکنے ہوئے بادلوں پہ دھرتا ہوں	ایضاً	۱۱۶۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۴۲۶	۶	تالیوں کے ساتھ گہری نیند میں بھتی تھی دَف	ایضاً	۱۱۶۷
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۱۸۸	۶	لب پہ گریہ ہے نہ مری آنکھ میں آنسو میاں	ایضاً	۱۱۶۸
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۱۸۸	۶	چراغ ہو نہیں پائیں گے مستجاب مرے	ایضاً	۱۱۶۹
سن	۲۴	۱۹۷	۱۵	در در جب جب قدم بڑھائے گا	ایضاً	۱۱۷۰
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۱۸۹	۶	اپنی پلکوں کی پناہوں میں چھپا بیٹھا ہوں	غلام علی وفا	۱۱۷۱
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۱۹۰	۷	سحر دیکھو کئی شب کس طرح اے یار مت دیکھو	ایضاً	۱۱۷۲

۱۱۷۳	فرح اظہار	دعا سلام کا مطلب کلام تھوڑی ہی ہے	۷	۵۳۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۷۴	ایضاً	جاں سے اپنی گزر گیا ہوتا	۶	۵۳۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۷۵	فیاض تحسین	ہم نے اور اک کام چھوڑ دیا	۶	۲۱۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۷۶	ایضاً	وجود ہے تو قفس میں ضرور آئے گا	۵	۲۱۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۷۷	ایضاً	مل کے دیوانے لگے خاک اڑانے باہر	۶	۲۳۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۷۸	ایضاً	فریب عالمِ امکان میں ہوں گھر ابیٹھا	۷	۲۳۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۷۹	ایضاً	شعر سولی پہ کیوں لٹک گئے ہو	۹	۲۳۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۸۰	ایضاً	تماشا پھر سر بازار کرنا	۸	۲۳۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۸۱	ایضاً	کبھی یادِ خدا کبھی عشقِ بٹیاں یونہی ہی ساری عمر گنوا بیٹھا	۶	۲۳۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۸۲	ایضاً	آئینہ صفت ہوں کبھی آئینہ نما ہوں	۶	۲۷۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۸۳	ایضاً	یوں میں نہ در بدر گیا ہوتا	۱۱	۲۸۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۸۴	فیصل عجمی	عداوتوں میں جو خلقِ خدا لگی ہوئی ہے	۶	۱۴۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۱۱۸۵	ایضاً	مشورہ سمندر سے بار بار کرنا کیا	۶	۱۳۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۱۸۶	فیصل راؤ	عذاب انتظار جانتا ہوں میں	۵	۳۹۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۸۷	فیض عالم باہر	کہیں اُڑے ہی نہ جائے یہ کائناتِ دل	۸	۱۵۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۱۸۸	ایضاً	روزِ حسنِ چشمِ بار کھلا	۷	۱۵۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۱۸۹	ایضاً	وہ مجھے چھوڑ کے ہر بار چلا جاتا ہے	۸	۳۰۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۹۰	ایضاً	پہلے تو اپنے آپ کو تم سا بناؤں گا	۸	۳۰۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۱۹۱	ایضاً	روشن دیے میں خواب کی تعبیر دیکھنا	۹	۳۳۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۱۹۲	ایضاً	قریب اپنے بلائے کہ میں بھی زندہ ہوں	۷	۳۹۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۹۳	ایضاً	سُن میرے یار! میں اگر اپنی پہ آ گیا	۷	۳۳۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۹۴	ایضاً	میں اُسے بھولوں گا باہر؟ ہاں کبھی بھولے گاؤ	۹	۳۴۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۹۵	ایضاً	ایک تھارا جسے شیخ دانا سمجھا	۷	۳۴۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۹۶	ایضاً	اُلٹا تیرا چال چلن ہے چال چلن سے باہر آ	۹	۳۴۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۱۱۹۷	ایضاً	دنیا وہی فتنے وہی کچھ بھی یہاں بدلا نہیں	۱۴	۵۰۴	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۹۸	ایضاً	لاکھ بہکائے یہ دنیا، ہو گیا تو ہو گیا	۷	۵۱۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۹۹	ایضاً	معمولی، بے کار سمجھنے والے مجھ سے دور رہیں	۸	۵۱۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۰۰	ایضاً	دشمتِ جاں میں زور سے نعرہ لگا تکمیل کا	۹	۴۹۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۰۱	ایضاً	خوابِ دیرینہ وہی، حسرتِ تعبیر وہی	۸	۴۹۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۰۲	ایضاً	کل اُس درخت تلے آنکھ کیا لگی اُستاد	۹	۲۱۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۰۳	فہیم شناس کاظمی	خاک پر خاک کے حصار میں رہ	۷	۳۸۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۰۴	ایضاً	چار سُو ہونے کا نشہ اور میں	۶	۳۸۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۰۵	قاسم جلال، سید، ڈاکٹر	روحِ خلوص گر نہ ہو، سب ہیں زبوں خیالوں	۵	۳۲۴	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۰۶	ایضاً	چمن سے تو بہاروں کی گل افشانی نہیں جاتی	۱۰	۳۲۴	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۰۷	قاضی حبیب الرحمن	زماں زماں ستم ناگہاں کی زد میں ہے	۷	۲۴۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۰۸	ایضاً	خاموش مناظر کی خبر آتی ہے	۱۵	۲۲۰، ۲۲۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۲۲۰	۱۱	تلاشِ ذات میں اپنا نشان نہیں ملتا	ایضاً	۱۲۰۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۲۲۵	۱۱	جب دیکھیے۔ آئینے کو حیرانی بہت ہے	ایضاً	۱۲۱۰
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۲۶۴	۱۱	ترکِ الفت کا کچھ خیال بھی ہے	ایضاً	۱۲۱۱
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۷۲	۲۳	دور تک کوئی وہم ہے نہ یقین	ایضاً	۱۲۱۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۷۳	۱۱	بہ جرم بے گنہی (کون پوچھتا مجھ کو!)	ایضاً	۱۲۱۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۷۴	۹	یوں ترے عشق میں پھرتا ہے خیال آوارہ	ایضاً	۱۲۱۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۶	۱۳	ہرگز بہ طرزِ عجز۔۔۔ سر اذعا نہیں	ایضاً	۱۲۱۵
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۳۶	۷	دھبِ امکانِ رہگزر میں ہے	ایضاً	۱۲۱۶
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۱۷۱ ۱۷۸	۱۰۳	لہریں۔۔۔۔۔ بہتے پانی میں!	ایضاً	۱۲۱۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء	۱۹	۲۸۱	۱۳	ہرگز بہ طرزِ عجز۔۔۔ سر اذعا نہیں	ایضاً	۱۲۱۸
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۱۸۷	۵	یوں ترے عشق میں پھرتا ہے خیال آوارہ	ایضاً	۱۲۱۹
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۲۳۳	۹	یوں ترے عشق میں پھرتا ہے خیال آوارہ	ایضاً	۱۲۲۰

۱۲۲۱	ایضاً	وقت اس طرح سے جینے کی سزا دیتا ہے	۹	۲۳۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۲۲	ایضاً	دشت ہوئے شام میں رقص غزال دیکھنا	۹	۱۹۹	۲۳	سن
۱۲۲۳	ایضاً	آسمان رکھ پاؤں کے نیچے، زمیں سر پہ اٹھا	۹	۱۹۹	۲۳	سن
۱۲۲۴	قاضی ظفر اقبال	زباں یا سود ہو اس میں کسی کا	۱۱	۳۱۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۲۵	ایضاً	میں دل میں رہا درد کا انبار بنانا	۹	۳۱۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۲۶	ایضاً	ہم خاک بسر کو خاک پہنیں کہ اتاریں	۷	۲۳۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۲۷	ایضاً	شام ہجراں کہ تھے مزے کیا کیا	۱۲	۲۳۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۲۸	ایضاً	جسم ہوں اور وہ جاں ہو جیسے	۸	۱۶۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۲۹	ایضاً	مطر با چھیڑنا افسانہ دل	۹	۲۳۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۳۰	قدسیہ ندیم لالی	کانوں نے کیا سنا تھا پتہ ہی نہیں چلا	۷	۴۱۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲۳۱	ایضاً	اگرچہ پھول مرجھا گیا ہے	۷	۴۱۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲۳۲	قندیل	دل میں اک درد سا اٹھا ہے	۷	۴۳۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۳۳	ایضاً	مری حیات میں اک آگ سی لگا دی ہے	۶	۴۳۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۲۳۴	قیوم طاہر	تمہارے دکھ میں کوئی اور دکھ میں حل نہیں کرتا	۶	۳۱۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۳۵	قیصر مسعود	مقام بے نشاں تک آ گیا ہوں	۶	۱۲۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۳۶	ایضاً	ہر آن اسی صورتِ حالات میں چلنا	۴	۱۲۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۳۷	ایضاً	جیسا نظر آتا ہوں حقیقت میں نہیں ہوں	۸	۳۳۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲۳۸	ایضاً	صبح کی ساری علامات کو روکا ہوا ہے	۷	۳۳۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲۳۹	قیصر منور	انگڑائیاں لیتی ہوئی بستر سے اٹھی ہے	۶	۲۳۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۲۴۰	قیصر نجفی، پروفیسر	پھولوں نے کانٹوں سے دامن بھریا	۶	۲۰۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۴۱	ایضاً	کوئی تو جرات اظہار بھی کرے گا	۶	۲۰۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۴۲	ایضاً	کبھی خوشی میں کبھی غم میں ڈوب کر روئے	۶	۳۲۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۴۳	ایضاً	خواب بھی دیکھنا پھر خواب سے ڈر جانا بھی	۶	۳۲۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۴۴	کاوش عباسی	مجھے اتنا ضبط و قرار کب کہ تیرے بغیر گزر کروں	۵	۳۱۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۴۵	ایضاً	جہاں بھر کو خفا کرنا پڑے گا	۶	۳۶۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء

۱۲۴۶	ایضاً	سوچ کے جب تانے بانے جاگتے	۸	۳۶۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۲۴۷	ایضاً	گھر کی شادابی میں اب بند ہے ویرانہ ایک	۵	۱۸۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۴۸	ایضاً	ہے دل میں محبت تو بہت سب کو یقین ہے	۶	۱۸۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۴۹	ایضاً	شب و روز اک جدائی، مرے دل جو یسی ہے	۸	۲۵۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۵۰	ایضاً	اُداسی کی اک لہر چلتی ہے	۷	۲۵۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۵۱	کاظم حسین، سید	اک حقیقت سراب کیسے ہو	۱۳	۴۹۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۵۲	ایضاً	جانتے ہو کہ کیا حقیقت ہے	۱۰	۴۹۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۵۳	کائنات احمد	آئینوں سے بنا دیا مجھ کو	۶	۴۸۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۲۵۴	ایضاً	عشق کیا ہے! رائیگانی اور بس	۵	۴۸۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۲۵۵	ایضاً	وہ سلسلہ ہجر کا ابہام کیا ہوا	۴	۴۸۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۲۵۶	ایضاً	میرے ہاتھوں ہمک رہے ہیں گلاب	۵	۴۸۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۲۵۷	کاشف حسین غائر	لذت آوارگی جاتی رہی	۸	۲۱۰	۲۳	سن
۱۲۵۸	ایضاً	کچھ دنوں ہی بے دلی دیوار تھی	۷	۲۱۰	۲۳	سن

۱۲۵۹	کرامت بخاری	کس جگہ پہلے آئے	۷	۱۵۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۶۰	ایضاً	گو بظاہر گماں نہیں ہوتا	۶	۱۵۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۶۱	ایضاً	مست الست غزالوں کی	۶	۲۹۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۶۲	ایضاً	ظلم بھرے کردار پہ خاک	۷	۲۹۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۶۳	ایضاً	کیا بتاؤں کے کب نہیں آتا	۷	۲۵۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۲۶۴	ایضاً	دریا میں ہے تیز بہاؤ	۷	۲۵۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۲۶۵	ایضاً	یہ حرف کنایہ نہ اشارہ دل کا	۵	۳۲۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۶۶	ایضاً	آپ جب میرے قریں ہوتے ہیں	۶	۳۲۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۶۷	ایضاً	انصاف جو نادر کے گھر تک نہیں پہنچا	۶	۵۰۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۶۸	ایضاً	جس شجر پہ ثمر نہیں ہوتا	۸	۵۰۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۶۹	ایضاً	تیرا اُس نے کمان میں رکھا	۷	۲۳۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۷۰	ایضاً	سیر گلشن کو جہاں میرا ضم جاتا ہے	۶	۲۳۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۲۷۱	ایضاً	محبت کا محل سمار کرنا	۷	۱۵۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۷۲	ایضاً	آنسوؤں سے اُجال رکھا ہے	۷	۱۵۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۷۳		انساں کی کہانی ہوں	۷	۳۶۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۷۴	ایضاً	محبت کا محل سمار کرنا	۷	۳۶۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۷۵	کرشن کما رطور	نہ ہی وہ آنکھ نہ وہ پیر ہن ہوا سبز	۷	۱۳۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲۷۶	ایضاً	اس دہر میں رب بنا ہوا ہے	۷	۱۳۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲۷۷	ایضاً	موجود ہیں سارے اک نہیں پر	۷	۱۷۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۷۸	ایضاً	کرے ہے زیست کو دشوار ہونا	۷	۱۷۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۷۹	ایضاً	وہ چہرے جو کہ ستارہ جہیں نہیں ہوتے	۷	۱۸۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۸۰	ایضاً	موج بود و بود بھی کم تھی	۷	۱۸۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۸۱	ایضاً	کبھی ہم کو حسینوں کی ادا معلوم ہوتی ہے	۵	۲۸۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۸۲	ایضاً	لحظہ لحظہ عتاب کی رمز	۷	۲۳۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۱۲۸۳	ایضاً	موجود ہیں سارے اک نہیں پر	۷	۲۳۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۸۴	کیف انصاری	ہم درد کے مارے ہیں بہت تنگ ہوا میں	۵	۲۸۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۸۵	ایضاً	اپنے اشکوں سے ہمیں ہر چند رسوائی ملی	۶	۲۸۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۸۶	گلشن کھنہ	روشن کیے ہوئے چراغ خودی کو ہم	۶	۱۶۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۸۷	ایضاً	تھرکتے لب پہ میں اک داستاں ہوں	۶	۱۶۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۸۸	ایضاً	کچھ نہ کوئی کر سکا آنکھوں میں پانی دیکھ کر	۶	۲۸۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۸۹	لیاقت علی عاصم	جو کچھ ہوا ہوا کہ محبت بلا کی تھی	۷	۱۳۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۹۰	ایضاً	کہاں کارم کہ وہ ایسی سپردگی سے ملا	۶	۱۳۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۹۱	ایضاً	ڈال دے حرمت وصال پہ خاک	۷	۱۳۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۹۲	ایضاً	دل مانتا نہیں کہ حقیقت نہیں تھی وہ	۵	۱۳۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۹۳	ایضاً	چاندی سا بدن لے کے کہاں چاند چلا ہے	۷	۲۰۵	۲۳	سن
۱۲۹۴	ایضاً	درد دل کے سوا کوئی نہیں ہے	۷	۲۰۵	۲۳	سن
۱۲۹۵	لیاقت جعفری، ڈاکٹر	شکں آلود جبین سے میرا سجدہ روشن	۷	۳۲۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۱۲۹۶	ماہ نور خانزادہ	ہمیں یہ سلسلہ مہنگا پڑا ہے	۷	۳۳۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۹۷	ایضاً	محبت روٹھ جائے گی قسم لے لو	۷	۳۳۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۹۸	ماجد صدیقی	کم اوقات بھی زور و آور سے اکڑ سکتا ہے	۵	۲۵۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۹۹	مبشر سعید	دل کی دنیا پہ حکومت ہے پرانی دل کی	۶	۳۳۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۰۰	ایضاً	عشق والوں کا طرفدار کیے جاتا ہے	۸	۳۳۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۰۱	ایضاً	تیری آنکھوں میں رت جگا تو نہیں	۷	۳۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۰۲	ایضاً	عشق کرتا کہ ترے ہجر سے نفرت کرتا	۵	۳۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۰۳	محسن شکیل	دریا پار گئے تو نکلا جیون کس محشر سے؟	۶	۳۰۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۳۰۴	محسن اسرار	دوست وہ بن کہ بہت پیار کیا جائے جیسے	۱۰	۱۵۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۰۵	ایضاً	جس دن مجھ کو ہوش میں آنا آجائے گا	۸	۱۱۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۰۶	ایضاً	میں نے دل سینے میں رکھنا چھوڑ دیا ہے	۸	۱۱۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۰۷	ایضاً	اپنی سولی اپنا دار بنا لیتا ہوں	۹	۴۰۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۱۳۰۸	ایضاً	واقعی جتنے ہوئے	۱۱	۴۰۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۳۰۹	ایضاً	میں عشق کی وادی میں تنہا نہیں جاسکتا	۹	۳۳۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۱۰	ایضاً	توازن برقراری کی ضمانت چاہتا ہے	۹	۳۳۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۱۱	ایضاً	انت کا حسن کوئی انت میں جا کر دیکھے	۹	۳۱۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۱۲	ایضاً	ایک اُن ہونی کو ہونے میں ملا رکھا ہے	۱۰	۳۱۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۱۳	ایضاً	کوئی وحشت مرے اندر سرایت کر رہی ہے	۹	۴۲۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۱۴	ایضاً	”نہیں ہونے“ کو ہم تسخیر کرنا چاہتے ہیں	۹	۴۳۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۱۵	ایضاً	خواب کو صورتِ حال بنا جاتا ہے	۹	۴۶۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۱۶	ایضاً	دوریوں میں قرابتوں کا مزہ	۹	۴۶۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۱۷	محسن جاوید	اُجلی اُجلی سوچوں کا سامان بھی ہے	۵	۵۱۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۱۸	ایضاً	لہلہاتی خاک کا مژدہ تور عنائی میں ہے	۵	۵۱۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۱۹	ایضاً	عکس تھا دیوار کا در سے الگ	۵	۴۹۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۲۰	ایضاً	وقت کے ضابطے میں رہتا ہے	۵	۴۹۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۲۱	محسن سلیم	دل پراتا بار ہے سائیں	۷	۴۷۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۲۲	ایضاً	اپنی کہانی میں مرا کردار سوچتے	۷	۴۷۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۲۳	محمد امین، ڈاکٹر	کس لیے مہر بہ لب اہل دعا بیٹھے ہیں	۶	۱۱۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۲۴	ایضاً	یہ عدل ہے کہ یہ احسان زدو کد کیا ہے	۸	۱۱۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۲۵	ایضاً	یہ عدل ہے کہ یہ احسان زدو کد کیا ہے	۸	۴۰۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۳۲۶	ایضاً	جب اپنے شہر میں آؤ ملا کرو تو سہی	۵	۴۰۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۳۲۷	ایضاً	دنیا ہے طلسمات کا خوش رنگ تماشا دل غمگین	۵	۲۹۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۲۸	ایضاً	کیوں چپ سی لگی تم کو ذرا بات کرو تو	۶	۲۹۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۲۹	ایضاً	یہ کیسا دور ہے رزق حلال مشکل ہے	۶	۲۲۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۳۰	محمد شہباز اکمل	پھر کسی خار مغیلاں کی کہانی ہو گئے	۸	۳۹۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۳۱	ایضاً	باشوں کی آگ سے برگِ سمن جلنے لگا	۷	۳۷۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۴۰	۶	صحابِ جستجو چھایا ہوا ہے سو بہ سو کب سے	ایضاً	۱۳۳۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۲۳	۱۰	فلک اور چاند سورج سن رسیدہ	ایضاً	۱۳۳۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۲۳	۷	پھر سے خیالات بدل سکتے تھے	ایضاً	۱۳۳۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۰۹	۷	زمین سے اوپر، بلندیوں میں فلک پہ اپنا مقام کر لے	ایضاً	۱۳۳۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۰۹	۹	میرے اندازِ خطابت میں وہ تاثیر کہاں	ایضاً	۱۳۳۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۴۸۳	۹	سوچنا تھا کبھی مجال ہمیں	ایضاً	۱۳۳۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۴۸۳	۶	سکوتِ فن نہیں توڑا، زباں دانی کو ترسو گے	ایضاً	۱۳۳۸
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۴۶۹	۷	نہ فخر ذات کے اندر سنبھال آئینہ	ایضاً	۱۳۳۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۴۶۹	۷	مری تھکن کے باب میں نیا سوال آگیا	ایضاً	۱۳۴۰
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۴۸۵	۷	بجا کہ شاہ زادہ بھی نہیں تھا	ایضاً	۱۳۴۱
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۴۸۵	۶	اک کائناتِ خاک مٹانے کی واردات	ایضاً	۱۳۴۲
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۴۶	۹	رنگوں کا حال زانا ہے	محمد علوی	۱۳۴۳

۱۳۳۴	ایضاً	سورج نکل رہا ہے	۷	۳۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۳۵	ایضاً	حال سنانا ہے اپنا	۹	۲۱۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۳۶	ایضاً	رنگوں کا روپ زنانا ہے	۹	۲۱۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۳۷	محمد افتخار شفیق	کوئی راستہ مجھے باخبر نہیں کر رہا	۵	۳۵۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۳۸	ایضاً	یوں لگا تو مری آنکھوں میں اتر آیا ہے	۵	۳۵۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۳۹	محمود شیرازی	ہاتھ تلوار تھے کشکول بنائے گئے کیوں	۶	۳۷۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۵۰	ایضاً	جس نے انکار کے سورج سے وفاداری کی	۶	۳۲۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۵۱	ایضاً	کر بلا سانس ہے سینے میں سما یا ہوا ہے	۵	۳۲۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۵۲	محمد خالد	کیا یہی وہ منظر ہے جو نظر میں آتا ہے	۹	۲۳۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۵۳	ایضاً	شعلہ سامرے دل میں لپکا ہوا رہتا ہے	۷	۲۳۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۵۴	ایضاً	ہم شعر سناتے ہیں، مفہوم تمہارا ہے	۷	۵۱۰	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۵۵	ایضاً	مہجور کوئی بات دلیرانہ لکھے گا	۹	۵۱۰	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۱۱	۷	غزل اپنی روایت ہے، غزل تہذیب سے ہوگی	ایضاً	۱۳۵۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۴۸۲	۶	کمال کیساتھ، ذات کا آئینہ بنا تھا	محمد مشتاق آثم	۱۳۵۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۴۸۲	۱۰	جو کشتِ جاں پہ ہے بدلی سی ایک چھائی ہوئی	ایضاً	۱۳۵۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۳۷۷	۸	یاد کا دیپ جلا شام میں دھیرے دھیرے	ایضاً	۱۳۵۹
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۳۷۷	۶	اس کا اک ہاتھ ہمیشہ میرے شانے پہ رہا	ایضاً	۱۳۶۰
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۹۸	۷	ایک فکرِ ماہِ آل کا پابند	ایضاً	۱۳۶۱
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۴۳۲	۷	عزت کا نہیں کوئی معیار سلامت	ایضاً	۱۳۶۲
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۴۳۲	۷	تمنا کی حدِ پوشاک پر رکھا ہوا تھا	ایضاً	۱۳۶۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۴۹۱	۷	ہر قدم پاؤں کی زنجیر ہوا کرتے تھے	محمد ندیم صادق نامی	۱۳۶۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۲۸	۹	کسی دربار میں بچے ہی نہیں	محمود شام	۱۳۶۵
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۲۹	۷	چاندنی ہے، غبار ہے، کیا ہے	ایضاً	۱۳۶۶
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۲۹	۷	جہان میرا نہیں ہست و بود تک محدود	ایضاً	۱۳۶۷

۱۳۶۸	محمود صدیقی	نظروں کے انتظار کا عالم عجیب تھا	۷	۱۵۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۶۹	ایضاً	منزل نہ جس کی ہو وہ سفر چاہیے مجھے	۷	۱۵۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۷۰	ایضاً	یادوں نے تیری حد سے گزرنے نہیں دیا	۵	۱۵۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۷۱	ایضاً	اس قدر مشکل ہے کار زندگی	۵	۱۵۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۷۲	ایضاً	جہاں جہاں ہے زندگی	۹	۱۸۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۳	ایضاً	دل کو مرے قرار کبھی ہے کبھی نہیں	۷	۱۸۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۴	ایضاً	تیری نسبت سے درو بام کنی یاد آئے	۷	۱۸۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۵	ایضاً	عجب ہیں لوگ نہ منزل نہ جادہ رکھتے ہیں	۵	۱۸۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۶	محمد علی منظر	خواب ہے یا بیداری ہے	۸	۳۹۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۷	ایضاً	نہ تو ہجر ہے نہ وصال ہے	۶	۳۹۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۸	محمد شفیق اعوان	غم بھلا کر سبھی چلے آؤ	۶	۵۳۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۹	ایضاً	دین اسلام سے انجان بنے بیٹھے ہیں	۶	۴۰۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۸۰	ایضاً	تری آنکھوں سے رواں ہوتا اگر آبِ غم	۶	۴۷۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۸۱	محمد آصف مرزا	دشت و دریا خواب ہیں، موجِ سمندر خواب ہے	۶	۱۷۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۸۲	ایضاً	سورج تھا اور دن سے جدا ہونے والا تھا	۱۱	۴۵۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۸۳	ایضاً	اگر عشق کے دستور میں کامل ہو جائیں	۹	۴۵۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۸۴	ایضاً	یوں تصور سے ترے سلسلہ جنبانی کی	۷	۴۵۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۸۵	ایضاً	ہمارے خواب کی تعبیر بدلی جا رہی ہے	۷	۴۵۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۸۶	ایضاً	حلقہ مشکل و آساں سے نکل آیا ہوں	۸	۲۱۳	۲۳	سن
۱۳۸۷	ایضاً	یہی دل میں سمائی ہے دوا نہ واریِ رقصم	۶	۲۱۳	۲۳	سن
۱۳۸۸	مبین مرزا	کبھی خدا کبھی خود سے سوال کرتے ہوئے	۷	۲۰۷	۲۳	سن
۱۳۸۹	ایضاً	لپٹی رہے گی اس طرح قدموں سے دنیا کب تک	۶	۲۰۷	۲۳	سن
۱۳۹۰	مرثضی برلاس	دلجوئی اُس کی کیا کریں پوچھیں مزاج کیا	۸	۲۳۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۹۱	ایضاً	کیا بات ہے بنی ہوئی حالت ہے آج کیا	۸	۲۳۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۹۲	ایضاً	گوشہ امن کوئی ہو تو بتایا جائے	۹	۲۲۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۳ جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۲۲۰	۹	دھوکے سن شعور سے جب کھائے عمر بھر	ایضاً	۱۳۹۳
۱۳ جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۲۲۱	۷	بچ نہیں سکتی یہ کرنے سے دعا کتنی بھی ہو	ایضاً	۱۳۹۴
۱۳ اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۱۱	۵	سادگی ہے بھولپن ہے، حسن کو کیچھے تنگ	مرزا محمد نیر	۱۳۹۵
۱۲ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۱۶	۷	لہو میں غم کی رعنائی بہت ہے	مسرت افزا روجی	۱۳۹۶
۱۲ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۱۶	۹	نخل گل سجانے میں دیر کتنی لگتی ہے	ایضاً	۱۳۹۷
۱۷ جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۴۷۱	۷	بے بسی کا جہان چھوڑ آئے	مسعود تہا	۱۳۹۸
۱۷ جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۴۷۲	۶	حصار دشمن جاں سے نکل آئے	ایضاً	۱۳۹۹
۹ جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۶۹	۷	زمیں کچھ اور یا پھر آسماں کچھ اور ہوتا ہے	مظہر حامد، ڈاکٹر	۱۴۰۰
۹ جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۷۱	۸	عجیب طرح کے دکھ ہیں جو کھائے جاتے ہیں	مظہر بخاری	۱۴۰۱
۲۳ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۴۷۳	۵	واقعہ اتنا دل خراش نہیں	ایضاً	۱۴۰۲
۱۸ اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۴۹۳	۷	دشتوں کا پھر سے ڈیرہ شہر میں	مظہر عباس	۱۴۰۳
۶ اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۳۳۰	۸	جانے یہ کس نے کیا کہا مجھ میں	ممتاز رفیق	۱۴۰۴

۱۴۰۵	مناظر عاشق ہرگانوی، ڈاکٹر	۸	۲۰۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۰۶	میشم علی آغا	۷	۴۱۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۴۰۷	ایضاً	۶	۳۳۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۰۸	ایضاً	۱۳	۳۳۶، ۳۳۷	۲۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۰۹	ایضاً	۵	۲۲۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۱۰	ایضاً	۵	۲۲۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۱۱	ایضاً	۵	۲۸۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۴۱۲	ایضاً	۵	۲۱۵	۲۲	سن
۱۴۱۳	میر احمد نوید	۶	۴۱۴	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۴۱۴	ایضاً	۵	۴۱۴	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۴۱۵	ناصر زیدی	۷	۲۹۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۴۱۶	ایضاً	۷	۲۹۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۴۱۷	ایضاً	۷	۳۰۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۱۴۱۸	ایضاً	خوشی کی اب فراوانی بہت ہے	۸	۳۹۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۴۱۹	ایضاً	آجائے گی بہار، ذرا شعر تو کہو	۷	۳۹۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۴۲۰	ایضاً	تم بھی کیسی لڑکی ہو	۷	۲۴۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۴۲۱	ایضاً	انتظارِ سحر ہی اچھا ہے	۱۰	۲۴۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۴۲۲	ایضاً	میرا وجود زکرتاں سے نکل گیا!	۷	۲۴۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۴۲۳	ایضاً	قسم اس نے مری کھائی نہیں ہے،	۷	۲۴۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۴۲۴	ایضاً	پیغام اس نے بھیجا ہے اک آشنا کے ہاتھ	۷	۲۴۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۴۲۵	ایضاً	حاجت بھی اگر چہ تھی، نہیں کی	۷	۲۴۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۴۲۶	ایضاً	سچ سچ نہ کہہ سکا تو کروں گا بہانہ کیا؟	۷	۲۱۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۴۲۷	ایضاً	ہر شخص پس پردہ درگھوم رہا ہے	۷	۲۱۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۴۲۸	ایضاً	یہ نہیں کہ قہر بتوں میں مجھ کو شدت چاہیے	۷	۲۱۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۴۲۹	ایضاً	غیر کی بات وہ حق جانتے ہیں، سچ مانتے ہیں	۶	۲۱۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۳۳۰	ایضاً	عمر بھر خیمہ افلاک نے سونے نہ دیا	۷	۳۱۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۳۱	ایضاً	یہ نہیں کہ قر بتوں میں مجھ کو شدت چاہیے	۷	۲۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۳۲	ایضاً	سامنے کوئی حسین ہو تو دیئے جلتے ہیں	۹	۲۱۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۳۳	ایضاً	ہر شخص پس پردہ درگھوم رہا ہے	۷	۲۲۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۳۴	ایضاً	غیر کی بات کو حق جانتے ہیں!	۶	۲۲۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۳۵	ایضاً	نہ کام آئی مری کچھ مری شرافت بھی	۹	۲۲۹	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۳۶	ایضاً	وہ دلوں میں جدائی کی ٹھہری	۸	۱۴۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۳۷	ناصر اجم	ہماری چاہ میں رکھا کیا ہے	۶	۳۷۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۳۸	نادر صدیقی	ہر کوئی شہر میں پابند انا لگتا ہے	۶	۵۱۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۳۹	ایضاً	پھر اپنے آپ سے اس کو حجاب آتا ہے	۶	۵۱۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۴۰	نجم الثاقب	وہ سفر جو خواب تھا، اب واہمہ ہو بھی چکا	۹	۲۵۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۴۱	ایضاً	اُسی جگہ پہ جہاں تھی، سجا کے رکھ دی ہے	۷	۲۵۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۲۳	۷	ہم اضطراب کو سب اختیار دیتے ہیں	ایضاً	۱۳۳۲
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۲۳	۷	کسے خبر ہے کہاں راستوں کو جانا ہے	ایضاً	۱۳۳۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۴۹۶	۵	سحر تک شب کا شد و مد میں رہنا	ایضاً	۱۳۳۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۴۹۶	۷	کہیں خوشی کا بھی سامان کیوں نہیں ہوتا	ایضاً	۱۳۳۵
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۵۰۵	۵	اچھا سا انتقام بھی تم سے نہ ہو سکا	ایضاً	۱۳۳۶
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۵۰۵	۶	بدن کو جاں سے جدا ہو کے زندہ رہنا ہے	ایضاً	۱۳۳۷
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۵۰۶	۹	سمجھ لیے بھی جو حالات، کچھ نہیں ہوگا	ایضاً	۱۳۳۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۵۰۶	۵	کوئی ہو جو غم نہیں جھیلتا، کسے ہر نفس میں سکوں ہے	ایضاً	۱۳۳۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۴۸۶	۷	کسی کی عمر کا سب انتظار، اک سورج	ایضاً	۱۳۵۰
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۴۸۶	۶	یہ درد ہے، اسے اصرار کچھ نہیں ہوگا	ایضاً	۱۳۵۱
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۳۶۷	۶	روح کی بھول بھلیوں میں نہاں ہے کہ نہیں	ایضاً	۱۳۵۲
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۴۲۳	۵	جسم باقی ہے زہر زندہ ہے	ایضاً	۱۳۵۳

۱۳۵۴	ایضاً	زمینی دکھ کا جہاں سد باب ملتا ہے	۷	۴۲۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۵۵	ایضاً	ہوائیں، بارشیں اپنی دعائیں شامل تھیں	۶	۲۵۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۵۶	ایضاً	مسئلہ حل نہ ہو، دکھ مکمل تو ہو	۵	۲۵۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۵۷	نجیب عمر	مری خاطر ملال زندگانی دیکھتے جاؤ	۱۴	۲۵۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۵۸	ندیم ہاشمی	میری آنکھوں نے جو منظر دیکھے	۷	۲۴۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۵۹	ایضاً	رات اشکوں میں ڈھل گئی کیسے	۵	۳۴۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۶۰	ایضاً	نشہ انتظار کیسا ہے	۵	۳۲۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۶۱	ندا فاضلی	اک پرندہ ہوا میں اڑا اور ڈال چکاتی رہی	۷	۱۳۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۶۲	ایضاً	کل جیسے بھلا کہا آج اسے برا لکھا	۶	۱۳۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۶۳	ایضاً	تو قریب آئے تو قربت کا یوں اظہار کروں	۵	۱۳۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۶۴	ایضاً	بہ ظاہر تو کوئی تنہا نہ تھا جس کو جدھر دیکھا	۵	۲۷۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۶۵	زر جس افروز زیدی	جہان کن سے کوئی صدا سنائی دے	۶	۱۵۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۳۶۶	ایضاً	دیر سے بستر پہ لیٹے ہیں تیری یاد اور میں	۶	۳۱۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۶۷	ایضاً	میری آنکھوں سے جو بے زار ہوا چاہتا ہے	۸	۵۳۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۶۸	ایضاً	رنج مت گن، خوشی شمار نہ کر	۹	۴۶۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۶۹	ایضاً	نیند سے کب جگا رہی ہوں تجھے	۷	۴۶۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۷۰	نذیر قیصر	جاگتے ہیں سوتے ہیں	۸	۴۵۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۱	ایضاً	چاند کو پورا ہونے دو	۹	۴۵۸	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۲	ایضاً	پیالے میں جو پانی ہے	۹	۴۵۸	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۷۳	ایضاً	نئی پوشاک لکھوں گا	۸	۳۶۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۴	ایضاً	یہ جو پھپھلی رات کا الاؤ ہے	۸	۳۶۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۵	ایضاً	لو زیادہ ہے روشنی کم ہے	۶	۴۰۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۶	ایضاً	رنگ و خوشبو میں ہے صبا میں ہے	۱۰	۴۰۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷۷	نزهت عباسی، ڈاکٹر	لفظ چبھتے ہوئے ترتیب نئی لگتی ہے	۸	۴۸۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء

۱۳۷۸	نسیم نازش	عکس بکھر کے رہ گئے عشق و فاشعار کے	۸	۱۲۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۷۹	ایضاً	دل پہ سایہ ساغموں کا کوئی چھانے لگا ہے	۵	۱۲۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۸۰	نسیم سحر	جھوٹے تعلقات نبھانے سے معذرت	۹	۲۰۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۸۱	ایضاً	یہ مرے جنوں کی وحشتوں کا عروج ہے کہ زوال ہے	۹	۳۲۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۸۲	نصیر احمد ناصر	کون مٹی ہے کون پانی ہے	۲۰	۲۱۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۸۳	ایضاً	عکس ٹوٹا ہے بارہا میرا	۱۶	۲۱۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۸۴	نصرت صدیقی	کوئی طے اسے پہلے سلام کرتے ہیں	۷	۲۰۰	۲۳	سن
۱۳۸۵	ایضاً	مہرباں جب سے تری خوئے ستم رانی ہے	۵	۲۰۰	۲۳	سن
۱۳۸۶	نعمان شوق	یہ رقص وہ ہے کہ اب میرے ساتھ کوئی نہیں	۶	۲۵۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۸۷	ایضاً	انسانیت کے زعم نے برباد کر دیا	۶	۲۵۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۸۸	نعمان فاروق	جانے کس موڑ جدائی کی گھڑی آتی ہے	۵	۳۰۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۸۹	نعیم رضا بھٹی	جملہ جاں پر نظر ہوگی تو کیسے ہوگی	۶	۳۷۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۳۹۰	نعیم اختر آزاد	ایک آزار مری راہ میں حائل ہے میاں	۷	۳۷۴	۹	جنوری تا جون ۲۰۱۲ء

۱۳۹۱	نعیم الدین نظر	سوچتا ہوں کہ خود کشی کر لوں	۷	۲۸۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۹۲	نوید حیدر ہاشمی سید	کہانی سننے کے دوران سو گیا تھا میں	۶	۱۵۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۹۳	ایضاً	خود پہ اس درجہ عنایت تو نہیں کی میں نے	۸	۱۵۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۹۴	نوید سروش	تجھ پہ جب اپنا ہونے کا مجھ کو گماں تھا کل	۶	۵۰۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۹۵	ایضاً	نہ خود سے اور نہ اس ظالم زمانے سے میں ہارا ہوں	۶	۴۹۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۹۶	ایضاً	پتہ بتا کے غلط مجھ کو آشیانے کا	۶	۴۷۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۹۷	ایضاً	منظر رہا کبھی پس منظر نہیں رہا	۵	۲۸۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۹۸	ایضاً	وہ جب مجھ سے پھڑکے جا رہا تھا	۷	۲۰۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۹۹	ایضاً	ختم ہے اب سفر خیر کردو	۷	۱۹۴	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۵۰۰	نواب حیدر نقوی، سید	دل مضطر کی دوا کیجیے گا	۷	۲۳۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۰۱	ایضاً	یوں تو وہ درد آشنا بھی ہیں	۶	۲۳۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۰۲	ایضاً	جو رہنماں کا اسی طور ازالہ ہوگا	۷	۴۷۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۵۰۳	ایضاً	کوئی دیوانگی شوق کا چارا بھی ہے	۷	۴۷۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۰۴	ایضاً	اس شہر بے چراغ کے آشفقہ سرسکین	۷	۱۵۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۰۵	ایضاً	ہر رنگ رہ گزار تمنا سجا ئیں گے	۷	۱۵۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۰۶	ایضاً	بن گیا مثل آئینہ کوئی	۷	۱۵۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۰۷	ایضاً	ہو جب وفائے یار تو بے تائیاں بھی ہوں	۷	۱۵۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۰۸	ایضاً	چمن شوق پر بہار نہیں	۷	۱۸۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۰۹	ایضاً	ناشادی دل ہے تو کبھی شاد ہی کیجیے	۷	۱۸۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۱۰	ایضاً	بازی گران کو چہ آزار دیکھنا	۷	۱۸۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۱۱	ایضاً	زیر داماں چراغ بھڑکا بھی	۵	۲۸۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۱۲	ایضاً	آغوش انتظار میں راحت نہیں رہی	۶	۲۸۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۱۳	ایضاً	سر و گردش لیل و نہار سنتا ہوں	۷	۲۰۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۱۴	ایضاً	دلوں کے رشتے بہم استوار کرتا ہوں	۷	۲۰۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۵۱۵	ایضاً	کشمکش ہائے کیف و گو میں	۷	۲۰۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۱۶	ایضاً	ہر چند کے دیدار کیا بھی نہیں جاتا	۷	۲۵۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۵۱۷	ایضاً	یاد ہے وہ وقت جب معجز نما صحر اہوا	۷	۲۵۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۵۱۸	ایضاً	اے سر زمین درد کوئی چارہ گر تو ہو	۷	۲۱۲	۲۳	سن
۱۵۱۹	ایضاً	لگ گئی آگ آشیانے کو	۷	۲۱۲	۲۳	سن
۱۵۲۰	نور زمان ناوک	بڑے کمال کا وہ زانچہ بناتا ہے	۹	۱۵۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۲۱	ایضاً	دور سے یا قریں سے خطرہ ہے	۸	۱۶۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۲۲	ایضاً	کس قدر نیند میری گہری تھی	۱۲	۱۹۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۲۳	ایضاً	سماعت پر اچانک	۹	۲۸۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۲۳	ایضاً	زانچے سے نہ ماہ و سال نکال	۹	۲۸۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۲۵	ایضاً	وفادہ بلیر پر ہے	۹	۲۱۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۲۶	ایضاً	زمیں کے جب ذرات لوئے مڑے تھے	۹	۲۱۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۲۷	ایضاً	ہم نے کیا کیا نہیں کیا تجویز	۷	۳۳۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۵۲۸	ایضاً	ہم سخن علت لانی میں رہے	۱۰	۳۳۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۵۲۹	نیاز بے راجپوری	ہو گیا مجھ سے خفا وہ تو خفا رہنے دیا	۷	۲۰۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۰	ایضاً	ہے عجب عشق کی کہانی بھی	۸	۲۰۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۱	واجد امیر	رنجشیں تر کے میں جب دے گئے جانے والے	۹	۳۱۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۵۳۲	ایضاً	ایک بھی چھینٹ نہ اڑنے دی کہیں پانی کی	۹	۳۸۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۵۳۳	ایضاً	ہم ذرا مختلف انساں ہیں ہم جانتے ہیں	۶	۱۶۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۴	ایضاً	خاک اس عالم اسباب پہ خاک	۹	۱۶۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۵	وسیم فرحت کارنجوی (علیگ)	کسی نظر میں سداؤں، وہ دلولہ بھی دے	۶	۲۲۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۶	ایضاً	طولانی حیات ذرا دیکھتے چلو	۷	۲۲۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۷	ایضاً	تختہ مشق بنوں، جاں بہ سپر ہو جاؤں؟	۷	۲۲۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۸	ایضاً	جب کی نظر تلاش، فریب نظر ملا	۵	۲۲۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳۹	ایضاً	رویے تو مہک ہے صندل کی	۵	۳۹۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۵۴۰	ایضاً	طلسم ہنریوں ٹھکانے لگا	۴	۴۹۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۴۱	ایضاً	سر قوس قزح لکھی ہوئی ہیں	۶	۴۸۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۴۲	ایضاً	الاؤدامن کہسار میں جلاؤ میاں	۵	۴۸۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۴۳	یاورامان	وہ جو قد میں سب سے بڑا ہے	۹	۲۲۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۵۴۴	ایضاً	درون ذات جو سہا ہوا ہے	۹	۲۲۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۵۴۵	ایضاً	گوبات ہے ذرا سی	۹	۲۳۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۴۶	ایضاً	جتنا پیسہ اتنا پیار	۹	۲۳۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۴۷	ایضاً	پتھر سے نکرانے پتھر	۸	۱۸۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۴۸	ایضاً	وقت بڑا بلوان ہے سائیں	۶	۱۸۳	۱۸۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۴۹	ایضاً	میری ہمت ہو حوصلہ ہو تم	۵	۴۶۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۵۵۰	یا سراقبال	وہ دل کی راکھ پہ جو رنگ و بو کے چھینٹے تھے	۵	۳۳۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۵۱	ایضاً	مٹھی بھر آرزو کے جسم جو تھے	۵	۳۳۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۵۵۲	یاسر فاروق	اس طرح بھی مری وحشت نے ریاضت کی ہے	۵	۴۸۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۵۳	یشب تمنا	کڑی ہو دھوپ تو یہ مہربان ہوتا ہے	۸	۴۷۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۵۴	ایضاً	کیا عجب شان سے چلے تھے لوگ	۷	۴۷۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

فلک آثار: (نظمیں)

نمبر شمار	شاعر کا نام	نظم کا عنوان	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آفتاب اقبال شمیم	مژدہ خواب فضا	۲۰۱، ۲۰۲	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲	ایضاً	میں وقت ہوں	۲۰۳، ۲۰۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳	ایضاً	میں پورا فرد ہوں	۳۶۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۴	ایضاً	خواب فردا کے ہمسفر	۳۶۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۵	ایضاً	میں اپنے دل میں رہتا ہوں	۳۹۰، ۳۸۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶	ایضاً	ریشک قمر کے لیے	۴۳۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷	ایضاً	میرا تھن	۴۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۸	ایضاً	اورج بخت آور پہ آ	۳۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۹	ایضاً	سونامی کے تناظر میں	۳۹، ۴۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰	ایضاً	نئے شہر کا خواب گر	۴۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱	ایضاً	جینے کی مرن رتیں	۴۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۲	ایضاً	کیا فرض کریں	۵۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳	ایضاً	ہارنا نہیں	۵۷، ۵۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴	ایضاً	آدھ آدمی کی تماشا گاہ میں	۱۳۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵	ابرار احمد	حرف گماں	۱۷۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۶	ایضاً	میں نے اسے دیکھ رکھا ہے	۱۸۰، ۱۸۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۱۷	ایضاً	آخری بارش	۱۸۴، ۱۸۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۸	ایضاً	میر کو پڑھتے ہوئے	۳۷۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۹	ایضاً	ہم کہ اک بھیس لیے پھرتے ہیں	۶۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۰	ایضاً	موجودگی	۵۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۱	ایضاً	وقت گزرتا نہیں / معاف کیجیے گا خان صاحب	۱۱۹، ۱۲۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۲	ایضاً	کہیں ٹوٹتے ہیں / آنکھیں ترس گئی ہیں	۱۲۰، ۱۲۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳	ابراہیم اشک	وصیت	۱۹۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۴	ابن عظیم فاطمی	ابن آدم	۲۱۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۵	احمد آزاد	اندھیرے کا جشن / میرے لفظ اس کے پاؤں نہیں چھو پاتے	۱۷۰، ۱۷۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۶	ایضاً	وہ چہرہ کس کا تھا / تمہارا دل جھوٹ نہیں بولتا	۱۸۸، ۱۸۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۷	احمد صغیر صدیقی	تھی دست	۶۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۸	ایضاً	خواب کی انگلی / چاند آدھی رات کا	۶۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۹	ایضاً	عجائب خانہ / حمد / بازیابی / ہم دونوں	۱۴۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۰	احسن سلیم	بسیرا / ستارہ	۱۹۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۱	ایضاً	رات چمکتی نیلی تختی	۴۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۲	ایضاً	روایت	۱۸۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳	ایضاً	دھوپ اور دیے	۵۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۴	ایضاً	روایت	۱۴۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۵	ایضاً	وراثت	۱۰۰ تا ۱۰۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۳۶	ایضاً	آسانی جنون	۱۶۷ تا ۱۴۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۷	احمد سہیل	عشق کا رزم نامہ	۸۱، ۸۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۸	ایضاً	کہاں ہے عصائے موسوی؟ املال رایگاں / صدا اُس کی سدا زندہ رہے گی	۹۸ تا ۱۰۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۹	ایضاً	کہاں گئے وہ دن / زسوائی کا گھر / اُس خوشبو کو پر نام کرو / اٹھو، بولو!!	۱۰۱ تا ۱۰۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۰	ایضاً	محبت کم نہ ہونے دو! / خوف کی روٹی کھانے والے انذاکرات	۱۰۳، ۱۰۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۱	ایضاً	کاری ایادیں کہاں جاتی ہیں	۱۰۵، ۱۰۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۲	ایضاً	تیسرا سانحہ دہلیز پہ ٹھہرا ہوا ہو	۸۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۳	ایضاً	حُطُّ العراب	۶۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۴	اختر رضاییلی	دوسرا جنم / مستقبل کو یاد کرنے کی خواہش	۳۰۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۴۵	ایضاً	ایک ادھورا شعر / گیان	۶۰، ۶۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۶	ایضاً	نا وقت میں اثبات و جود / شبہ گھڑی	۷۰، ۷۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۴۷	ایضاً	وہ حسن کیا	۳۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۸	ایضاً	پوچھیے ہم سے بتا سکتے ہیں ہم	۴۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۹	ایضاً	تجسیم / تعبیر / میڈیا آزاد ہے	۴۴، ۴۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۵۰	ایضاً	یہ آگ جدا جدا لگی ہوئی ہے / مگر یہ خامشی کی دھند ہے	۶۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۱	ایضاً	ایک کہانی	۱۲۳، ۱۲۴	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۵۲	ادل سومرو	مفلسی کا فلسفہ / ہمارا چھوٹا سا گاؤں	۹۴، ۹۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۳	ارمان نجمی	ان کہی / بے پایہ	۵۴، ۵۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۵۴	ایضاً	آگہی کا زہر	۵۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۵	ایضاً	ایک سفر سے واپسی کے بعد	۹۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۶	ایضاً	اداسی راہ ہکتی ہے / دوسروں کی آنکھ سے بھی خود کو دیکھو	۷۹، ۸۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۷	ایضاً	ایک نظم (ایک دوست کے نام)	۱۳۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۸	ارشاد معراج، ڈاکٹر	محبت گیت بن جائے	۶۱، ۶۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۵۹	ایضاً	دل دل میں دھنتی آخری چیخ	۶۳، ۶۴	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۰	ایضاً	شاعری نے تمہیں جنا ہے / کیا مجھے زندگی سے محبت نہیں ہے؟	۴۷، ۴۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۶۱	ایضاً	جیون چو ہے دان / کیا مجھے زندگی سے محبت نہیں ہے؟	۷۱ تا ۷۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۲	ارشاد شیخ	گل گشتہ / ایک لڑکی کا پتہ	۱۱۷، ۱۱۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۳	ایضاً	میکلس / خالی گھونسلہ / سمندر اور دھنک	۱۱۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۴	ایضاً	خواب / بارش میں رکی ہوئی ٹرین	۱۱۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۵	ایضاً	روزینہ کے بارے میں ایک نظم / شناختی کارڈ	۱۶۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۶	ایضاً	کیروئن براؤن کے بارے میں ایک نظم / اماریا شیواپو کے بارے میں ایک نظم	۱۳۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۶۷	ایضاً	قدیم جہاز کے بارے میں نظم / نیند کے بارے میں ایک نظم	۹۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۶۸	ایضاً	ایک عورت کے بارے میں نظم / دیا	۹۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۶۹	اسد محمد خاں	یہ سورج / کوئل سوال پوچھنا بھول گئی	۵۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۰	ایضاً	سمندر	۵۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۱	اقدار جاوید	ریشم کا کپڑا	۳۸۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۷۲	ایضاً	سرخ مینار پر نصب	۳۰۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۳	ایضاً	مہاتما	۴۴۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۴	ایضاً	دریا / سبز رنگ، سبز پھول	۶۴، ۶۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۵	ایضاً	عطر بیز	۷۲، ۷۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۶	ایضاً	زنور خانہ	۴۰، ۴۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۷	ایضاً	سرنگیا / گھیرا	۶۲، ۶۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۸	الیاس بابراعوان	سراب	۸۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۹	امجد سلام امجد	کینسر کہانی / عجیب شے ہے محبت	۲۶، ۲۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۰	ایضاً	کشش	۶۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۱	ایضاً	کب تک زندگی	۱۴۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۲	انجیلا ہمیش	لکشی / سچ	۳۸۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۸۳	انور سجاد، ڈاکٹر	بسمفنی 2010	۴۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۴	انور سدید	تنہائی	۱۸۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۵	ایضاً	آنسو / یادوں کے جگنو	۱۸۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۶	ایضاً	ایک خواہش / نیا شہر	۱۱۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۷	ایضاً	نایافت لمحہ	۱۳۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۸۸	انوار فیروز	آنکھیں اندھی ہوں تو / بوڑھا وقت / ہائیکو	۲۷ تا ۲۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۹	ایضاً	BLIND / آنکھیں بولتی ہیں / بھیانک / ہائیکو	۳۴، ۳۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۰	انوار فطرت	ایک ملنگ تلنگ نظم	۱۱۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۱	انجم جاوید	چہرہ۔۔۔۔۔ گلاب صورت	۳۳۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۲	ایضاً	خواہش اور وسوسوں کے درمیان / آنکھیں	۶۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۳	انتظار باقی	کشمکش	۱۰۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۴	اورنگ زیب	مزار وقت کا کتبہ / آذر	۹۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۵	ایضاً	پت جھڑ کے بعد	۱۳۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۶	ایچ اقبال	شرارہ جبین	۳ تا ۳۶۸ ۳۷۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۹۷	ایضاً	قاف پرستاں کی مکین	۳۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۸	ایضاً	آہ! وہ مہدی حسن ایادش بہ خیر	۶۶ تا ۶۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۹	ایوب خاور	جنگ ابھی جاری ہے / پچھوؤں کے جنگل کو شہر کون کہے	۴۰۴	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۰۰	ایضاً	خیمہ بستی ایاترا ابھی ختم نہیں ہوئی	۴۳۱، ۴۳۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۰۱	ایضاً	سمفنی 2010	۴۲ تا ۵۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۲	ایضاً	شجر 03	۶۳، ۶۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۳	ایضاً	محبت کا ایک سال	۱۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۴	ایضاً	میں کہیں پہ تھا بھی یا نہیں	۵۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۵	ایضاً	ابھی مجھ کو بہت سے کام کرنا ہیں	۸۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۰۶	ایضاً	میری نظم اور میرے درمیان ایک اور نظم	۸۳، ۸۴	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۰۷	ایم خالد فیاض	رشتہ ادیوانہ مزاج کھ چکا ہے	۳۳۹	۵	جنوری تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۸	ایاز محمود، سید	بے دلی (۱) / بے دلی (۲)	۵۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۹	ایضاً	مہلت / اُس رات میں / سامنے نظر آتی مات / خیال / مرحلہ وار	۶۷، ۶۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۰	ایضاً	اعتراف / رات کی آہٹ / اگر تقدیر میں ہوتا / تاثرات	۶۹، ۷۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۱	ایضاً	پرندوں کی اداسی / وسواس ارات اور بات / وہ بات	۳۱ تا ۳۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۲	ایضاً	گیاری کے لیے ایک اور نظم / Creativity / سوال	۶۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۳	ایضاً	”خامش بطن معنی تھی“ (زیب غوری کے لیے ایک نظم)	۳۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۴	ایضاً	کل کی بات / ”میں گھنے وقت کا مسافر“	۳۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۵	ایضاً	اندیشے / اندھی مسافتیں	۶۳، ۶۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۶	ایضاً	سہارے / اکہرے منظروں میں دل	۶۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۷	ایضاً	تو کیا؟	۱۱۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۸	ایضاً	خامش بطن معنی تھی - ۲	۱۳۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۹	ایضاً	جلتی بجھتی شام	۹۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۰	ایضاً	دم انکار	۱۰۲	۲۴	سن
۱۲۱	باقر رضا، ڈاکٹر	ابلاغ	۱۰۸ تا ۱۱۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۱۰۵	مکہ کلاک ٹاور	ایضاً	۱۲۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۱۵۴، ۱۵۱	”ہنستی رہو“	ایضاً	۱۲۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۱۲	یہ کیا تم ہے؟	بشیر جعفر	۱۲۴
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۱۰۸	بہرپ	ایضاً	۱۲۵
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۱۵۸	دم رخصت	ایضاً	۱۲۶
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۲	۷۲	میں ہنسنے کے لیے روئی / میں دکھ جاتی ہوں	تبسم فاطمہ	۱۲۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۲	۸۸ تا ۹۰	ملاہ کے لیے کچھ نظمیں	ایضاً	۱۲۸
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۹۳ تا ۹۷	ادب برائے تبدیلی کے نام - کچھ نظمیں / افغانی عورتوں کے نام	ایضاً	۱۲۹
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۱۳۸، ۱۳۹	ہنگلا دیش کی عورتوں کے نام / ہندوستانی عورت - وایا سیمون دیوار	ایضاً	۱۳۰
سن	۲۳	۱۱۶، ۱۱۷	کفر آشنا دل / نئے سال کے لیے کچھ نظمیں	ایضاً	۱۳۱
اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۲	۲۱۲، ۲۱۳	آخرش کب تک	ترکین رازیدی	۱۳۲
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۱۲۸	اگر موسم بدل جائے	ایضاً	۱۳۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۶۷، ۶۸	لفظ اتنی دعا مانگو / اگر موسم بدل جائے / Jig Saw Puzzle	ایضاً	۱۳۴
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۱	۵۳	اکیلے چلے / دستک	تسنیم کوثر	۱۳۵
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۸۶	چلے آؤ۔۔۔۔۔	ایضاً	۱۳۶
سن	۲۳	۱۰۷	اندیشہ	ایضاً	۱۳۷
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۱۱۵	ہاؤ ہو	تشنہ بریلوی	۱۳۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۱۰۱	دعوتِ رقص	ایضاً	۱۳۹

۱۴۰	تنویر احمد	طاقت سرا ہمیں مزدور رکھ لینا ۳۷۷ ۳۷۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۴۱	تنویر قاضی	ماتمی رقص کے پیچھے شہر جلے / سانپ اور سونا / گوری لڑکی / تو دنیا تو نبارتی کو تو نیا	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۴۲	توصیف تبسم	ابھی موسم نہیں بدلا	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۴۳	ایضاً	کراچی کے لیے دو نظمیں / نئی کہکشاں بنا دو!	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۴۴	ایضاً	آخری مکالمہ	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۴۵	ثروت زہرا	عریضے کی ڈالی	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۴۶	ایضاً	یسوع مسیح از زمین پہلو بدلتی ہے	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۴۷	ایضاً	یسوع مسیح / کنہیا	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۴۸	ایضاً	دستک / کہکشاں شوق	۲۴	سن
۱۴۹	جان کاشمیری	دختر ملت۔۔۔ ملالہ	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۵۰	جلیل ہاشمی	بودلیر / تمہارا بوسہ وصال ہے / کہاں ہے ستارہ	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۵۱	ایضاً	افسوس زندگی ریگاں گئی	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۵۲	جلیل عالی	ٹھٹھہ شجوک	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۳	ایضاً	نھونائی	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۴	ایضاً	کھیل جاری رہے	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۵۵	ایضاً	ایک لطیفہ کافی ہے / ستارہ قدم کو نیاتی کہانی	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۵۶	ایضاً	ملاقات ہوتی نہیں	۲۴	سن
۱۵۷	جمیل حیات	خدا تو ہر جگہ پر ہے	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۵۸	جواز جعفری، ڈاکٹر	میں زندگی کا پیڑ ہوں / کائنات ایک عظیم کوکھ ہے	۸۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۵۹	جینت پرمار	غالب کا مجسمہ / ڈپریشن	۶۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۶۰	حجاب عباسی	بھید	۳۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۶۱	ایضاً	دشتِ سفر	۱۵۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۲	حسین بخاری	اے روح زمانہ! بول ذرا	۵۶، ۵۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۶۳	حکیم خان حکیم	انتظارِ افریاد	۷۲، ۷۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۶۴	ایضاً	تہی ہو زندگی میری	۵۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۶۵	ایضاً	زخمِ تمنا	۷۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۶	حمیرا راحت	درِ مشترک	۳۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۶۷	ایضاً	دوسری دنیا	۶۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۶۸	ایضاً	تعلق کا بچ کا برتن نہیں / اداروں میں بی ہوئی عورت	۶۴، ۶۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۹	ایضاً	سڑک	۱۱۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۷۰	حمیدہ شاہین	خجر بکف رہن / ہاتھ کٹ جانے گا	۸۶، ۸۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۱	خالد طور	پھر سرخ لہو دو / مجھے نہ ساحل کی سمت کھینچو	۵۸، ۵۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۷۲	خادراحمہ	قصہ بھوکے نگر کے لوگوں کا / مونجی دوڑو کی دوسری دریافت	۱۳۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۳	خورشید رضوی	جانے کب	۱۷۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۷۴	دانیال طریہ	لا یعیت کا انکار / ازمیے کا فالتو کردار	۶۹ تا ۶۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۱۷۵	ایضاً	اشکبار استعارے / اک اور اندھا کباڑی / تعاقب سوال کی منزل / العصر / آواز کا نوحہ	۷۵ تا ۷۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۷۶	دانش صدیقی	فائلوں کے چکر میں	۶۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۷۷	ایضاً	عشق	۸۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۷۸	دعا علی	میں کیسی ہوں	۱۳۲، ۱۳۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۷۹	راشد رحمانی	الٹرا ساؤنڈ	۸۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۸۰	رخسانہ صبا	تخلیق	۱۰۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۱	رفیع اللہ میاں	واپسی	۳۵۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۸۲	ایضاً	بے چہرگی	۵۳، ۵۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۸۳	ایضاً	معزز شاعر کی کائنات	۱۳۰، ۱۳۱	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۴	ایضاً	اے انسان (خود سے ہمکلامی کی حالت میں)	۶۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۵	ایضاً	وجودِ خدا کی میں روزن	۷۸، ۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۶	ایضاً	بانجھ آنکھیں	۱۳۸ تا ۱۵۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۷	ایضاً	بیوی کا دکھ / تخلیقی تعلقات	۱۱۵، ۱۱۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۸	ایضاً	بے چین چیئبلی / اداسی کی ایک معمولی نظم	۱۳۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۹	ایضاً	کنوری آگ / اونٹنی	۹۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۹۰	ایضاً	تنہا لوگوں کا ہجوم / برف کا بوجھ / جب ہم جڑتے ہیں! / آئی نیڈ یو!	۱۱۱ تا ۱۱۳	۲۳	سن
۱۹۱	رفعت ناہید	ایک دوست کے لیے	۶۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۹۲	ایضاً	کا گا سب تن کھائیو / عمران لگیاں	۵۲، ۵۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۱۹۳	ایضاً	گلبدن / Her Higness	۷۹،۸۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۹۴	ایضاً	فرسٹریشن / اے رے سکھی	۸۵،۸۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۹۵	ایضاً	رقص	۱۳۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۹۶	ایضاً	کتنی دور / ہم ملیں گے / میں اور تم	۱۰۶،۱۰۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۹۷	ایضاً	گل گشت	۱۱۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۹۸	ایضاً	جیون کا پتلا / آخری ستون کے ساتھ	۱۱۵	۲۳	سن
۱۹۹	رمزی آٹم	ہائیکو	۶۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۰۰	ایضاً	قلت / التجا / مجھے دفنا دو / خوش آمدید / جنگ اسپر پاور / مزدور / اعلان / فہرہ / خود کش حملہ آور	۹۷،۹۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۰۱	رووف خیر	اک نظم وزیر آغا کے نام	۳۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۰۲	ایضاً	ولی / حاجیو	۵۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۰۳	ایضاً	ویڈیو گھر / فالو آن / فالو آن (۲) / دوسرا منظر / ایک نام / ریگاب / مرد ناداں / قابیل / ماں / باپ کی قبر پر	۵۲ تا ۵۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۴	روحان دانش	نیند سے بھری آنکھیں	۱۱۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۰۵	ایضاً	بہانہ / ان کہی	۱۲۰	۲۳	سن
۲۰۶	روحی طاہر فلک	یہ کس کو سوچتے ہو تم / مجھ سے پھر بنا	۱۴۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۷	رئیس الدین رئیس	تعارفی خاکہ	۴۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۰۸	ریاض ندیم نیازی	ماں	۱۵۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۹	ایضاً	ماں	۱۱۸	۲۳	سن
۲۱۰	ریحانہ روتی	ایک بے عنوان نظم	۱۳۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۲۱۱	زابد امروز	تم وہی رہو، جو ہو	۱۱۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۱۲	ستیہ پال آئند	کل نفس ذائقۃ الموت	۶۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۱۳	ایضاً	دو پچی کوڈ / (مبارزت) DUEL	۳۳، ۳۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۱۴	ایضاً	'خانہ مجنون صحرا گرد بے دروازہ تھا!'	۵۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۱۵	ایضاً	کہاں میں رکتا؟ (دو ہزار چودہ کی آخری نظم)	۷۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۱۶	سحر حسن	پنچھی اڑ نہ پائے گا۔۔۔۔۔ / ہم بھی دنیا تم بھی دنیا۔۔۔۔۔	۳۸۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۱۷	سدرہ سحر عمران	محبت رائیگاں ٹھہری	۷۰، ۷۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۱۸	سرشار صدیقی	کروٹ / دعوت / نئی رُت / شامِ شہر یاراں / آس / حتیٰ علیٰ الوصول	۲۰۵، ۲۰۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۱۹	ایضاً	وظیفہ / موسم / تمثیل / ارگ جاں / اندمال	۵۰، ۵۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۲۰	ایضاً	انا الحق / تعبیر / ہمزاد	۵۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۲۱	ایضاً	ہوا شانی / ہم انجام / اذرہ	۱۱۳، ۱۱۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۲۲	ایضاً	مٹی نامہ	۴۸، ۴۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۲۳	ایضاً	صلا / شناخت / وجود / غیر فانی	۱۳۲، ۱۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۲۴	سعدیہ نصیر	آتے سالوں میں ملنے والے ایک شخص کے لیے / مفاہمت کا اعتماد	۳۸۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۲۵	ایضاً	رویے انسان کے اختیار میں نہیں ہوتے	۴۱۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۲۲۶	سعید الرحمن سعید	یادِ رنگاں	۴۵۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۲۷	سلیم کوثر	امن کی آشا	۳۷۱ تا ۳۷۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۲۸	ایضاً	(آغا خان ہسپتال سے)	۶۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۲۹	سلیم آغا قزلباش	سچ اور جھوٹ / تم کہتی ہو	۱۸۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۳۰	ایضاً	آخری جواب / آزادی	۸۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۳۱	ایضاً	ساحرہ	۷۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۲	ایضاً	ایک پیڈنگ	۱۳۲، ۱۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۳	ایضاً	ٹوٹ چکے رشتے	۱۱۶	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۴	ایضاً	آخری منظر	۱۶۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۵	ایضاً	چوتھی سہیلی	۱۳۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۶	سلیم شہزاد	قسم ہے کفار کی - ۱۳ سبزہ اندھی باتوں کا نظم	۴۹، ۵۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۳۷	ایضاً	قسم ہے کفار کے کی	۶۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۸	ایضاً	ابجد	۱۱۹	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳۹	ایضاً	نظم	۱۳۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۴۰	ایضاً	ماں کی مسافت	۱۶۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۴۱	سلمیٰ ریاض	سناٹا	۶۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۴۲	ایضاً	عورت	۱۱۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۴۳	ایضاً	فیصلہ / شکوہ	۱۱۰، ۱۱۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۴۴	سلیمان خمار	آٹھواں رنگ / اندھا سورج	۱۳۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۴۵	ایضاً	برسات کے دنوں کی ایک نظم	۱۰۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۴۶	سلیمان صدیقی	دہائی	۱۰۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۴۷	سہیل احمد	ایسی بستی میں لے چلو کہ جہاں	۴۴۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۲۴۸	ایضاً	وہ ایک عورت	۱۵۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۴۹	سھل بن ابراہیم	”عکس کا ماجرا کیا ہے؟“	۱۴۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۵۰	سیس درانی	رستہ / سورج	۹۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۵۱	شاہد شیدائی	گائیڈ	۱۷۱، ۱۷۲	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۵۲	شاہدہ تبسم	پہلی رسم نجات	۱۸۳ تا ۱۹۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۵۳	ایضاً	فضا؟ چپ ہے	۲۰۸، ۲۰۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۵۴	ایضاً	پانیوں کی نظمیں / اس کے اور میرے موسم	۳۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۵۵	ایضاً	منظروں کے پیچھے / فریجائل ہنڈل وڈ کیئر	۳۶، ۳۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۵۶	ایضاً	میں تم پر کوئی نظم لکھوں / چاند سا اک حسین چہرہ / شہر کی بے مہر ہوا	۷۶، ۷۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۵۷	شاہد زبیر	بلیک ہول	۸۳، ۸۴	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۸		گھر کی یاد / کراچی / نئے رشتے	۱۳۵، ۱۳۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۹	ایضاً	بدلتی محبت / الہام	۱۱۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۲۶۰	شاہین مفتی	ایک نظم	۱۷۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۶۱	ایضاً	ہجرت سے ذرا پہلے	۱۵۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۶۲	شاہین	چڑیلین / چین والے		۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۶۳	شاہین عباس	ہم سفر / محبت زیر مطالعہ ہے	۳۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۶۴	ایضاً	مٹی پہ قدم	۷۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۲۶۵	ایضاً	یاد	۷۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۶۶	ایضاً	منقطع ماجرا	۱۳۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۷	شاہر جعفری، سید	کون کائے گا / سیری / خلش	۴۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۲۶۸	شائستہ مفتی	دائمی دکھ	۱۴	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۳۳	بچپن / تعلق	شافیہ خان	۲۶۹
سن	۲۳	۱۲۰	وفا / ماضی	شازی	۲۷۰
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۳۹۴	ہر خواب ہمارا تھا فردا کے حوالے سے	شبزم کلیل	۲۷۱
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	۷۸	یہ کون سا نظام ہے	شبیر نازش	۲۷۲
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۸۴	رات بارش ہوئی / نظم سے میری آنکھیں ملی	ایضاً	۲۷۳
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۶۵	مردوں کی محفل میں شعر کہتی ہوئی عورت	شرف شاد	۲۷۴
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۷۱، ۷۲	مداوا ہو نہیں سکتا	شمس تسنیم	۲۷۵
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۱۳۰	رفیق نادیدہ	ایضاً	۲۷۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۷۵، ۷۶	رفیق احمد رفیق کی یاد میں	شوکت عابد، سید	۲۷۷
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۱۹۶ تا ۱۹۳	دیکھو! ہمیں بے وقوف نہ بناؤ!	شناور اسحاق	۲۷۸
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۷، ۳۸	آخری دستک	شہاب صفدر	۲۷۹
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۴۲، ۴۳	اکھڑتی سانس کی الجھن / مایہ افخار	ایضاً	۲۸۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۷۳، ۷۴	فساد / احتجاج	ایضاً	۲۸۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۷۴، ۷۵	محو آئینہ داری / خود کش	شہزاد تیر	۲۸۲
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۴۳۹، ۴۴۰	وہ آخر کون ہے	صبا اکرام	۲۸۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۹۶	پہچان کا دکھ	ایضاً	۲۸۴
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۱۶۰	چلو۔۔۔ اتم لوٹ آؤ اب۔۔۔! اجالا جو جو سفر تھا	صدف فریدی	۲۸۵
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۸۹، ۹۰	لو تیز کر گئی۔۔۔۔۔	ایضاً	۲۸۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۱۹۲	میں	صفدر صدیق رضی	۲۸۷

اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۲	۲۰۷	ہوا	ایضاً	۲۸۸
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۳۷۴	شاعر	ایضاً	۲۸۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۳۹۵	ایک شاعرہ کیلئے	ایضاً	۲۹۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۴۴۵	فیض کے لیے	ایضاً	۲۹۱
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۵۳	کبھی / نظم	ایضاً	۲۹۲
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۱	گھر	ایضاً	۲۹۳
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۵۵	گتے	ایضاً	۲۹۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۷۰، ۷۱	صدائے صبح / آج شام ڈھلے / مقتل	ایضاً	۲۹۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۶۶، ۶۷	کوئٹہ / میں اور وہ / سچ	ایضاً	۲۹۶
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۱۲۴	مکالمہ	ایضاً	۲۹۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۵۸	ولایت / گورکن	ایضاً	۲۹۸
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۰۶	آمنہ کے لیے ایک نظم	ایضاً	۲۹۹
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۸	۱۰۳، ۱۰۴	ریشین کوری / سر سیرینسا / فرزانہ	ایضاً	۳۰۰
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۱۵۲ تا ۱۵۴	جنگل کا قانون / کرکٹ میچ / محبت / نماز عید / شادی کی ساگرہ پر / محاسبہ	ایضاً	۳۰۱
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۱۳۳، ۱۳۴	عید قربان / شہید فلسطینی بچوں کے نام	ایضاً	۳۰۲
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۸۱	نئی نظم	ایضاً	۳۰۳
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۳۶، ۱۳۷	ڈگڈگی والا / ماضی / اماں	ایضاً	۳۰۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۴۹	خواب سفر	ضیاء خان ضیاء	۳۰۵
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۳۸۱	یہ مٹی اڑاتی -----	طالب انصاری	۳۰۶

اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۶۰، ۶۱	نئے دکھوں کے جنم دن پراویران لمحوں میں گھرادن	ایضاً	۳۰۷
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	۶۲	کہانیاں	ایضاً	۳۰۸
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۵۹	دل کا چور	ایضاً	۳۰۹
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۴۱	ٹیکسلا میوزیم میں / خالی چرخہ گھوم رہا ہے	ایضاً	۳۱۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۶۲	آسودگی میں پلنے والے بچوں کیلئے ایک کہانی	ایضاً	۳۱۱
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۱۱۹	تجھے کیا خبر	ایضاً	۳۱۲
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۹۸	بلبے میں دبے رنگ	ایضاً	۳۱۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۱۵۰	آخری گزارش	ایضاً	۳۱۴
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۳۵	آخری گزارش	ایضاً	۳۱۵
سن	۲۴	۱۱۸	جنم بھومی میں ایک دن	ایضاً	۳۱۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۱۴۶	وضاحت	طالب جوہری، علامہ	۳۱۷
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۲۹، ۱۳۰	پچھتاوا	ایضاً	۳۱۸
سن	۲۴	۱۰۵ تا ۱۰۷	ایک دعا / ایک ضرورت	طاہر مسعود	۳۱۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۱۳۰	غزل گائیکی کے شہنشاہ مہدی حسن کی نذر ارات ختم ہونے کو ہے	ظریف احسن	۳۲۰
سن	۲۴	۱۰۹	مگر میں ذکر کرتا ہوں / بن کہے	ایضاً	۳۲۱
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۱۱۷	در پیچہ	ظفر اقبال، قاضی	۳۲۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۵۶	اندھے تالاب میں اترتے ہوئے	ایضاً	۳۲۳
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	۷۹	ایوب خادور کے لیے ایک نظم	ظہیر ظرف	۳۲۴

۳۲۵	ظہیر احمد ظہیر	ایوم اکملٹ لکم۔۔۔ اے بی	۱۳۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۲۶	عامر سہیل	تلواروں کی کتھا	۴۰۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۲۷	ایضاً	افسردگی کے کنارے	۴۳۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۲۸	ایضاً	Angelina Jolia کے لیے ایک نظم	۷۳، ۷۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۲۹	ایضاً	تعلق بدن کی تلاوت کرے گا	۵۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳۰	ایضاً	دنیا کا مرثیہ	۸۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۳۱	ایضاً	سلونی سردیوں کی نظم	۱۲۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۳۲	ایضاً	نظم	۱۴۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۳۳	عابد کاظمی	انتظار	۱۸۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳۴	ایضاً	قیدی ادکھ خیمہ زن ہیں	۹۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۳۵	عارفہ شہزاد	وہ کیا مصحلت تھی	۶۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۳۶	ایضاً	وہ کیا مصحلت تھی / عجب سیڑھی تھی	۷۸، ۷۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۳۷	ایضاً	تلاش / تمہیں کھوجتی ہیں جو آنکھیں	۱۳۶-۱۳۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۳۸	ایضاً	یہ دن / تلاش	۶۱، ۶۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳۹	ایضاً	عورت ہوں نا / ان بوجھی پہیلی	۱۰۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۴۰	ایضاً	اجنبی / برین سکین / لفظ اور لمس میں حنوط / ہوا کا پیامبر	۱۳۷ تا ۱۳۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۴۱	عباس رضوی	شش / اسیل محل	۳۹۴، ۳۹۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۴۲	ایضاً	اک جادوئی شام / Requiem	۴۴۰، ۴۴۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۲۴۳	عبدالباسط چنگیز	ہمارے بچوں کا کیا بنے گا؟ / شبِ آخریں	۵۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳۳	عدنان بشیر	نظم	۶۶،۶۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۳۵	ایضاً	چاند کا نوحہ / آئینہ گر	۳۲،۳۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳۶	عذرا عباس	آپ کا کھیل / ایک آواز زمین پر گرتی ہے / سمندر غیظ میں ہے	۱۰۳	۲۳	سن
۳۳۷	عطاء الرحمن قاضی	عمر بیت جاتی ہے	۶۹،۷۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۳۸	ایضاً	کہانی کا دکھ کس نے جانا	۳۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳۹	ایضاً	سمندر کے اسرار کس پر کھلے / کہاں گئی ہے زندگی / نوحہ گر	۵۱،۵۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۵۰	ایضاً	وہ کیا دن تھے / ایک غزل کی تکمیل پر	۷۷،۷۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۵۱	ایضاً	یہ کیسی رات اتری ہے	۸۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۵۲	ایضاً	زہر بھری گلغامی ہے	۱۳۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۵۳	ایضاً	زہر بھری گلغامی ہے / نوٹ بک میں سانس لیتی خواہشیں	۱۵۵،۱۵۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۵۴	ایضاً	میرے ہمراہ جاگتا کمرہ	۱۳۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۵۵	عکاشہ سحر	دسمبر کی اک اداس نظم	۷۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۵۶	علی ساحل	ملبہ	۱۹۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۵۷	ایضاً	مکالمہ	۱۸۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۵۸	علی اکبر ناطق	تھک جاؤں گا	۷۴،۷۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۵۹	ایضاً	مصیبت کی خبریں	۱۳۴،۱۳۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۶۰	ایضاً	چوڑی گلی کے سامنے / یہ باتیں اب راز رہیں گی	۱۴۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۳۶۱	علی عارف	کراچی	۹۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۶۲	ایضاً	Values	۱۳۲، ۱۳۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۶۳	علیم اللہ حالی	غنیمت ہے / کلیم اٹھو، بتاؤ	۱۳۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۶۴	ایضاً	نقطہ پھیلتا ہے	۱۳۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۶۵	عمران ہاشمی	یاد	۱۱۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۶۶	عزیزین صلاح الدین	2010 کی ایک نظم	۸۰ تا ۸۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۶۷	ایضاً	جہاں میں کھڑی تھی	۱۳۵، ۱۳۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۶۸	غالب احمد	سونے کی تمنا	۳۶۵، ۳۶۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۶۹	غالب عرفان	ہماری پہچان مٹ رہی ہے!	۱۰۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۷۰	غلام حسین ساجد	صبح ہونے لگی	۳۷۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۷۱	ایضاً	آئیے / اب نیند آرہی ہے	۵۵، ۵۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۷۲	ایضاً	عمازہ	۳۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۷۳	فلک شیرچیمہ	شاعر اور موت / یہ کیا معمہ ہے	۴۰۹، ۴۱۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۷۴	فہیم شناس کاظمی	تم سے ملنا	۱۹۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۷۵	ایضاً	روایت کے کناروں پر	۳۸۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۷۶	ایضاً	آگ معبد سے نکل آئی ہے	۴۰۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۷۷	ایضاً	اے مبارز طلب زندگی / ہر دائرے سے دور نکلو	۶۲ تا ۶۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۷۸	ایضاً	منظر گریہ سے جاگتی نظم	۷۱، ۷۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۷۹	ایضاً	محبت بھی اذیت ہے / یہ صحرا زاد سناٹا	۳۵، ۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۸۰	ایضاً	سلیقہ اُس کو آتا ہے / تمہاری نیند	۶۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۹۰ تا ۹۲	اپنی شریک زندگی کے کیے ایک نظم / میرا شہر ا بے ترتیبی سے الجھتی نظم / مکمل خاموشی سے ابھرتے منظر	ایضاً	۳۸۱
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۷۵ تا ۷۷	وجود / زمانہ تم کو بلارہا ہے	ایضاً	۳۸۲
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۱۲۷، ۱۲۸	زندگی غیر شاعرانہ ہے	ایضاً	۳۸۳
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۱۳۹	درندے اور شیطان لوٹ آتے ہیں	ایضاً	۳۸۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۱۱	مائے ہم کو کون بتائے / مائے رات ہوتی جاتی ہے	ایضاً	۳۸۵
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۳۹۱	داڑھیوں والے برگد / ہوا۔۔۔ ایک زندہ استعارہ	فیاض تحسین	۳۸۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۳۰	المیزان۔۔۔ ترازو ہاتھ میں رکھو روشنی کی لکیر	ایضاً	۳۸۷
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۳۴	پھیلاؤ	ایضاً	۳۸۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۱۲۹	اپنے لوگوں کو نام	فیاض الدین صاحب	۳۸۹
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۵۶	عکس نوراں	فیض عالم بابر	۳۹۰
اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۲	۲۱۵، ۲۱۶	”کار جنوں“	قرآن فضل قر	۳۹۱
جنوری تا جون ۲۰۱۱ء	۵	۴۴۷، ۴۴۶	شور	ایضاً	۳۹۲
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۸۴	شیرازہ آرزو	قیصر نجفی	۳۹۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۱۹۳	سنگھوں سے ڈکھ	کاوش عباسی	۳۹۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۵۰	نظم اس کے سخن	ایضاً	۳۹۵
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۳۹	ایک اور محبت / حسن کی دوری کبھی ٹپتی نہیں	ایضاً	۳۹۶
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۱۶۷	نارنجی درخت	ایضاً	۳۹۷

۳۹۸	کاشف رضا، سید	عورتیں نہیں جانتیں / تمہارے بدن کے بروئے کار آنے کے تہوار	۲۱۷ تا ۲۲۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳۹۹	ایضاً	تمہارے عاشقوں کے لیے / محبت کو سنبھالنے والی جگہیں	۳۸۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۴۰۰	ایضاً	ایک بندرگاہ جہاں نمک اتارا جاتا ہے	۴۰۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۴۰۱	ایضاً	درخت	۱۹۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۴۰۲	ایضاً	تم مجھے اپنی روشنیوں سمیت یاد رہو گی	۱۸۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۴۰۳	کرامت بخاری	کہاں ہو تم / ٹھم گئے کارواں / شکستہ شجر / خواب	۳۷، ۳۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴۰۴	ایضاً	اگر تم ڈھونڈنا چاہو / صدا	۶۹، ۷۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۴۰۵	ایضاً	پانی / وقت	۵۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۰۶	ایضاً	ہم کو صحرا کی خاک ہونا ہے / یہ میرے خواب / تنہائی	۱۰۲، ۱۰۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۰۷	ایضاً	تنہائی	۱۳۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۴۰۸	ایضاً	یہ پچھڑنا عجیب عادت ہے / یہ مرے خواب	۱۱۴	۲۴	سن
۴۰۹	ماہ طلعت زاہدی	کلام، سیفو اور میرا سے	۵۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۴۱۰	ایضاً	میری موت / مونتا ج	۶۲، ۶۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۴۱۱	ایضاً	تجربے کی سرحد پر / از سر نو	۱۱۸	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۲۱۲	ایضاً	میں اور گوتم اک رستے پر / خواب ہم کو ڈھونڈتے ہیں اسٹر کی دیوی: لتا منگیشکر کی نذر / ہم جینے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں	۹۹،۱۰۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۱۳	ایضاً	اے کاش / ترغیب ابھائی سے / پچھلے جنم کا چکر	۱۵۱،۱۵۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۱۴	ماہ نور خازادہ	میر ادکھ جاگیر ہے میری	۱۱۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۱۵	ایضاً	معذوری / مجھے تم چھوڑ مت دینا	۱۱۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۱۶	مبارک شاہ، سید	نمائش / ہارٹ اٹیک	۶۶،۶۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۱۷	ایضاً	گیاری / کنواں	۵۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۱۸	محمد عثمان جامعی	سڑک پر جنگل	۱۹۹-۲۰۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۱۹	ایضاً	جادوگری	۲۳۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۲۰	ایضاً	اپیل	۷۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۲۱	ایضاً	فسادیوں سے	۵۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۲۲	ایضاً	بھارت کے محکمہ سیاحت کی دنیا کو اطلاع / مسئلے حل	۱۱۰-۱۱۱	۲۳	سن
۲۲۳	محمد امین، ڈاکٹر	گھڑی ساز	۱۷۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۲۴	ایضاً	بکائیہ	۳۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۲۵	معصومہ شیرازی	تمہیں سب کچھ بتانا ہو	۷۰،۷۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۲۶	ایضاً	روز عزم	۵۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۲۷	ایضاً	نظم کی شاعرہ / سہیلی	۱۳۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۲۸	ایضاً	چہرہ / لبیک اللہم لبیک	۷۱،۷۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۲۹	محمد شہباز اکمل	گلدستہ طاق فراموشی	۵۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۳۰	ایضاً	کانچ	۱۳۰،۱۳۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۲۳۱	ایضاً	ہردن	۱۱۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۲	محمد نیر، مرزا	شام کا اخبار	۱۲۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳۳	محسن جاوید	استعارہ / ازل سے	۷۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۴	محسن کھلیل	قلم کے پھیلے آنسو	۱۳۶، ۱۳۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۵	محمد مشتاق آثم	نفس / کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے	۷۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۶	ایضاً	کبھی چھوٹے ہوا کرتے تھے ہم اتیرے آدرش کا گمان کیسے	۱۰۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳۷	ایضاً	قبل از مرگ موت / فوقیت	۱۱۶، ۱۱۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳۸	ایضاً	منی کے بستر پہ نیند میری	۱۳۵، ۱۳۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۹	ایضاً	سفر کل نفس / ذائقہ الموت	۹۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۴۰	محمود احمد، قاضی	ڈاگ والا ڈبہ / کھڑکی	۱۴۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۴۱	ایضاً	۱۶ دسمبر / نظم	۹۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۴۲	ایضاً	کسی استعارے کے بغیر نظم / کراچی / خاموشی	۱۳۱، ۱۳۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۴۳	ایضاً	شام کی سیر / مٹی پاؤ	۱۰۱	۲۴	سن
۲۴۴	ممتاز اطہر	اے مرے جاگے ہوئے دکھ / کولاج	۲۱۰، ۲۱۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۴۵	ایضاً	چم چم کرتی خواہش	۳۷۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۴۶	منظور احمد میمن، ڈاکٹر	سنا بھی ہے	۶۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۴۷	ایضاً	نظمیں	۹۵، ۹۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۴۸	ایضاً	سنان راستے	۹۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۴۹	میثم علی آغا	”ایک ہسپانوی لڑکی میری کے نام“	۸۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۰	ایضاً	وہ پھڑپھڑا ہے تو یاد آیا	۱۲۹	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۵۱	ایضاً	سنو سائونل	۷۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۲۵۲	مناظر عاشق ہرگانوی، ڈاکٹر	حالیہ ناگہانی پر	۱۳۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۳	مہ جبین قیصر	قاضی قیصر الاسلام کے نام	۱۳۳، ۱۳۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۴	ندا فاضلی	خدا کہاں ہے	۱۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۵	ایضاً	جشن / تخلیق کار	۹۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۵۶	نسیم نازش	شکستِ آرزو / خواب ستارے	۶۷، ۶۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۷	ایضاً	اسلام آباد کی ایک شام / وجود	۱۲۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۵۸	نسیم، سید	تو آیا تھا یہ موسم نیاز ہے	۱۰۴، ۱۰۵	۲۳	سن
۲۵۹	نصیر احمد ناصر	کہیں ایک راستہ ملے گا / کوئی خواب آنکھوں سے آگے بھی جاتا	۶۰، ۶۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۰	ایضاً	کہانی اور کتنی دور جائے گی / آبائی گھروں کے دکھ ایک سے / موت ہر نقش بھلا دیتی ہے	۱۶۱ تا ۱۶۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۱	نعیم رضا بھٹی	واپسی / آگہی	۶۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۶۲	گہت گل	ہمارا المیہ یہ ہے	۵۳	۱۱	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۳	ایضاً	”سودا برائیں“ / انمول لڑکی	۱۷۲، ۱۷۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۶۴	ایضاً	زندگی	۱۹۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۶۵	ایضاً	نثری نظم	۱۸۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۶۶	ایضاً	فریادی	۱۵۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۷	نور زمان ناوک	آن دیکھوں کا نوحہ	۱۵۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۶۸	نینا عادل	ردھم	۴۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۶۹	وزیر آغا	تغاب	۱۶۸، ۱۶۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۷۰	واجد امیر	ہمبر وحشت	۵۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۷۱	یاسمین حامد	کچھ جاگی سی کچھ سوئی سی	۲۰۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۴۷۲	ایضاً	عمر رسیدہ خواب	۵۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴۷۳	ایضاً	مجھے اک نظم لکھنی ہے / میں تیرے پاس ہوں جاناں	۸۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۴۷۴	ایضاً	اے کاش بھول جاؤں / میری ذات کا محور ہوتا	۹۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۷۵	ایضاً	اُسی فطرت میں روشن ہے	۱۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۷۶	ایضاً	محبت درودیتی ہے	۱۳۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۷۷	ایضاً	کیا ہوں ہوتا ہے / تیری آہٹ	۷۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۷۸	ایضاً	دل بہت اداس ہے	۱۳۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۷۹	ایضاً	میں بھی زندہ ہوں	۱۱۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۸۰	یاسمین زاہد	ان ہوئی اجان من	۱۱۶، ۱۱۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۸۱	یاورمان	خواب حقیقت / دہشت گرد بناتے ہو	۱۲۲، ۱۲۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۸۲	ایضاً	شناخت	۹۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۸۳	یشب تمنا	مجھے جینے دو	۶۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۸۴	ہدایت سائر	درزی ابھیک / تخیل	۱۱۹	۲۴	سن

ابر پارے / نجوم گتا:

(گیت، رباعیات، ہائیکو، دوہے، قطعات، مستزاد)

گیت:

نمبر شمار	شاعر کا نام	گیت کا عنوان	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	احمد عمر شریف	کپتن گبل	۱۵۸، ۱۵۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲	ایضاً	گرو جینا کی بھینٹ	۱۸۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳	ایضاً	ملہار	۲۱۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۴	ایضاً	حضرت رابعہ بصریؓ کے بھینٹ / اشلوک	۲۲۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵	ایضاً	گیت	۲۲۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶	ایضاً	دھک دھا	۳۲۵، ۳۲۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷	ایضاً	گیتن گجل	۳۷۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸	زر قافطہ	گیت	۵۲۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹	زاہد حیدر، سید	الجرہ ہی ہے جیون ڈور	۲۱۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۰	ایضاً	من مورا ہے ٹوٹا کھلونا / پیپل کی ہے چھاؤں اپیا ملن کاروگ	۲۵۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۱	ایضاً	کتھاک پرانی ہوتی ہے	۲۲۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲	ایضاً	دنیا آئی جانی ہے	۳۷۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳	عقیل اشرف	گیتن گجل	۱۹۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۴	عامر سہیل	جھینسی جھینسی بی بی چدریا	۳۲۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۵	گلنار آفرین	۲- گیت	۲۸۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۶	مظہر بخاری	خود پر آئے پیار	۱۶۰-۱۶۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۷	منظور احمد میمن، ڈاکٹر	گیت	۵۲۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸	یاسمین حامد	تیرے بنا	۱۵۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

رباعیات:

نمبر شمار	شاعر کا نام	رباعیات کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آفتاب مصطفر	۸	۱۲۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲	فراست رضوی	۱۷	۱۸۵ تا ۱۸۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳	ایضاً	۸	۲۱۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۴	قاضی حبیب الرحمن	۸	۵۲۴	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۵	ایضاً	۵	۵۳۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶	ایضاً	۵	۱۷۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷	کوثر صدیقی	۴	۱۵۲، ۱۵۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۸	یاورانان	۱۰	۱۲۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

ہائیکو:

نمبر شمار	شاعر کا نام	ہائیکو کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	اسلم حنیف	۱۱	۱۳۲	۱۷	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲	تشہ بریلوی	۲	۱۸۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳	عابد کاظمی	۵	۵۳۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴	فیض عالم بابر	۱۲	۱۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵	محسن شکیل	۸	۱۵۵، ۱۵۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۶	ناصر زیدی	۵	۱۵۲	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

دوہے:

نمبر شمار	شاعر کا نام	دوہے کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	اشتیاق طالب	۱۰	۲۳۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲	ایضاً	۱۰	۲۲۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳	ایضاً	۱۰	۳۷۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۴	امجد سلام امجد	۹	۱۷۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵	جان کاشمیری	۷	۱۲۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶	حکیم خان حکیم	۱۱	۱۱۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷	زاہد حیدر، سید	۶	۳۲۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸	طاہر سعید ہارون، ڈاکٹر	۷	۲۱۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۹	ایضاً	۸	۲۳۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۰	ایضاً	۸	۲۲۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۱۱	ایضاً	۸	۳۲۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲	ایضاً	۱۶	۴۵۴، ۴۵۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳	عمران فائق	۸	۱۷۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۴	ایضاً	۱۳	۱۸۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۵	محمد امین	۴	۲۱۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۶	مناظر عاشق ہرگانوی، ڈاکٹر	۸	۱۴۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

قطعات:

نمبر شمار	شاعر کا نام	قطعات کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	بشیر جعفر	۴	۱۴۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲	قاضی حبیب الرحمن	۴	۱۸۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳	لرشن کمار	۴	۱۶۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

مستزاد:

نمبر شمار	شاعر کا نام	مستزاد کی تعداد	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	خالد طور	۱	۵۳۳ تا ۵۳۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

داستان سرا:

(افسانے، کہانیاں، ناول، ناولٹ)

افسانے:

نمبر شمار	افسانہ نگار	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آدم شیر	قطرے میں سمندر	آدم شیر کا شمار اہم افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ اس افسانے میں کل کو جز کی شکل میں بیان کرنے کی کامیاب سعی کی گئی ہے۔	۴۰۴ تا ۴۰۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۲	آغا گل	ٹین کے آدمی	آغا گل نے ایک درد مند پروفیسر کی آنکھ سے بلوچستان کے حالات کو دیکھا ہے۔ اور اسی صورت حال کو اپنے افسانے کا حصہ بنایا ہے۔	۳۳۸ ۳۵۲	تا	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳	آئینہ مثال	حرم ت	آئینہ مثال کا یہ افسانہ دو افراد کے درمیان محبت کی بدولت بننے والے رشتے اور اس کے بعد اچانک جدائی کی کیفیات پر مبنی ہے۔	۳۳۵ ۳۳۸	تا	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴	ابوالفرح ہمایوں	پس پردہ	اس افسانے میں افسانہ نگار اپنے قاری کو پس منظر کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے مناظر کو دیکھنے اور حقیقت کو سمجھنے کا احساس دلاتے ہیں	۳۳۲ ۳۳۶	تا	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۵	اجمل اعجاز	پھول کی کہانی	اجمل اعجاز نے اپنے افسانے کو چنبیلی کی پتیوں کی طرح نازک احساس کے ساتھ بنا ہے۔ زمان و مکان کے لوق ووق صحرا لپیٹ کر شعور کے مضافات میں داخل ہونے کی لفظیات کا بیانیہ ہے۔ اور اس میں اقبال خورشید کے افسانے انگور سے لنگور میں مماثلت پائی جاتی ہے۔	۳۳۷ ۳۵۲	تا	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۶	ایضاً	بے گھری	اس افسانے میں غیر یقینی صورتحال کا عنصر غالب ہے۔ خواب کی حالت میں الجھاؤ، اور بے ربط واقعات کی شدت ہوتی ہے۔ اس کو انہوں نے اپنے افسانے میں پیش کیا ہے۔	۳۰۷ تا ۳۰۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء
۷	ایضاً	دوسرا دروازہ	افسانہ نگار نے اس افسانے کو زندگی کے حقیقی تجربے سے ڈھونڈ کر ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ جس سے مشترکہ خاندانی زندگی نظام کے تحت زندگی بسر کرنے والے اکثر دوچار ہو جاتے ہیں۔	۳۸۹ تا ۳۹۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۸	ایضاً	بھیک	طبقاتی کشمکش، فرد کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں اور صاحب اختیار طبقے کا ناروا سلوک کے ہوتے ہوئے اسلم جیسے کردار پر انگلی نہیں اٹھائی جا سکتی۔ یہ افسانے کا مرکزی کردار ہے۔	۳۲۳ تا ۳۲۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹	ایضاً	بے نام	اس افسانے میں ایسے لوگوں کی کہانی ہے۔ جو غیر متعلقہ ہونے کے باوجود لوگوں کا بھرم رکھ لیتے ہیں۔ ایسے واقعات اکثر سننے کو ملتے ہیں۔ اجمل اعجاز نے اسے بخوبی سے بیان کیا ہے۔	۳۹۶ تا ۴۰۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۱۰	ایضاً	زرافہ اور چھ فٹ لمبی لڑکی	یہ ایک ایسا دلچسپ افسانہ ہے۔ جسے اجمل اعجاز نے اپنے منفرد بیانیے کی مدد سے کراچی جیسے شہر میں ہونے والے خونی فسادات اور حالات و واقعات کو بیان کیا ہے۔	۲۸۹ تا ۲۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱	ایضاً	خوف	اس افسانے میں دل کی پوند کاری کی گئی ہے۔ جس پر سوال اٹھایا جا سکتا ہے۔ کہ کہانی کا درمیانی حصہ واقعے کو آگے بڑھانے میں مدد نہیں کرتا، تاہم سادہ بیانیے کی کہانی خوف میں افسانویت موجود ہے۔	۲۸۶ تا ۲۸۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲	ایضاً	صلہ رحمی	اس افسانے میں معاشرے سے ختم ہوتی جانے والی اخلاقی اقدار کا نوحہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ زوال کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔	۳۵۰ تا ۳۵۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳	احمد صغیر صدیقی	خواب دیکھنے والا	احمد صغیر صدیقی نے بے شمار غیر ملکی زبانوں سے کہانیوں کے تراجم کر رکھے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے ہاں کہانی برتنے کا فن چونکانے اور حیران کرنے کا عمل، طرز کی زیریں لہر کی پختگی آئی ہے۔ یہ افسانہ مختصر ہونے کے باوجود ان تمام خوبیوں کو اپنے اندر سیٹے ہوئے ہے۔	۱۶۳، ۱۶۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۱۴	ایضاً	انتخاب	افسانہ نگار نے اس افسانے میں پرندوں کے درمیان موضوعی گفتگو کی صورت گری کی ہے۔ اس میں طبقاتی کشمکش، فرد کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں اور صاحب اختیار طبقے کا ناروا سلوک کو بیان کیا گیا ہے۔	۳۱۷ تا ۳۲۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵	ایضاً	فیصلہ	احمد صغیر صدیقی کا یہ افسانہ کوہِ آپس پر بھاری پتھر دھکلتے ہوئے اوپر چوٹی تک پہنچانے کی سرا بھگتنے والے مجرم کا بیان ہے۔	۲۶۶ تا ۲۷۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶	اختر آزاد، ڈاکٹر	شوٹ آؤٹ	اختر آزاد کے افسانے شوٹ آؤٹ میں دنیا کو بطور گلوبل ولیج پیش کیا گیا ہے۔ اور جدید دور میں ہونے والی تبدیلیوں کا انتہائی باریک بینی سے جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۹۳ تا ۴۰۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۷	ایضاً	زمینی نشیب و فراز کا کھیل	اختر آزاد نے اپنے اس افسانے میں معاشرے میں بڑھتے ہوئے مسائل سماجی ناہمواریوں کا بیان کیا ہے۔	۳۳۲ تا ۳۳۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۸	ایضاً	برف پگھلے گی	اجنبی سر زمین، حیران کن سماجی رویوں اور رشتوں کے ساتھ گندھے ہوئے افسانے ”برف پگھلے گی“ میں آزاد نے اپنے مضبوط بیانیے کے ساتھ متاثر کن کہانی کو اپنے قاری کے سامنے پیش کیا ہے۔	۲۳۶ تا ۲۵۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۹	ایضاً	سونامی کو آنے دو	اس افسانے میں وقت کے ساتھ ساتھ چلنے کی اہمیت کا بیان ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ان کا ذکر ملتا ہے۔	۲۷۳ تا ۲۷۸	۱۸ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۰	ایضاً	پینل انسپکشن	اس افسانے میں موجودہ عہد کے مادیت پسند رویوں کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر اختر آزاد نے ایک کامیاب افسانہ نگار ہونے کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اس کے پلاٹ اور کہانی کی بنت پر خصوصی توجہ دی ہے۔	۲۷۹ تا ۲۸۷	۱۸ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۱	ایضاً	پہلی آزادی	اس افسانے میں آزادی کی اہمیت کے بیان کے ساتھ ساتھ قدیم انسان اور حال کے انسان میں جو امتیازات ہیں ان کا بیان ملتا ہے۔	۳۶۸ تا ۳۷۱	۱۹ تا	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۲	ایضاً	ڈھیل چھیر والی لڑکی	اس میں ایسے بے بس اور مجبور انسان کی تصویر کی گئی ہے۔ جو معاشرے اور وقت کے رحم و کرم پر ٹھوکرے کھانے کے لیے زندہ ہے۔	۳۷۲ تا ۳۷۸	۱۹ تا	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳	ایضاً	بھوک	ڈاکٹر اختر آزاد کے اس افسانے میں طبقاتی کش مکش کا بیان ملتا ہے۔ اور انسان کے بنیادی و ازلی مسئلے بھوک کا ذکر ہے۔	۳۰۸ تا ۳۱۳	۲۰ تا	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۲۴	ایضاً	ریبوٹ کنٹرول	اس افسانے میں اس انسان کی بات کی گئی ہے۔ جس کو سائنسی ایجادات نے اس کی زندگی سے سکون اور رونقیں چھین کر اسے ایک ریبوٹ کی شکل دے دی ہے۔	۳۳۲ تا ۳۳۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۵	اسد محمد خان	یادیں۔۔۔ گزری صدی کے کچھ دوست	اسد خان اپنے اس افسانے میں رجعت پسندی سے کام لیتے ہیں اور بار بار ماضی کے گھر کی طرف جھانکتے ہیں۔	۱۳۵ تا ۱۳۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۶	اسلم جمشید پوری، ڈاکٹر	عید گا سے واپسی	اس افسانے میں اچھے انسانوں کی موجودگی کے باوجود نسلی تعصب میں ڈوبے ہندوستانی معاشرے کی صورت حال کو بے عمدگی سے ابھارا گیا ہے۔	۳۱۳ تا ۳۲۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۷	ایضاً	بدلتا ہے رنگ	ڈاکٹر اسلم جمشید پوری نے اس افسانے میں ایک شادی والے گھر میں رات بھر کی کارگزاریوں کا ذکر کیا ہے۔	۲۷۸ تا ۲۸۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۸	ایضاً	پینٹھ	افسانہ نگار نے اس افسانے کو سماج میں لڑکیوں کے رشتے کے سلسلے میں صنفِ نازک کی عزت نفس کو مجروح کرنے کے حوالے سے بیان کیا ہے۔	۲۸۳ تا ۲۹۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۲۹	ایضاً	دن کے اندھیرے رات کے اجالے	ڈاکٹر اسلم جمشید پوری کا افسانہ ”دن کے اندھیرے رات کے اجالے“ میں قبرستان پر دکھ اور اپنے حصے بخرے ہونے کے لیے کو بیان کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	۳۵۶ تا ۳۶۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۰	ایضاً	بنتے مٹتے دائرے	اس میں انسانی زندگی کو دائروں کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہر دائرہ کسی مرکز کی تلاش میں ہے۔	۳۴۷ تا ۳۵۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۱	ایضاً	ہوئے تم دوست جس کے	اس افسانے کا نام غالب کے مصرعے سے لیا گیا ہے۔ اور اس میں محبوب کی بے مروتی کا بیان کیا گیا ہے۔	۳۱۸ تا ۳۲۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۲	اشفاق خان	اباسین	مرکزی خیال سے جڑے ہوئے واقعے کو مضبوط بیانیے کی مدد سے کہانی میں حرکت پذیری کا عنصر پیدا کیا گیا ہے۔	۳۲۳، ۳۲۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۳	اقبال خورشید	ایک کال سینٹر ایجنٹ کی سر گزشت	اقبال خورشید نے اپنے افسانے میں محبت اور احساس جیسے مقدس تصورات کی مدد سے سماج کی تصویر کشی کی ہے۔	۱۵۰ تا ۱۳۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۳۳	ایضاً	ایک ذلیل دن کی رذیل رُو داد!	یہ ایک ایسا افسانہ ہے۔ جو کچھ دیر کے لیے قاری کے تخیلاتی نظام کو تپٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔ قاری ایک جملے کی چنگھاڑ سے ابھی آزاد بھی نہیں ہو پاتا کہ دوسرا چیختا ہوا برآمد ہو جاتا ہے۔	۱۷۸ تا ۱۸۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳۵	ایضاً	خبیث حیرت	اقبال خورشید کے باقی افسانوں کی طرح اس افسانے میں بھی مشاہدے کی کارفرمائی بہت نمایاں ہے۔	۲۰۵ تا ۲۲۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۶	ایضاً	بھونکتے کتوں کا جشن	”بھونکتے کتوں کا جشن“ میں امید کی کوئی کرن نہیں ہے۔ یہ بھیانک صورت حال کی نشاندہی کرتا ہے۔	۲۳۸ تا ۲۴۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۷	ایضاً	ڈانسر ہلاک	یہ ایسے ذہنی خلفشار کی کہانی ہے جس میں فرد کئی سمتوں میں بیک وقت سوچتا اور زندگی کے بوجھ کو ڈھونڈنے کی سعی کرتا ہے۔ بے چہرگی کے اس زمانے میں شناخت کا مسئلہ سماج میں ذہنی خلفشار کا بھی سبب ہے۔	۲۴۵ تا ۲۶۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۸	ایضاً	انگور سے لنگور تک	زمان و مکان کے لقم ووق صحرا سے لپٹ کر شعور کا مضافات میں داخل ہونے کی لفظیات کا بیانیہ جو قاری کی سماعتوں سے ٹکراتا ہے۔ وہ اقبال خورشید کے اس افسانے میں پایا جاتا ہے۔	۳۵۳ تا ۳۵۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۳۹	ایضاً	غارت گر لمحوں کی کہانی	اس افسانے میں جنس، ملاپ، دہشت کو انہوں نے کھوجانے کے ڈر اور خود سے آمیز کر کے کہانی کا بیانیہ مرتب کیا ہے جس میں دلچسپی کا عنصر موجود ہے۔	۳۱۹ تا ۳۲۶	۹ تا	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۴۰	ایضاً	من و تو (الیے) میں جنبش کرتی سانچے کے بعد کی دنیا	اقبال خورشید نے من و تو کے فلسفے کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ سپرد قرطاس کیا ہے۔	۳۶۲ تا ۳۸۲	۱۰ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۴۱	ایضاً	سرد خانے کا ملازم	اس افسانے میں جو تکنیک استعمال کی ہے۔ وہ صحافت میں کسی اسٹوری پر تفتیشی کام کرنے سے مشابہہ ہے۔ اقبال خورشید چونکہ صحافی ہیں۔ انہیں یہ سہولت حاصل ہے۔ تاہم انہوں نے اس افسانے کو خوبصورتی سے برتا ہے۔	۴۳۲ تا ۴۴۲	۱۲ تا	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۴۲	ایضاً	کائناتی چیتان	اقبال خورشید کا یہ افسانہ طویل دورانیے پر مخصوص انداز و بیانیے کے ساتھ سے ابھارا گیا ہے۔	۳۵۹ تا ۳۶۶	۱۳ تا	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۳	ایضاً	بھید کا جنم	بھید کا جنم میں اقبال خورشید تخلیق کا ایک دائرہ مکمل کرتے ہیں۔ جہاں بہت کچھ تشریح طلب ہوتا ہے۔ کہ دوسرے دائرے کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔	۳۹۳ تا ۳۹۵	۱۴ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵ تا	۳۰۹ ۳۱۸	ہر من پسے کی سدھارتھ کو پڑھ کر جس افسانے نے جنم لیا وہ اقبال خورشید کا افسانہ آنند کی پیتا ہے۔	آنند کی پیتا	ایضاً	۴۴
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶ تا	۳۵۹ ۳۶۱	اقبال خورشید کے اس افسانے میں لحہ لحو موت کی اذیت سے دوچار رہنے والے حضرت انسان کا نوحہ پیش کیا ہے۔	ادراک میں پوستہ لحو مرگ	ایضاً	۴۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء	۱۷ تا	۲۶۲	اس افسانے کا مرکزی خیال اور پلاٹ کو مشاہدے کی بھرپور صلاحیت سے ہم آہنگ کر کے قیاس کو حقیقت کے رنگوں میں ڈھالا گیا ہے۔	آخری "ٹوٹ"	ایضاً	۴۶
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸ تا	۳۰۵ ۳۱۳	اس میں اساطیری رنگ نمایاں ہے۔ اور کہیں کہیں افسانہ، داستان کا پیرا بن چکے ہوئے نظر آ رہا ہوتا ہے۔	مکو داد اکی اساطیر	ایضاً	۴۷
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء	۱۹ تا	۳۱۵ تا ۳۰۶	اس افسانے میں تہذیب و ثقافت کے عناصر سے گندھی ہوئی لوک داستانوں اور زمینی رشتوں کا خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔	چاند ماموں	ایضاً	۴۸
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲ تا	۳۲۷ ۳۳۲	اقبال خورشید نے اپنے اس افسانے میں سماجی ناہمواریوں کی تصویر کشی کی ہے۔	سکتی قلقاریاں	ایضاً	۴۹

۴	۲۱۸۳۲۱۵	افسانہ نگار نے اپنے افسانے میں آخری وقت بوڑھا ہونے کا احساس لئے زندہ رہنے کی اس وقت دم توڑ جاتی ہے جب قطار میں آخری نہ ہونے کا خوف طاری ہو جاتا ہے۔	آخری بوڑھا	اقبال نظر	۴۹
۲۳	۴۰۴	ایک عام آدمی کی لہو روتی ہوئی تصویر ہے جس میں دکھایا گیا ہے۔ کہ وہ اس نیلی چھت کے نیچے کیسے جی رہا ہے۔	معمولی آدمی	ایضاً	۵۰
۱	۱۱۳ تا ۱۰۳	افسانہ نگار نے اس افسانے کو طلسماتی حسین فضا میں تخلیق کیا ہے۔ جو کہ مصلحتوں، ضرورتوں اور سبھوتوں کے درمیان سے پیدا ہونے والی یہ کہانی اپنے قاری کو مسور کر دیتی ہے۔	تحصیص کی شام	اقبال فریدی	۵۱
اکتوبر دسمبر ۲۰۱۰ء					
جولائی دسمبر ۲۰۱۵ء					
جنوری مارچ ۲۰۱۰ء					

۵۲	اقبال حسین آزاد	آسیپ	اقبال حسین آزاد کا یہ افسانہ طویل دورانیے پر محیط واقعے سے ابھارا گیا ہے۔ کہانی فلیش بیک کی تکنیک پر لکھی گئی ہے۔ ہر معمول کی علت موجود ہوتی ہے اور ہر ناموجود سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ واقعہ اپنے ہونے کا جواز رکھتا ہے۔ اور یہ بھی کہ ہر بدلتے لمحے میں جو کچھ بدلتا ہے اس کے بدلاؤ میں آنے والے لمحے کے لیے زمین ہموار کی جا رہی ہوتی ہے۔	۳۵۰ تا ۳۵۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۳	امجد طفیل	فسانہ کہیں جیسے	اس میں افسانہ نگار مریض اور اسپتال سے جڑے ہوئے پورے ماحول کو بھر پور طریقے بیان کر رہے ہیں۔ اور بے بس کیے ہوئے شخص کے خیالات کو تسلسل کے ساتھ قاری تک پہنچاتے ہیں۔	۲۷۰ تا ۲۷۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۴	ایضاً	سفر ابھی باقی ہے	فلسفہ زندگی کا بیان ہے کہ مرنے کے بعد اک نئے جہاں میں جانا ہے جس طرح انسان کی خواہش کبھی ختم نہیں ہوتی اسی طرح یہ سفر تمام نہیں ہونے والا۔	۳۰۴ تا ۳۰۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۵	انور سجاد، ڈاکٹر	بھوت	ڈاکٹر انور سجاد کا شمار اردو ادب میں جدیدیت کے علمبرداروں میں ہوتا ہے۔ ان کا یہ افسانہ ان کے سابقہ طرز احساس کی ترجمانی کرتا ہے۔	۲۶۱، ۲۶۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۵۶	انور جمال انور	گنگ	اس افسانے کا پلاٹ انتہائی مہارت کے ساتھ بنا گیا ہے۔ جس میں عام طبقے کا اشرافیہ سے ظلم و ستم سہنے کے بعد خامشی اختیار کر لینے پر تنقید کی گئی ہے۔	۳۷۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۷	ایضاً	کچرا	سماج میں ختم ہوتی ہوئی اخلاقی اقدار کا بیان ہے۔ اور اس افسانے میں خیر و شر کی کش مکش کو پیش کیا گیا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۸	انوار احمد زئی، پروفیسر	آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری!	اس میں صوفیانہ عناصر کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اور تصوف کے پردے میں قاری کو واعظ و نصیحت کی گی ہے۔ اور اخلاقیات کا سبق دیا گیا ہے۔	۲۷۸ تا ۲۸۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۹	اورنگزیب	بندھن	اس افسانے میں موجودہ حالات کے پس منظر میں فرد جیتی جاگتی ہستی سے زیادہ بازار میں رکھی شے کی طرح بے حس ہو گیا ہے۔	۳۷۳ تا ۳۸۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۰	ایضاً	یہ میراج کی عدالت نہیں ہے	اس افسانے میں طاغوتی طاقتوں کے سامنے عام آدمی کو کھڑے ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور ظلم کرنے والے اشرافیہ کے طبقے کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۶۱	ایم خالد فیاض	کنجری کا کوٹھا	معاشی حالات سے تنگ آ کر عورتوں کا غلط روش پر چلنے کے عمل کو بیان کیا گیا ہے۔ اور معاشرے کے زاہد سالوس طبقے کا بھی چہرہ بے نقاب کیا گیا ہے۔	۳۰۲ تا ۳۰۵ء	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۲	ایوب اختر	ازل سے ابد تک	اس افسانے میں انسان اور اس کے ارد گرد کے ماحول کا ابتدا سے انتہا تک کا بیان ملتا ہے۔	۳۱۰ تا ۳۱۷ء	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۶۳	اے خیام	دستخط سے پہلے	”دستخط سے پہلے“ دو ایسی عورتوں کا افسانہ ہے جو دونوں رشتوں میں حصہ داری نہیں چاہتیں۔ مگر ان میں سے ایک اپنے اصولی موقف پر ڈٹی ہوئی عورت اپنے کردار کی طاقت کے ساتھ سامنے آتی ہے تو دوسری کو شکست تسلیم کرنا پڑتی ہے۔	۱۵۸ تا ۱۶۷ء	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۴	پرویز شہریار	جرم ضعیفی کی پاداش	پرویز شہریار نے اپنے افسانے کو مضبوط بیانیے، ٹریٹمنٹ اور تخلیقی اُچھ سے خوبصورت افسانہ لکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔	۲۵۷ تا ۲۶۱ء	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۵	پریتا سیمیں	مغلانی	پریتا سیمیں نے اپنے افسانے میں زبان کے استعمال کا تجربہ کیا ہے۔ جس سے قرأت کے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔	۳۲۲ تا ۳۲۸ء	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۶۶	تبسم فاطمہ	حجاب	اس افسانے میں قدامت پرست معاشرے سے چند کردار اٹھا کر عورت کی آزادی اور حقوق کا سوال اٹھایا ہے۔	۳۲۸ تا ۳۳۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۷	ایضاً	برہنشاں	اس افسانے میں چھوٹے چھوٹے نکلڑوں میں بیان کی ہوئی اس کہانی کو خوبصورت بیانے سے ابھارا ہے۔	۲۹۲ تا ۲۹۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۸	تحسین گیلانی، سید	برا کہانی کار	اس میں ایک ہدایت کار کی زندگی پر بات کی ہے۔ جو کبھی اچھائی اور کبھی برائی کی کش مکش میں سانس لے رہا ہے۔	۲۶۰ تا ۲۶۳	۲۳	سن
۶۹	تسنیم عابدی	اشک فروشی	اس میں طبقاتی کش مکش کو ابھارا گیا ہے۔ اسی لیے تسنیم عابدی نے انسان کی بے حسی میں سے اپنے افسانے کو تراشا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۶	۷-۸	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۷۰	تسنیم کوثر	ملاں	افسانہ نگار نے اس افسانے کو بہت خوبصورت بیانے سے ابھارا ہے۔ وہ طنز کا نہیں ہمدردی کا مستحق ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۱	ایضاً	ندامت	تسنیم کوثر نے یہ افسانہ لکھ کر بہت ہی جرات مندانہ قدم اٹھایا ہے۔ خواتین لکھاریوں کے ہاں HIV کے حوالے سے اتنی بصیرت اور معاملات کو گہرائی تک دیکھنے کی صلاحیت بلاشبہ قابل تعریف ہے۔	۳۱۰ تا ۳۰۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۷۲	ایضاً	کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا نظر آتا ہے۔	اس میں صوفیانہ فکر کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو تحریروں میں جا بجا نظر آتا ہے۔	۳۱۶ تا ۳۱۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۳	تیوراختر	نوائے زندگی	افسانہ نگار کے اس افسانے کو اگر گہرے مطالعے کی روشنی سے دیکھیں تو وہ ادب کی زیادہ بہتر خدمت کر سکتے ہیں۔	۳۳۵ تا ۳۳۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۷۴	ایضاً	استحصال زدہ	تیسرا اختر نے ”استحصال زدہ“ افسانے کو بیانیے کی مدد سے خوبصورت بنا دیا ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۵	تہینہ مختار	لس	یہ ایک کرداری افسانہ ہے۔ جس میں ایک بوڑھی عورت کی بے نیازی اور بے غرضی کو درد انگیز افسانے کے قالب میں ڈھالا ہے۔	۳۵۳ تا ۳۵۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۶	ایضاً	تاوان	یہ افسانہ خاندانی رشتوں کے بار بار دہرائے ہوئے واقعات کا ڈھیلا ڈھالا بیانیہ ہے۔	۳۲۶ تا ۳۳۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۷	ایضاً	نور محل	اس کا انداز بیانیہ ہے اور پلاٹ سادہ ہے۔	۳۱۹ تا ۳۲۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۸	ایضاً	اعتل کہاں	اس افسانے میں معاشرتی رویوں اور خاندانی رشتوں کا بیان ہے۔	۳۶۶ تا ۳۷۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۷۹	جتیندر بلو	ہم قدم	جتیندر بلو نے بیرون ملک کے بدلتے ہوئے سماج کو بہت قریب سے دیکھا اور سمجھا ہے۔ ان کا یہی تجربہ افسانوں کو منفرد بناتا ہے۔ ہر قدم میں وہ سماجی رشتوں میں اتار چڑھاؤ کو بہت ہی گہری اور دلکش سطح پر بیان کرتے ہیں۔	۳۳۱ تا ۳۶۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء
۸۰	ایضاً	میڈم لارا	افسانہ نگار نے اس افسانے میں سندھ کی ہزاروں سالہ تہذیب کے نین نقوش کو مغرب کے ایک کردار سے آمیز کر کے دو تہذیبوں کا مرقع بنایا ہے۔	۳۱۶ تا ۳۲۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۱	ایضاً	ٹوٹی ہوئی کڑیاں	اس افسانے کی کہانی دو مختلف تہذیبوں کے ٹکراؤ سے جنم لیتی ہے۔ مگر ٹوٹی ہوئی کڑیاں میں وہ اپنی زندگی کے اول نصف کی یادداشتوں سے اپنے افسانے کے پلاٹ کو استوار کر رہے ہیں۔ کبھی کبھی اپنی انا کا زیر کرنا ہوا سے بھرے غبارے کو قابو میں کرنے جیسا قابو ہوتا ہے۔ ایک طرف سے سنبھالو تو ہوا دوسری طرف چلی جاتی ہے۔	۳۲۶ تا ۳۳۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۲	ایضاً	سودا	اس افسانے میں تہذیبی و ثقافتی اور تمدنی رنگ ہے۔	۲۹۰ تا ۲۷۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۸۳	ایضاً	انجانا کھیل	یہ افسانہ تقسیم کی کہانی کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔	۳۵۳ تا ۳۷۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۴	ایضاً	اجنبی	اس افسانے میں آج کے مصروف انسان کی کہانی ہے جو مادیت کی جستجو میں خود سے بھی بیگانہ ہو چکا ہے۔	۲۲۵ تا ۲۳۲	۲۴	سن
۸۵	جمیل احمد عدیل	جذب باہم	جمیل احمد عدیل نے اس افسانے میں عمدہ بیانیہ، الفاظ کے دروبست کے باوجود افسانے کے درجے پر فائز نہیں ہو پاتا اور ایک آنچ کی کمی کا احساس دلاتا ہے۔	۲۷۷ تا ۲۷۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۸۶	جمیل حیات	کنڈیکٹر	ان کے کرداروں اور مکالموں میں چھپا اختصار اس افسانے کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔	۳۳۸ تا ۳۴۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۸۷	ایضاً	یقین	جمیل حیات اس افسانے میں عزم و استقلال اور یقین کی پختگی سے ناممکن کو ممکن بناتے ہیں۔	۴۳۶ تا ۴۳۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۸۸	ایضاً	حسرت نا تمام	انسان تمام خواہشات کی تکمیل کے لیے ہر وقت سرگرد رہتا ہے۔ مگر اس کی نا تمام خواہشیں اس کا تسخیر اڑاتی ہیں۔	۴۳۷ تا ۴۵۱	۲۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء
۸۹	حامد سعید اختر (بریگیڈئیر)	شرط	اس افسانے میں اپنی پہچان اور جوش و جذبے سے ارکان کو ممکن بنایا ہے۔	۲۸۷ تا ۲۹۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۹۰	خالد سہیل ملک	پھر اس سے ملے	یہ افسانہ کمزور بیانیے اور غیر مرتب کہانی سے وجود میں آیا ہے۔	۲۰۳ تا ۲۰۶	۱۳ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۱	خالد فتح ملک	انوکھے دوست	ان کا افسانہ سماج کے ایسے کرداروں کی مشتبہ حرکات اور وقوعہ کا بیانیہ ہے جن میں کوئی شناخت نہیں ہوتی۔	۲۵۳ تا ۲۵۶	۱۳ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۲	ایضاً	دھنک	آسمان پر پھیلے ہوئے قوس و قزاح کے رنگوں سے افسانہ نگار امید کی کرن دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔	۲۶۶ تا ۲۷۷	۲۱-۲۲ تا	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹۳	ایضاً	زنخا	اس افسانے میں سماجی رویوں کا بیان ملتا ہے۔	۳۷۱ تا ۳۷۶	۲۳ تا	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء
۹۴	دادو دکا کڑ	انتہاری	اس افسانے میں منزل کے حصول اور متاع حیات کا بیان ملتا ہے۔	۳۶۳ تا ۳۷۸	۲۱-۲۲ تا	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹۵	رشید امجد، ڈاکٹر	شہر گریہ	رشید امجد کم الفاظ میں اپنی بات کہنے کا ہنر جانتے ہیں۔ ”شہر گریہ“ کا دو صفحات میں انہوں نے زوال پذیر معاشرے کا پورا المیہ بیان کر دیا ہے۔	۱۳۵ تا ۱۳۳	۴ تا	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۹۶	ایضاً	نا تسکین اضطراب	یہ ایک ایسا افسانہ ہے جس میں زندگی کے دریا کے تیز مگر رواں دواں بہاؤ میں اٹھل پھل کے لیے کبھی کبھی ایک معمولی واقعہ یا جما ہوا پتھر بھی کافی ہے۔ اور ایسے میں جب سب کچھ الٹ پلٹ ہو جائے تو سوچنے کا نظریہ اور زندگی کے معنی بدل جاتے ہیں۔	۲۵۰ تا ۲۵۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۹۷	ایضاً	شام کہانی	اس افسانے میں مٹی کی محبت کے معنی صرف ڈکٹوری میں رہ جانے کا ذکر کرتے ہوئے نوجوان نسل کا تیزی سے دوسرے خطوں کی طرف کوچ کرنے کا نوحہ بڑی درد انگیزی سے بیان کیا گیا ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۸	ایضاً	گماں کے رشتے	”گماں کے رشتے“ میں بھی تصوف، سماج اور رشتوں کی آمیزش سے افسانہ بنایا گیا ہے۔ جو کہ ایک جواز لئے ہوئے ہے۔	۳۱۳ تا ۳۱۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۹	ایضاً	ماتم بال پرکا	اس افسانے میں تاریخ کا ایک ایسا حصہ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں انگریز حکمرانوں نے ہندوستان سے کوچ کرتے وقت کس طرح کے فیصلے کئے اور ان کے بعد کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں۔	۲۱۹ تا ۲۲۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۰۰	ایضاً	خمارِ عشق	انسانی زندگی سے تعلق کے شدید احساسات کے تسلسل میں اچانک رخنہ پڑ جانے کی صورت حال بیان کرتا ہوا یہ ایک خوبصورت افسانہ ہے	۳۱۱ تا ۳۰۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۱	ایضاً	فالتو آدمی	ڈاکٹر رشید امجد نے اس افسانے کو مختصر بیانیے میں سمونے کی خوبصورت اور کامیاب کوشش کی ہے۔ یہ افسانہ بھی ان کے دیگر افسانوں کی طرح تصوف کے فکرو فلسفے سے جڑا ہوا ہے۔	۲۰۳ تا ۲۰۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۱۰۲	ایضاً	دھتِ تمنا	اس افسانے میں انسانی خواہشات کا بیان اور ان کی تکمیل کی کش مکش کا ذکر ہے۔	۲۲۳ تا ۲۲۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۱۰۳	ایضاً	خزاں گزیدہ	اس افسانے میں امید کا دیا بجھ جانے کے بعد کی صورت حال کا بیان ہے۔	۳۲۹ تا ۳۳۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
۱۰۴	ایضاً	پنجرہ	مٹی کے پنجرے میں قید روح کا انتہائی خوبصورتی سے بیان ملتا ہے۔	۲۶۵، ۲۶۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۱۰۵	ایضاً	ڈاڑی کا اگلا صفحہ	انسانی صورت حال کا بیان ملتا ہے۔ جس میں انسان مستقبل کا خواہاں نظر آتا ہے۔	۲۵۱ تا ۲۵۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۰۶	ایضاً	روایت	اس افسانے میں میں روایت کے ساتھ وابستہ رہنے میں بھلائی دکھائی گئی ہے۔	۳۱۸ تا ۳۱۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۰۷	ایضاً	نہ جنوں رہانہ پری رہی	غالب کے شعر میں سے اس افسانے کا نام لیا گیا ہے۔ اس میں انتہائی شاندار قصے کا بیان ہے۔	۲۱۸ تا ۲۱۶	۲۳	سن
۱۰۸	رضیہ فصیح الدین	نئی ماں اور نانی اماں	اس افسانے میں کسی قصور کے بنا اعتراف جرم کر کے خود کو موت کے سپرد کر دینا آسان کام نہیں ہوتا۔ ایسا صرف محبت ہی کروا سکتی ہے۔ اور پھر جس سے محبت کی جائے وہ خود بھی یقیناً اتنا ہی معصوم اور بے گناہ ہوگا۔ جس کے لیے کوئی خود بھی جان دے دے۔	۳۰۰ تا ۲۹۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۹	ایضاً	مرمت کہاں سے شروع ہوا	اس علامتی افسانے میں پرانی نسل کی عدم دلچسپی اور آپس میں الزام تراشیاں اور دوسری طرف نئی نسل کی تعمیر نو کی خواہش کو بے حد خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔	۲۵۵ تا ۲۵۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۰	ایضاً	بیسویں صدی کی پینٹا	شمالی افریقہ کے پس منظر میں گوروں اور سیاہ فام اقوام کو درمیان سالوں سے چلی آرہی نسلی عصبیت سے جنم لیتا ہوا یہ افسانہ انسانی رشتوں کے احترام اور برداشت کی کیفیت کو نمایاں کرنے والا افسانہ ہے	۲۵۲ تا ۲۳۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۱۱	ایضاً	بیسویں صدی کی پینا	ایضاً	۲۱۱ تا ۲۰۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۲	رضوانہ شمشی	گرلز ہوسٹل کی ایک شام	رضوانہ شمشی کا یہ افسانہ آزادی اور اختیار پر حاوی ہوا دکھائی دیتا ہے۔	۳۵۱ تا ۳۵۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۳	ایضاً	یہ وہ سحر تو نہیں	رضوانہ شمشی کا یہ افسانہ عورت کے استحصال کی کہانی ہے۔ جسے بہترین مکالموں اور بیانیے کی طاقت سے زیادہ بہتر بنایا گیا ہے۔	۴۳۷ تا ۴۳۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۴	ربیع اللہ میاں راہی	پھٹو	اس افسانے میں مزدور طبقے کا نوحہ ہے اور سماجی ناہمواریاں کا بیان ملتا ہے۔	۲۰۸ تا ۲۰۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۱۵	ایضاً	کھیل	اس افسانے میں کاریگر اور فنکار کے فرق کو پرکھا گیا ہے۔	۳۳۲ تا ۳۳۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۶	ایضاً	مرد نہیں روتے!	انہوں نے اپنے افسانے میں ”مرد نہیں سوتے“ کی کہانی تشکیل دی ہے جو اپنے آخری سطروں میں قاری کو جھنجھوڑ کے رکھ دیتی ہے اور یہاں وقت کا بہاؤ آخری جملے سے ہم آہنگ ہو کر افسانے کی ضرورت بن جاتا ہے	۳۸۵ تا ۳۹۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۱۷	ایضاً	گندم کا بلبہ	اس افسانے میں شکم کی آگ بجھانے کا بیان ملتا ہے۔	۴۲۹ تا ۴۲۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۸	روحی طاہر	آپشن	روحی طاہر اس افسانے میں طوالت سے اپنا دامن نہیں بچا سکی جس کی وجہ سے قاری کو بے جا طوالت کا گہرا احساس ہوتا ہے۔	۴۳۹ تا ۴۴۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۱۱۹	رکیں فاطمہ	بیوٹی پارلر	اس افسانے میں رکیں فاطمہ عمومی تفصیلات اور طوالت سے اپنا دامن نہیں بچاسکی اسی بنا پر ان کے افسانے اور کہانی میں کوئی نمایاں امتیاز نظر نہیں آتا۔	۳۱۳ تا ۳۲۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۲۰	ایضاً	شہریک آرزو	رکیں فاطمہ کے افسانوں میں کہانی پن زیادہ ہوتا ہے۔ ان کے اس افسانے میں ایسے غیر ضروری حصے در آئے ہیں۔	۳۶۷ تا ۳۷۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۱	زین السالکین سالک، ڈاکٹر	نایاب ہیں ہم	اس افسانے میں ایک پورا شہر جیتا جاگتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	۳۴۷ تا ۳۵۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۲	ایضاً	چاکیواڑہ سے رچھوڑلائن	یہ افسانہ جزویات نگاری کا مرقع ہے جسے انہوں نے واقعاتی رنگ دے کر ایک خوبصورت افسانے میں منتقل کر دیا ہے۔	۳۱۰ تا ۳۱۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۳	ایضاً	پائیدان سے پھسلا پاؤں۔۔۔!	اس افسانے میں مصنف نے ریلوے کی دنیا اور اس کی استعاراتی لفظیات و تشبیہات کو بہت خوبصورتی سے برتا ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۴	ایضاً	یہ عشق آساں نہیں	اس افسانے میں کہانی بکھراؤ کا شکار ہے۔ جس کی وجہ سے افسانہ متاثر نہیں کرتا۔	۳۶۲ تا ۳۶۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۵	ایضاً	انسانی آسیب	اس افسانے کو سیاسی حوالے سے الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا اور مباحثوں کی سطح پر انتخابات کو بے تحاشا گفتگو کا موضوع بنایا گیا ہے۔	۳۰۳ تا ۳۰۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۲۶	زیب اذکار حسین	تصنیف و تالیف مختصر جائزہ	اس افسانے میں مختصر جائزہ کا سب سے نمایاں پہلو اختصار ہے جو انسانی زندگی میں آلام اور جبر و قدر کے گھمبیر مسئلے میں افسانے کے مرکزی کردار کو زندگی کے سٹیج پر ایک اور کردار کی ادائیگی کے لیے مجبور دکھایا ہے۔	۱۶۳ تا ۱۶۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۲۷	زیب لاسی	بزدل	زیب لاسی کے افسانے میں ایک ڈرپوک کردار کا بیان ہے جو اپنے خوف اور وحشت کے ہاتھوں مجبور دکھائی دیتا ہے۔	۴۱۵ تا ۴۱۳	۲۱-۲۲	جنوری تا مارچ ۲۰۱۵ء
۱۲۸	ایضاً	شکست ذات	اس افسانے میں انسان قنوطیت کے کنواں میں گرا دکھائی دیتا ہے وہ اس نیچ پر پہنچ چکا ہے کہ اپنی ذات سے بھی شکست کھا رہا ہے۔	۲۶۴ تا ۲۶۸	۲۳	سن
۱۲۹	زہیرہ سمن علی	کچنار	سادہ، اور منفرد اسلوب کا شاہکار افسانہ ہے۔	۳۲۲، ۳۲۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۰	سارہ غلام نبی	سہمی ہوئی تصویر	مصنف نے ایک غلط جگہ پر لگی ہوئی کیل کو صحیح جگہ پر لگانے کی بے دلی کے رویے کو پورے سماج پر منطبق کر دیا ہے۔ یہ افسانہ اپنے اندر بے حد معنی رکھتا ہے اور قاری کو سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔	۲۳۴ تا ۲۳۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۱	ایضاً	دن بھر کی زندگی	سارہ غلام نبی کے اس افسانے میں روز مرہ کے معمولات میں سے چند بکھرے لمحوں کو چن کر خوبصورتی سے افسانہ بنا ڈالا ہے۔	۳۹۷ تا ۴۰۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۳۲	سین علی	کافی نگ	اس افسانے میں افسانہ نگار اپنے ارد گرد کے ماحول سے اپنے افسانے کا مواد اکٹھا کرتا ہے اور اس کو انتہائی چابکدستی سے سپردِ قلم کر دیتا ہے۔	۴۳۰، ۴۳۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۳	سعدیہ	پارسا بوا	یہ اختصار میں معنویت سے بھرپور افسانہ ہے۔ جس میں دیہاتی فضا میں صبر کے سائے میں زندہ لوگوں کی بے قیمتی کا نوحہ بنا کر پیش کیا گیا ہے۔	۴۳۰ تا ۴۳۸	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۴	سلیم آغا قزلباش	مراد	”مراد“ ایک ایسے شخص کا افسانہ ہے جو ساری زندگی اپنی پریشانیوں سے تنگ آ کر مرنے کی بار بار خواہش کرتا ہے اور جب حقیقت میں موت اس کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے بچا لو میں مرنا نہیں چاہتا۔ یہ ڈھیلے ڈھالے بیانیے کا افسانہ ہے۔	۱۹۹ تا ۱۹۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۵	ایضاً	عقبی کھڑکی	سلیم آغا قزلباش نے اپنے کے ذریعے اپنے قاری کو اس فضا میں لے جاتے ہیں جہاں ایک نئی کہانی کی تلاش کے دوران اپنے ہی لکھے بعض کرداروں سے ان کی ملاقات ہوتی ہے۔	۱۷۸ تا ۱۸۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۳۶	سلیم اختر، ڈاکٹر	کلر بلا سنڈ	ڈاکٹر سلیم اختر کا یہ افسانہ مکالموں سے ترتیب دیا ہوا دو مختلف اقوام کی سوچ اور زندگی کے برتنے کے نظریے کی عکاسی کرتا ہے۔	۲۶۲ تا ۲۶۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۳۶ تا ۲۳۲	افسانہ نگار نے اس رویے کی نشاندہی کی ہے کہ جس طرح ہم اپنے سماج کو مزید بد رنگ ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ اس سے انجام کار سارے رنگ مٹ جائیں گے اور ہزار رنگوں سے سچی یہ زندگی اس سماج کے لیے خواب ہو کر رہ جائے گی۔ بد رنگ کو پسند کرنے والا گروہ پورے سماج کو فطرت کے خلاف چلانا چاہتا ہے۔	کھیل بچوں کا ہوا	ایضاً	۱۳۷
سن	۲۳	۲۲۵ تا ۲۱۹	اس افسانے میں افسانہ نگار سماجی ناہمواریوں سے جان چھڑانے کا خواہش مند معلوم ہوتا ہے۔	کلیرنس سیل	ایضاً	۱۳۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۲۷، ۳۲۶	سمیرا نقوی کا افسانہ ”حکایت سادہ“ واقعی حکایت سادہ ہی ہے۔ جسے انہوں نے بہت ہی اختصار سے بیان کیا ہے۔	حکایت سادہ	سمیرا نقوی	۱۳۹
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۳۷ تا ۲۵۳	”آفتابی مہتابی کو کھرچتے صورت گر“ ان کے مخصوص اسلوبیاتی جزا ہوا افسانہ ہے۔	آفتابی مہتابی کو کھرچتے صورت گر	سمیع آہوجا	۱۴۰
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۳۶۷ تا ۳۷۹	اس افسانے میں تاریخ کے ایک گوشے کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے اور اسے اپنے منفرد اسلوب مگر مبہم بیانیے میں ڈھال دیا ہے۔	آستانے کی چوکھٹ	ایضاً	۱۴۱

۱۳۲	ایضاً	خواب میڈر، چگتے گیہوں	۳۳۵ تا ۳۳۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	سمجھ آہو جا کے اس افسانے میں ماں اور بیٹی کے درمیان دکھ اور سکھ کی دھوپ چھاؤں میں رشتوں کے رنگ سہیلیوں کے رنگوں میں ڈھلنے لگتے ہیں۔ یہاں جدائی نہیں ہے بلکہ ساری زندگی ایک دوسرے کا ساتھ دینے کی آرزو ہے۔
۱۳۳	ایضاً	صبا سورٹھ، جب بھی جاگی لیکھنی	۲۸۳ تا ۲۹۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	اس افسانے میں جملے کی مخصوص ساخت کے ساتھ تاریخ سے کچھ ورق اُلٹتے ہوئے افسانے کے کرداروں کی قالین بانی سے جڑی ہوئی زندگی کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔
۱۳۴	ایضاً	خونچکاں بوسیدگی کی پرانی درندگی	۳۲۶ تا ۳۳۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	چند برس پہلے سوات اور آس پاس کے علاقوں میں انتہا پسندی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور بنیاد پرستی کی جڑیں تاریخ میں ڈھونڈتے ہوئے اس افسانے کا پلاٹ مرتب کیا گیا ہے۔
۱۳۵	ایضاً	تراجم میں لیٹا نان کباب	۲۲۲ تا ۲۳۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	یہ افسانہ اینٹوں کے بھٹے سے جڑے کرداروں سے شروع ہو کر مراعات یافتہ طبقات پر ختم ہوتا ہے۔

۱۳۶	ایضاً	عشق دی جگی وج مور بولیندا	اس افسانے میں رسم و رواج اور کچھ کے ساتھ مغرب سے روشناس کروایا گیا ہے۔	۳۲۵ تا ۳۲۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۷	ایضاً	راج کرے گا کون	ملکی صورت حال کا نوحہ ہے جس میں دہشت گردی جیسے مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۵۰ تا ۲۲۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳۸	ایضاً	جلہ چمن آرائی	دنیا کو ایک باغ سے تشبیہ دے کر سماج کو انوکھے زاویے سے دکھایا گیا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۹	ایضاً	۱۱۴ / تیغ بے نام، پرہنگام؟	اس افسانے میں دہشت گردی کی بنا سے پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر ملتا ہے۔	۳۲۵ تا ۳۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۵۰	سید سرور ندیم	بے چہرہ آدمی	سید سرور ندیم کا یہ افسانہ انتہائی کمزور ہے۔ جو کہ مدیر کے انتخاب پر کئی سوال اٹھاتا ہے۔	۴۰۲، ۴۰۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۱	سیمیں کرن	بھیڑیا	اس افسانے میں حضرت انسان کی ذات پر سوال اٹھایا گیا ہے جو اپنی شناخت کھو چکا ہے۔	۳۲۸ تا ۳۳۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۲	ایضاً	چاچا نا شکرا	ایسے فرد کی داستان ہے جو سب کچھ ہونے کے باوجود بھی لفظ شکر سے آشنا تک نہیں ہے اور دو جمع دو کی آگ میں جھلس رہا ہے۔	۳۶۰ تا ۳۶۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

سن	۲۴	تا	۲۵۳ ۲۵۹	انسانی کی ظاہریت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے جو بظاہر سمجھ رہا ہے کہ وہ کامیاب ہے درحقیقت وہ اپنی منزل سے دور ہوتا جا رہا ہے۔	خسارہ	ایضاً	۱۵۳
تا	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۵۰ ۳۵۲	اس کی کہانی مختصر اور سادہ ہے جس کو افسانہ نگار نے نہایت چابک دستی سے اپنے افسانے میں سمویا ہے۔	چھام چھاپ	سیمیں دڑانی	۱۵۴
تا	اپریل جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۹۳ ۲۹۷	شاہدہ تبسم نے اپنے افسانے کے ذریعے معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ تعلیم کے مقدس شعبے میں عزتوں کی پامالی کوئی نیا واقعہ نہیں ہے مگر انہوں نے اس گھناؤنے جرم کو افسانوی ادب کا حصہ بنا کر احسن قدم اٹھایا ہے۔	اپر وول	شاہدہ تبسم	۱۵۵
تا	اپریل جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۳۲۸ ۳۳۶	سادہ بیانیے کا یہ افسانہ سماج میں تبدیلی کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔	در دشور انگیز	شائستہ فاخری	۱۵۶
تا	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۸۹ ۳۹۵	شائستہ فاخری نے اس افسانے میں دو خواتین کے کردار سے جو کیفیت ابھاری ہے وہ قابل توجہ بھی ہے اور قابل قدر بھی۔	لا حاصلی کے تغاقب میں	ایضاً	۱۵۷
تا	اپریل جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۸۰ ۳۸۸	اس خوبصورت افسانے میں پوشیدہ حساسیت قاری کے دل کو چھو لیتی ہے	سائنجے غم سائنجی خوشیاں	ایضاً	۱۵۸

۱۵۹	ایضاً	بچ بستہ موسم	واقعے اور بیانیے کی ندرت نے اس افسانے کو بے حد خوبصورت بنا ڈالا ہے۔	۳۱۹ تا ۳۱۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۰	شاہد رضوان	سائیں جی	شاہد رضوان کا یہ افسانہ تھوڑی سی ایڈیٹنگ کا متقاضی تھا۔	۳۱۸ تا ۳۱۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۶۱	ایضاً	مزدور	افسانہ نگار کا یہ افسانہ اپنے عنوان ”مزدور“ ہی کی طرح زندگی کی ایک ایسی ضرورت کی نشاندہی کرتا ہے جسے پورا کرنے کے لیے مزدور موجود ہیں۔	۳۱۸ تا ۳۱۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۶۲	ایضاً	جوگی جوک	اس افسانے میں کوئی منضبط کہانی یا واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ آنکھوں دیکھے منظر نامے کا بیانیہ ہے۔ جس میں زندگی متحرک دکھائی دیتی ہے۔	۳۵۳ تا ۳۶۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۶۳	ایضاً	جج اکبر	شاہد رضوان اپنے افسانے کے مرکزی کردار کو سرک کے بیچ لاکر ایسے ہی موڑ پر چھوڑ دیتے ہیں۔	۳۲۸ تا ۳۳۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۶۴	ایضاً	سفید بال	اس افسانے میں افسانہ نگار نے سماجی مسائل کی نشاندہی کی ہے۔	۳۹۶ تا ۴۰۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۶۵	ایضاً	پہلا آدمی	اس افسانے میں ہزاروں سال کا چلن ہمیں بتاتا ہے کہ کہانیاں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔	۳۹۶ تا ۳۹۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۶	ایضاً	آخری سیڑھی	یہ افسانہ زیادہ طوالت لیے ہوئے ہے۔ جس کی وجہ سے افسانویت مجروح ہوئی ہے۔	۳۱۹ تا ۳۳۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۶۷	ایضاً	مائی مستانی	شاہد رضوان نے اس افسانے کو بیانیے کی مدد سے خوبصورت بنا دیا ہے۔	۲۸۷ تا ۳۰۲	تا ۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۸	شاہین کاظمی	سلمی اور کروئس	اس افسانے میں افسانہ نگار نے سماجی مسائل کی نشاندہی کی ہے۔	۳۲۶ تا ۳۳۲	تا ۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶۹	ایضاً	برزخ	رومانویت کے لہارے میں لپٹی ہوئی کہانی کا ذکر ملتا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۹	تا ۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۰	ایضاً	ایک بوسے کا گناہ	اس کے کردار عمومی ہیں اور اس میں کہانی کی بنت اور پلاٹ انتہائی شاندار ہے۔	۳۹۶ تا ۳۹۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۱	شائستہ مفتی	تاروں بھرا آسمان	اس میں کہانی کو رومانوی انداز میں بیان کیا گیا ہے اور کرداروں کو اُمید کی دنیا میں محو دکھایا گیا ہے۔	۳۱۰ تا ۳۱۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۲	شاہد زبیر	چُپ کی سانجھ	شاہد زبیر نے اس افسانے کو دلچسپ پیرائے میں بیان کیا ہے۔	۳۳۸ تا ۳۴۱	تا ۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۳	شافیہ خان	چھمی	اس افسانے میں طوائف کی زندگی کا بیان ملتا ہے۔	۳۰۰ تا ۳۰۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۴	شاہین عباس	ایڈٹینگ	انسانی زندگی میں انسان جس طرح اپنے معمولات کو گزار رہا ہے اس کا بیان ملتا ہے۔	۳۱۸ تا ۳۲۶	تا ۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۵	شاہد عروج خان	سازش	اس افسانے میں سازش سے پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۳	تا ۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۱۷۶	شبنم شکیل	لال پری	شبنم شکیل نے اپنے افسانے میں مختلف خاندانی پس منظر سے اُتھ کر آنے والے دو میاں بیوی کے درمیان اختلافات کو گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔	۱۹۲۳ تا ۱۸۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۷۷	شیر شاہ سید، ڈاکٹر	میٹوں کا پانی	اس افسانے میں بے شمار سچے واقعات اور ان پوشیدہ ریزہ ریزہ ہوتی زندگی کے حقیقی تجربوں کو کہانی کی صورت میں قلم بند کیا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۸	ایضاً	گائری	زندگی کی تلخ حقیقتوں کا بیان ہے اور زندگی کے چہرے سے نقاب اُتار کر اس کا نمایاں کیا ہے۔	۳۵۶ تا ۳۶۱	۱۸	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۹	ایضاً	زنجی	اس افسانے میں کرداروں کو نہایت مہارت اور چابکدستی سے بیان کیا ہے۔	۳۰۲ تا ۳۰۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۰	شفیع منصور	موسیٰ میری دو معصوم بچیاں	اس افسانے میں انہوں نے صفِ نازک کے ساتھ مرد کے رویے کے ذریعے بیٹی کی محبت کو ابھارتے ہوئے سماج کو آئینہ دکھانے کی کاشش کی ہے	۳۲۷ تا ۳۳۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۸۱	شفیق انجم	دنیا دکھ ہے	یہ ڈرامائیت سے بھرپور افسانہ ہے جس سے انہوں نے پیروں تلے کچلے جانے والے ایسے لوگوں کا نوحہ بیان کیا ہے جنہیں بہتر دنیا کے خواب دیکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔	۲۱۶ تا ۲۲۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۸۲	ایضاً	ایک غیر افسانوی کہانی	اس افسانے میں کہانی کے ساتھ ساتھ ڈرامائی عنصر کا بیان بھی ملتا ہے۔	۲۹۳ تا ۲۹۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۸۳	شکیل احمد خان، ڈاکٹر	خارج از امکان	اس افسانے میں خارجیت کا بیان ملتا ہے۔	۳۲۳ تا ۳۲۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۸۴	شمیمہ ندیم	بدحواس کلینک	شمیمہ ندیم کا افسانہ عدم توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی بنا پر وہ افسانے پر بھرپور توجہ نہیں دے سکیں۔	۳۵۷ تا ۳۶۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۵	صغیر رحمانی	بو	اس افسانے میں علامت نگاری سے کام لیا گیا ہے۔	۲۹۶ تا ۳۰۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۸۶	طاہر نقوی	بدنامی	اس میں مصنف نے اپنے افسانے ”بدنامی“ کے مختصر بیانیے میں ایسے ہی ایک گوشے کو کہانی بنا ڈالا ہے۔	۹۷، ۹۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۱۸۷	ایضاً	آخری سٹاپ	یہ مختصر علامتی افسانہ ہے جو کہ اپنے اندر بہت معنی خیزی تو نہیں رکھتا لیکن اظہار کی قوت سے اپنا پیغام قاری تک پہنچانے میں ضرور کامیاب ہوتا ہے۔	۱۶۹، ۱۶۸	۵	جنوری تا جون ۲۰۱۱ء
۱۸۸	ایضاً	ترکیب	یہ ڈھیلے ڈھالے بیانیے کا افسانہ ہے۔	۳۶۴ تا ۳۶۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۹	طاہر مسعود، ڈاکٹر	کہانی وہاں ختم ہو جاتی ہے	اس افسانے میں ابتدا سے انتہا کا بیان ملتا ہے جس کو انتہائی چابک دستی اور مہارت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔	۲۸۳ تا ۲۸۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۹۰	طلعت آفتاب احمد	نچوگتا	”نچوگتا“ ایک ایسا افسانہ ہے۔ جس میں یادوں کی کیاری میں پھول کھل کر منجمد ہو چکے ہیں۔ نہ نئی کلیاں کھلتی ہیں اور نہ پرانے مرجھاتے ہیں۔ برسوں کے بعد پلٹ کر دیکھنے کا عذاب اس افسانے میں نمایاں ہے۔	۳۰۴ تا ۳۰۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۹۱	ایضاً	چلائی گیا	ان کا یہ افسانہ بیانیہ اور بُنت کے لحاظ سے بھی بے حد قابل توجہ ہے۔	۴۱۶ تا ۴۱۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۱۹۲	ایضاً	زیوریاں	طلعت آفتاب احمد نے اس افسانے کو مشرقی پاکستان میں سقوط ڈھاکہ کے ایسے سے جوڑ کر افسانے کا تانا بانا بنا ہے۔ یہ افسانہ بھرپور معنویت لئے ہوئے ہے۔	۲۹۳ تا ۲۹۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۹۳	ایضاً	من کا پنجم	اس افسانے میں دلی جذبات و احساسات کا بیان ہے۔	۳۲۶ تا ۳۳۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹۴	ظہیر خان	کھیل کھیل میں	یہ ایک بھیا تک انجام کا افسانہ ہے جو قاری کو سرشار کرنے کے بجائے جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔	۳۳۸ تا ۳۴۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۹۵	ایضاً	مادھو پور کا وحید	اس میں ایک سیدھی سادی کہانی ہے۔ جس میں بدی کو ایک انجام سے دو چار ہوتے دکھایا گیا ہے۔	۳۰۴ تا ۳۰۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۹۶	ظہیر مرزا	نازیہ	ظہیر مرزا کے اس افسانے میں سادہ بیانیہ انداز میں عام گھریلو مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جسے قدرے اختصار سے بیان کیا جا سکتا ہے۔	۴۲۱ تا ۴۲۱۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۹۷	ایضاً	جال	اس افسانے کو فرد اور اشیاء کے پیچیدہ رشتے کو زیادہ گہرائی سے سمجھنے اور برتنے کی ضرورت ہے۔	۳۸۳ تا ۳۸۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹۸	عابدہ رحمانی	خزاں کے بود بہار کی آمد	عابدہ رحمانی کا یہ افسانہ زیادہ تبلیغ اور مذہبیت سے پر ایک تحریر ہے۔	۴۱۸ تا ۴۲۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۹۹	عابد میر	پانی نے لکھی کہانی	اس افسانے میں طبقاتی کش مکش کا بیان ملتا ہے۔	۳۹۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۲۰۰	ایضاً	ملٹی نیشنل کمپنی کے منیجر کی ڈائری	اس افسانے میں سرمایہ داری نظام کا بیان ملتا ہے۔ اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر ہے۔	۳۰۱۳۳۹۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۱	ایضاً	خبر اور رد عمل	انسانی رویوں کا ذکر ہے کہ ہمارا سماج کس طرح حقیقت پسندی سے دور ہوتا جا رہا ہے۔	۳۵۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۲	ایضاً	سردار کا خدا	معاشرتی ناہمواریوں اور امیر غریب کی تفریق کے حوالے سے اس میں بیان ملتا ہے۔	۳۵۷، ۳۵۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۳	ایضاً	2110 کا ایک منظر	اس افسانے میں دہشت گردی کے حوالے سے پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر ہے۔	۳۵۷، ۳۵۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۴	ایضاً	علم اور عقیدے میں گہری کہانی	اس افسانے میں سماجی پابندیوں اور ناہمواریوں کا بیان ہے کہ انسان کس طرح اس پابندی میں اپنے دن گزار رہا ہے۔	۲۵۲ تا ۲۳۶	۲۳	سن
۲۰۵	عباس رضوی	بوٹل گلی کا جن	عباس رضوی نے اپنے افسانے کو گہرے اور عمیق مشاہدے کی بنیاد پر استوار کیا ہے۔ دلچسپ پیرائیہ اظہار نے اس افسانے کو انفرادیت عطا کر دی ہے۔	۲۱۳ تا ۲۰۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۰۶	عذرا اصغر	بن باس	یہ سادہ بیانیے کا افسانہ ہے جو کہ اپنی پہلی سطر میں ہی قاری پر کھل جاتا ہے۔	۱۰۲ تا ۹۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۲۰۷	عصمت نوید	دھتکار	اس افسانے میں وحدت تاثر کی بے حد کمی ہے۔	۳۳۵ تا ۳۵۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۰۸	عظمیٰ عزیز خان	روشنی میں خوشبو کا قحط	اس افسانے میں تھوڑی سی وضاحت طلب کی گئی ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۰۹	علی تنہا	بیری کا سانپ	دیہاتی فضا میں سانس لیتا ہوا یہ ایک ایسا افسانہ ہے جو توہمات کی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے۔	۱۳۶ تا ۱۳۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۱۰	ایضاً	مرغ پر سوار موت	علی تنہا کے اس افسانے میں لا حاصلی کا احساس ہوتا ہے۔	۲۲۵ تا ۲۸۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۱۱	علی اکبر ناطق	پانڈو کے	”پانڈو کے“ علی اکبر ناطق کا دلچسپ پیرائے میں بیان کیا ہوا افسانہ ہے۔	۲۹۳ تا ۳۰۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۱۲	علی حیدر ملک	پانی پانی	”پانی پانی“ میں انہوں نے آج کے سماج میں فرد کی بے حسی اور لا تعلقی کو موضوع بنایا ہے۔	۱۵۳ تا ۱۵۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۱۳	ایضاً	رشتے کا زہر	اس افسانے میں وہ عورت بھی اعلیٰ کردار کی حامل ہے جس نے اپنی بیٹی کو برائی کی دلدل سے نکالنے کی کوشش کی۔ خود ہجرت نہ کر کے اس نے ایک اور بڑا کام کیا کہ وہ باب ہی ہمیشہ کے کیے بند کر دیا جو اس کی بیٹی کی زندگی کو جہنم بنا سکتا تھا۔	۳۵۷ تا ۳۵۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۲۱۴	عینی نیازی	کتبہ	یہ افسانہ غلام عباس کے افسانے سے متاثر دکھائی دیتا ہے۔ جس میں عام طبقے سے تعلق رکھنے والے فرد کی نا تمام خواہشات اور حسرتوں کا بیان ہے۔	۳۹۷ تا ۳۹۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۱۵	فائق احمد	قلعہ عمر پور	اس افسانے میں ماورائیت کی بنیاد پر جس کردار کو ابھارا گیا ہے وہ مکمل طور پر سامنے نہیں آتا۔ یہاں کردار بہت تیزی سے اظہار کرتا ہے، جب کہ واقعہ خاموشی اور حیرت کا متقاضی ہے	۳۶۷ تا ۳۶۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۱۶	ایضاً	سرپرائز	یہ افسانہ قاری کو حیران نہیں کر پاتا کیونکہ دن بدن توانائی اور پینائی میں کمی کا شکار بوڑھا اندھیرے میں جس طرح نشانہ داغتا ہے وہ متاثر کن نہیں ہے۔	۳۹۱ تا ۳۹۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۱۷	ایضاً	سرحد پر	فائق احمد کا یہ افسانہ عمومی مکالموں اور کمزور بیانیے کا شکار ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۱۸	ایضاً	گاڑی جا چکی	یہ مختصر افسانہ ماضی اور حال کے زمانوں کو باہم انگیخت کرتا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۱۹	ایضاً	لاسٹ سین	اس افسانے میں واقعے کی شدت کا احساس پیدا نہیں ہوتا۔	۳۰۶ تا ۳۰۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۲۰	ایضاً	میجا	اس افسانے کو پڑھتے ہوئے ایک بنیادی سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ کیا کسی میجا کو اپنے مریض کو بچانے کے لیے اپنی جان دے دینا چاہیے۔	۳۲۵، ۳۲۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۲۱	ایضاً	دشتِ گماں	فائق احمد نے جدید حسیّت سے حیرت کشید کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر غیر حقیقی عنصر کی وجہ سے قاری کردار کے دکھ کی شدت کو محسوس نہیں کر پاتا۔	۳۶۹ تا ۳۷۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۲۲	ایضاً	نیامت بی بی	فائق احمد اپنے افسانے اس افسانے کے ذریعے اسی دکھ بھری داستان کو ایک اور انداز سے دہرانے کی کوشش کی ہے۔ بلاشبہ یہ خوبصورت اور مختصر افسانہ آج کے عہد ہی میں لکھا جاسکتا ہے۔	۳۲۰ تا ۳۲۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۲۳	فائزہ	کھلی کھڑکی	افسانہ ”کھلی کھڑکی“ اپنے موضوع کے حوالے سے ایک منفرد مقام رکھتا ہے البتہ واقعاتی بہاؤ میں کمزور دکھائی دیتا ہے۔	۳۳۷ تا ۳۴۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۲۴	فرحت انوار	اپنے اپنے آسیب	گھٹن زدہ ماحول میں پرورش پانے والی حساس لڑکیوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اس کا اظہار فرحت انوار نے اپنے افسانے میں بھرپور طریقے سے کیا ہے۔	۳۳۷ تا ۳۵۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۲۲۵	فیصل عجمی	احتیاط	اس افسانے میں مصنف فلپائن کے قیام کے دوران پیش آنے والے واقعات کو افسانے کا روپ دیا ہے۔	۱۲۳ تا ۱۱۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۲۶	ایضاً	اور ٹائم	اس افسانہ نگار ماسکو کے قیام کے دوران پیش آنے والے واقعات کو افسانے کا روپ دیا ہے۔	۱۲۹ تا ۱۲۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۲۷	ایضاً	دس منٹ	فیصل عجمی نے آج کے سماج میں فرد کی بے حسی کو موضوع بنایا ہے۔ اور آگ اور پانی کو ایک سو اسی ڈگری کی انتہاؤں پر ایک دوسرے سے دور دکھا کر پورے سماج کی بے رحمی کو نمایاں کرنے کی کوشش کی ہے۔	۱۶۰ تا ۱۵۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۲۸	ایضاً	قیامت	اس افسانے میں فینٹسی کا رجحان غالب دکھائی دیتا ہے۔	۱۷۱ تا ۱۶۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۲۹	ایضاً	پردہ	یہ ایک ایسا افسانہ ہے۔ جس کے اختتامیہ میں اچانک برآمد کی ہوئی حیرت کو ابھارا جاتا ہے۔	۱۷۵ تا ۱۷۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۳۰	ایضاً	من و سلوئی	”من و سلوئی“ سے ایک سوال ابھرتا ہے کہ کیا خدا تشکیک کے راستے سے گزرنے والوں کا رزق بند کر دیتا ہے۔	۱۷۹ تا ۱۷۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۳۱	ایضاً	bull dog	اس افسانے میں کہانی اور پلاٹ انتہائی مربوط ہیں۔	۱۸۳ تا ۱۸۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۲۳۲	فیاض تحسین	بول میری مچھلی کتنا پانی	اس کہانی میں فکریات اور فن کے حوالے سے سقم محسوس ہوتا ہے۔	۲۷۳ تا ۲۷۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۳	فیروز عابد	سب کچھ اندر ہے	افسانہ نگار نے نسلی تصادم کی لہر کو اثر انگیز مکالموں، قدم بہ قدم چلتے وقوعہ کی مدد سے بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔	۲۷۶ تا ۲۷۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۴	قاسم خورشید	اندر آگ ہے	اس افسانے میں داخلی عناصر کا بیان ہے۔	۳۹۵ تا ۳۹۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۳۵	ایضاً	پھانس	قاسم خورشید کا شمار ممتاز افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے اس افسانے میں کہانی اپنی عروج پر نظر آتی ہے۔	۳۹۹ تا ۴۰۴	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۳۶	ایضاً	سب رو نہیں سکتی	اس کا بیانیہ مختصر ہے البتہ جزئیات نگاری سے کام لیا گیا ہے۔	۴۰۹ تا ۴۰۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۳۷	ایضاً	پوسٹر	اس افسانے میں علامت نگاری سے کام لیا گیا ہے اور خارجیت کا بیان ملتا ہے۔	۴۱۳ تا ۴۱۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۳۸	ایضاً	کنی کاراجکمار	”کنی کاراجکمار“ افسانے میں ”قاسم خورشید“ نے افسانے کی اعلیٰ تکنیک کا استعمال کیا ہے۔	۴۲۰ تا ۴۱۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۲۳۹	قدیر غوثی	سڑک آگے نہیں جاتی	افسانہ نگار لکھتا ہے کہ اگر شہر کی زندگی کا تجربہ نہ ہو تو دیہاتی آدمی اپنی معصومیت کے سبب پولیس کے ہتھے ضرور چڑھتا ہے۔ اسی بات کو افسانہ نگار نے لطیف پیرائے میں اپنے اس افسانے کے ذریعے بیان کی ہے۔	۱۷۷ تا ۱۷۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۴۰	ایضاً	پرچھائیاں	قدیر غوثی نے اس افسانے میں فینٹسی کی مدد سے موجودہ عہد کے اس معاشرے پر طنز کرتے ہوئے مکالموں سے پورے بیانیے کو عمدگی سے بیان کیا ہے۔	۳۱۲ تا ۳۰۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۴۱	ایضاً	جینٹس	یہ طے کرنا مشکل ہے کہ اینارٹل لوگ جینٹس ہوتے ہیں یا جینٹس لوگوں میں اینارٹل زیادہ ہوتی ہے۔ مگر قدیر غوثی نے ”جینٹس“ میں ایسے ہی کردار سے ملاقات کروائی ہے۔	۲۶۶ تا ۲۷۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۴۲	ایضاً	آج کی کہانی	قدیر غوثی نے اپنے افسانے میں کرداروں اور واقعے کی مدد سے گتھی سلجھانے کی کوشش کی ہے۔	۳۵۳ تا ۳۵۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۴۳	ایضاً	سروں کے مینار	سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کا اثر شہروں اور گاؤں پر یکساں پڑتا ہے۔ صرف رفتار کا فرق ہوتا ہے۔	۳۵۲ تا ۳۵۵	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۲۳۴	ایضاً	الم ناک	یہ افسانہ ایک اتفاق پر مبنی ہے۔ جس میں کوئی گہری معنویت لئے ہوئے نہیں ہے۔	۲۶۵ تا ۲۶۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۵	ایضاً	راکھ	قدیر غوثی نے اپنے افسانے میں عورت کے کردار کی نفسیاتی الجھنوں اور پیچیدگی کے باوجود کہانی کو رواں لہر کی طرح بیان کیا ہے۔	۳۳۸ تا ۳۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۶	ایضاً	ساتواں در	افسانہ نگار نے کرداروں اور مکالمے کی مدد سے سماج کی ایک برائی کو نہ صرف بے نقاب کیا ہے بلکہ صنف نازک کو یہ احساس دلانے کی کوشش کی ہے کہ نازک کا مطب کمزور ہونا نہیں ہے۔	۲۲۱ تا ۲۱۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳۷	ایضاً	سرخ ہو جانے دو	اس افسانے میں سماجی تبدیلیوں کا بیان بھی ملتا ہے اور اس میں ناہمواریوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔	۳۶۲ تا ۳۶۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۳۸	قدسیہ ندیم لالی	چاند	قدسیہ ندیم لالی کا یہ افسانہ بے حد کنز و تحریر ہے۔	۴۴۹ تا ۴۵۲	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳۹	گلشن کھنہ	ضرورت	یہ افسانہ، افسانے کے معیار پر پورا نہیں اترتا اس میں کہیں کہیں سقم بھی محسوس ہوتا ہے۔	۳۹۳ تا ۳۹۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۰	ایضاً	کفارہ	اس افسانے میں کردار کی کش مکش کو نمایاں طور پر دکھایا گیا ہے۔	۳۸۲ تا ۳۸۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۲۵۱	مبشر احمد میر	کفارہ	افسانہ نگار نے اپنے اس افسانے میں ایک شخص کی زندگی کے تین ادوار جوانی سے بڑھاپے تک کے زمانے کو انتہائی مختصر افسانے میں بہت عمدگی سے سمیٹا ہے۔	۲۹۲ تا ۲۸۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۵۲	ایضاً	جشن کامرانی	اس افسانے میں حالیہ دنوں میں ہونے والے واقعات کو موضوع بنایا ہے۔ جس میں قبروں کے ساتھ بے حرمتی کرنے والے لوگوں کا ذکر ملتا ہے۔	۳۱۰، ۳۰۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۵۳	ایضاً	داستان گو	مبشر احمد میر کا یہ افسانہ ماضی کے ایک کردار کا المیہ ہے۔	۳۰۹ تا ۳۰۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۵۴	ایضاً	سراب	عصر حاضر کے خنفي رویوں کو بیان کرتا ہوا یہ افسانہ اس شمارے کا بہترین افسانہ ہے۔	۳۱۲ تا ۳۰۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵۵	ایضاً	دائرے کا مقطع	اس افسانے میں سماج راویوں کا بیان ملتا ہے۔	۳۲۵ تا ۳۲۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵۶	محمد سعید شیخ	خطِ امکاں	محمد سعید شیخ نے اس افسانے کو تگنوں سے شروع کر کے دوطرفہ محبت پر ختم کیا ہے۔ جس میں تیسرے کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔	۲۶۷ تا ۲۷۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۵۷	ایضاً	بے قصور	اس افسانے میں قصور کے بنا اعتراف جرم کر کے خود کو موت کے سپرد کر دینا ہے۔	۳۰۴ تا ۳۰۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۶۵ تا ۲۵۹	یہ سادہ بیانیہ پر مشتمل افسانہ ہے۔	گھاؤ	ایضاً	۲۵۸
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۳۸۰ تا ۳۸۸	مرگِ مفاجات میں سماج کے ایک حساس موضوع کو چھیڑا گیا ہے اور افسانہ نگار نے اسے بہت خوشی سے برتا بھی ہے۔	مرگِ مفاجات	ایضاً	۲۵۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۳۳۵ تا ۳۵۳	اس افسانے میں ایک بنگالی فوجی آفیسر کی پہچان پنجابی خاتون سے شادی کی صورت میں ہونے والے بچوں کے مستقبل کے حوالے سے کشمکش کو ابھارا گیا ہے۔	دیواریں	ایضاً	۲۶۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۱۶ تا ۳۱۲	محمد سعید شیخ نے اپنے اس افسانے میں امید اور یقین کو موضوع بنایا ہے۔	ہجر کی رات	ایضاً	۲۶۱
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۳۵۱ تا ۳۴۵	یہ افسانہ سیدھے سبھاؤ سے آگے بڑھتے ہوئے ایسے موڑ پر آ جاتا ہے جہاں مصنف نے اتفاقات کی مدد سے کہانی کو آگے بڑھایا ہے، مگر یہی ادا افسانے کے تاثر کو خراب کرتی ہے	جال	ایضاً	۲۶۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۲۵۳ تا ۲۶۰	افسانہ نگار کا یہ افسانہ دو متضاد رویوں کے ساتھ جینے والے لوگوں کا افسانہ ہے۔	طلسم دنیا	ایضاً	۲۶۳

اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۳۳۷، ۳۳۶	محمد سعید شیخ نے نفس کو لگام دینے کی اسی حالت کو ”ریاضت“ کا عنوان دیا ہے۔	ریاضت	ایضاً	۲۶۴
جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء	۱۷	۲۱۶ تا ۲۱۲	ادیب حق گوئی کے اہم منصب پر فائز ہونے کے باوجود سچائی کا پرچار خطابت اور تبلیغ کے ذریعے نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے اشعار اور اپنی کہانیوں میں جمالیات اور تخلیق کو باہم پیوست کر کے فریضہ سرانجام دیتا ہے۔	کون جیتا ہے	ایضاً	۲۶۵
اپریل تا جون ۲۰۱۴ء	۱۸	۲۶۲ تا ۲۵۱	اس افسانے میں افسانہ نگار روعظ و نصیحت کا کار بند نظر آتا ہے۔	ایک اور دریا	ایضاً	۲۶۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء	۱۹	۳۳۷ تا ۳۵۵	یہ سادہ بیانیہ پر مشتمل افسانہ ہے۔ اور منزل کے حصول کی کہانی کو شاندار طریقے سے بیان کیا ہے۔	تکمیل	ایضاً	۲۶۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء	۲۰	۲۷۱ تا ۲۶۶	اس میں ظاہری رنگ نمایاں ہے۔	گھاؤ	ایضاً	۲۶۸
جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	۲۱-۲۲	۲۶۵ تا ۲۶۱	اس افسانے میں انسان کو اپنی انا کے خول سے باہر نکل کر دیکھنے کی تلقین ملتی ہے۔	حصار	ایضاً	۲۶۹
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۳۷۷ تا ۳۸۱	اس میں خواہشات کی تکمیل کا بیان ملتا ہے۔	مُراد	ایضاً	۲۷۰

سن	۲۳	تا	۲۳۶ ۲۳۵	اس افسانے میں بتایا گیا ہے کہ گناہ کے باعث انسان کی باطنی طاقتوں کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ بظاہر ٹھیک نظر آتا ہے مگر باطنی لحاظ سے کھوکھلا ہو جاتا ہے۔	دیمک	ایضاً	۲۷۱
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	تا	۲۸۳ ۲۸۶	یہ افسانہ وجودی فکر کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ آنکھیں، دروازہ، کھڑکی اور دستک جیسی علامتوں کے ساتھ فرد کو اندر سے کھوجنے کی فکر کرتے ہوئے افسانہ نگار نے نہ ہونے کی جدائی اور ہونے کا ملاپ بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔	اختتام سے پہلے کی کہانی	محمد عاصم بٹ	۲۷۲
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	تا	۲۹۲ تا ۲۸۷	اس افسانے میں کلاک کے پنڈولم اور لمبے بالوں والی چوٹی کے پھندنے کے درمیان مماثلت تلاش کر کے انہوں نے ایک دلچسپ بیانیہ ترتیب دیا ہے۔	مارگزیدہ	محمد خالد آذر	۲۷۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	تا	۲۱۰ تا ۱۸۸	اس افسانے میں انسان کے زمینی مسائل کا بیان ملتا ہے جس کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ افسانے کا حصہ بنایا ہے۔	آدم اور خدا	محمد امین الدین	۲۷۴
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	تا	۳۲۳ ۳۲۷	اس افسانے کی کہانی کے لیے عمومی مسائل سے مواد لیا گیا ہے۔	بھاپ نکلنے دو	ایضاً	۲۷۵

۲۷۶	ایضاً	Vada A Bordo! Cazzo	اس افسانے میں قنوطیت بھرے احساس کے بھاری بوجھ تلے قصبے کو بیان کیا گیا ہے۔	تا ۱۲	تا ۳۶۰ ۳۶۵	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۷۷	ایضاً	آگ سے برف کی ملاقات	ان کا یہ افسانہ بیانیہ اور بخت کے لحاظ سے بھی بے حد قابل توجہ ہے۔	تا ۱۳	تا ۳۷۶ ۳۷۹	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۷۸	ایضاً	مصورہ	یہ افسانہ ایک خیالی تصویر کشی کا بیان ہے۔ جو اپنے اندر حیرت کے کئی در لیے ہوئے ہے۔	تا ۱۸	تا ۲۶۳ ۲۶۶	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۷۹	ایضاً	البعاد ثلاثہ	اس افسانہ کی کہانی سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی دلکش ہے۔	تا ۲۳	تا ۳۸۷ ۳۹۰	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۸۰	محمد ناصر شمس	لمحہ	یہ حقیقت اور سچ کی جانب دوبارہ مراجعت کا افسانہ ہے۔ خوبصورت بیانیے پر مشتمل یہ مختصر افسانہ اپنے اندر معنی خیزی سے بھر پور ہے۔	تا ۷-۸	تا ۳۲۸ ۳۳۱	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۸۱	ایضاً	پتوار	کرداروں۔ زمان و مکان کی شناخت کے باوجود اس افسانے میں آفاقیت نمایاں ہے۔ یہ اس افسانے کی انفرادیت ہے۔	تا ۱۶	تا ۳۵۳ ۳۵۸	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۲	ایضاً	گنگن	چھوٹے چھوٹے جملوں اور پیرا گراف میں چھپا اختصار اس افسانے کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔	تا ۱۷	تا ۲۲۲ تا ۲۲۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۸۳	ایضاً	اشنان	اس افسانے میں ظاہریت سے باطن تک کے سفر کی داستان کاربند ہے۔	۲۶۷ تا ۲۷۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۲۸۴	محمد حامد سراج	یونین کونسل	محمد حامد سراج نے اپنے اس افسانے میں عہد گزشتہ سے کچھ تصویریں منتخب کر کے گم شدہ اشیاء اور اقدار کا بیانیہ مرتب کیا ہے۔	۳۳۸ تا ۳۴۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۸۵	ایضاً	مارگزیدہ	اس افسانے معاشرے سے ناپید ہوتی ہوئی اخلاقی اقدار کا نوحہ ہے۔	۳۸۳ تا ۳۸۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۶	ایضاً	یونین کونسل	محمد حامد سراج نے اپنے اس افسانے میں عہد گزشتہ سے کچھ تصویریں منتخب کر کے گم شدہ اشیاء اور اقدار کا بیانیہ مرتب کیا ہے۔	۳۰۳ تا ۳۰۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۸۷	محمد عمر نجیب	بانسری کی تان	آغاز سے پتا نہیں چلتا کہ یہ افسانہ ہے۔ نصف کے بعد کہانی سامنے آتی ہے مگر وہ بھی افسانویت سے خالی رہتی ہے۔	۳۶۷ تا ۳۷۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۸۸	محمود احمد، قاضی	اسطارہ گلی	اس افسانہ کا بیانیہ سادہ ہے اختصار اس کی نمایاں خصوصیت ہے۔ جو اس کو مزید خوبصورت اور دلکش بنا دیتی ہے۔	۲۹۸ تا ۳۰۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸۹	ایضاً	وصال گلی	اس افسانے میں رومانوی رنگ نمایاں معلوم ہوتا ہے۔	۲۵۵ تا ۲۶۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۲۹۰	ایضاً	بندگی	انسانی زندگی کی بے ثباتی کا بیان ہے کہ انسان وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کس طرح موت کے نزدیک ہوتے جا رہا ہے۔	۳۳۷ تا ۳۳۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۹۱	ایضاً	لکرتے انگور چڑھایا	اس افسانے میں نیکی اور بدی کی کش مکش دکھائی گئی ہے۔	۲۳۳ تا ۲۳۵	۲۳	سن
۲۹۲	محسن علی	حساب	چھوٹے چھوٹے جملوں اور پیرا گراف میں چھپا اختصار اس افسانے کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔	۳۱۲ تا ۳۱۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۹۳	مرزا حامد بیگ	ٹیالے چھجے والارہستوران	مرزا حامد بیگ کے مختصر افسانے کے ابتدائی جملے ”میں نے کبھی آدھار لے کر واپس نہیں کیا“ اور آخری فقرے ”میں کانپتے ہاتھوں سے منی آرڈر لکھتا ہوں“ کے درمیان جو ربط ہے وہ اس خوبصورت افسانے کو بہت معنی خیز بناتا ہو۔	۲۵۳ تا ۲۵۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۹۴	مرزا شاہد بیگ	نہتی	مرزا شاہد بیگ کا افسانہ باقی افسانوں کے مقابلے میں بے حد کمزور پلاٹ پر مشتمل ہے۔	۳۲۲ تا ۳۲۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۹۵	مرزا حیدر عباس	کتے کی دم	یہ افسانہ قاری پر انسانی رشتوں اور فرد کی نفسیات کی پر تیں کھولتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	۲۷۱ تا ۲۶۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۹۶	مسعود صابر	بے خواب آنکھیں	”بے خواب آنکھیں“ قدیم داستانوں سے مستعار لیا ہوا بیانیہ ہے۔	۱۳۳ تا ۱۳۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۲۹۷	ایضاً	درندہ	جمالیت کی سطح پر زندہ رہنا اور درندہ صفت ہونا، بظاہر دریا کے دو کنارے ہیں جو یکجا نہیں ہوتے۔ لیکن مسعود صابر نے اپنے افسانے میں دونوں کرداروں کو باہم یکجا کر دیا ہے۔	۱۷ تا ۱۶۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۹۸	ایضاً	کٹار	”کٹار“ ایک سادہ بیانیے کا افسانہ ہے۔ کہ کچھ علاقوں میں اپنے اندر اس قدر قوت رکھتی ہیں کہ کسی ایک فرد کا نہیں بلکہ پورے سماج کا فوجہ بیان کرتی دکھائی دیتی ہیں۔	۲۳۳ تا ۲۱۹	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۹۹	ایضاً	مانو	”مانو“ مسعود صابر کا کردار کی خود لذتی کا ایسا بیانیہ ہے جو بغیر پلاٹ وقت کے بھاؤ میں لکھا گیا ہے۔ ایسی تحریروں سے قاری خط اٹھاتا ہے مگر معنی اخذ نہیں کر پاتا۔	۲۹۸ تا ۳۰۳	۶ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۰۰	ایضاً	لبیک	یہ سادہ بیانیہ کا ایسا ہی افسانہ ہے جس میں کردار زندگی کی تیز دوڑ میں کچھ لمحے چرا کر حال سے ماضی کی طرف سفر کرتا ہے مگر پھر تیزی سے حال کی طرف دوبارہ لوٹ جاتا ہے۔	۳۳۷ تا ۳۳۲	۷-۸ تا	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۳۰۱	ایضاً	بے آواز صدائیں	مسعود صابر نے اس افسانے میں گم شدہ افراد کے معاملے کو مرکزی خیال بنا کر واقعاتی سطح پر کرداروں کو آپس میں جوڑتے ہوئے ایک خوبصورت افسانہ تخلیق کیا ہے۔	۳۰۳ ۳۱۲	تا	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۰۲	ایضاً	زاہد بھائی	مسعود صابر کے ذہن میں اُبھرنے والی کہانی کا پھیلاؤ اور اُسے واقعاتی عناصر سے آمیز کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ جزیات کو بھی وہ بہت خوبی سے بیان کرتے ہیں۔ ان کا افسانہ ”زاہد بھائی“ ایک ایسا ہی مرقع ہے۔	۳۲۰ تا ۳۰۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	
۳۰۳	مسعود اشعر	بسم اللہ کا گنبد	اس افسانے میں واعظ و نصیحت کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔	۳۲۱ تا ۳۱۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء	
۳۰۴	مشرف عالم ذوقی	ایک انجانے خوف کی ریہرسل	اس افسانے میں عالمی سطح پر ایک نام کی گونج نے مخف خطوں میں بسنے والے بہت سے لوگوں کے لیے جہاں بے شمار مشکلات پیدا کی ہیں، وہیں بے اعتباری کو جنم دیا ہے۔ جس کی وجہ سے سماجی راہٹوں میں خوف در آیا ہے۔	۲۵۷ ۲۶۶	تا	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۲۸۲ تا ۲۷۷	مشرف عالم ذوقی نے اس افسانے میں دن بدن ڈھلتی زندگی کے تجربے سے گزرتے ہوئے ایک شخص کا قصہ بیان کیا ہے۔	ڈھلتے ہوئے، ایک دن	ایضاً	۳۰۵
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۳۸۹ تا ۳۹۲	لحاف میں ریگتے سانپوں کی کہانی تو ہمیں عصمت چغتائی کئی دہائیوں پہلے ہی سنا چکی ہیں۔ لیکن مشرف عالم ذوقی نے اسی ارتقا کو بانو کے فرار سے ظاہر کیا ہے۔	لحاف والی لڑکی (عصمت چغتائی کی کہانی لحاف کے نام)	ایضاً	۳۰۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۱۱ تا ۲۹۶	یہ جدید حسیت کا افسانہ ہے۔	لیبارٹری	ایضاً	۳۰۷
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۳۸ تا ۳۳۳	منفرد اندازِ بیاں نے اس افسانے کو بہت دلچسپ پیرائے اور اثر انگیز بنا دیا ہے۔	بازار کی ایک رات	ایضاً	۳۰۸
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۳۷۹ تا ۳۸۳	چھوٹے چھوٹے جملوں اور پیرا گراف میں چھپا اختصار اس افسانے کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔	ترشول پر ٹنگی کی کہانی	مشتاق احمد نوری	۳۰۹
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۳۱۹ تا ۳۱۵	اس میں ایک ایسے انسانی کی کہانی ہے اپنے آپ سے زیادہ دوسروں پر بھروسہ کرتا ہے۔	اور پھر ایسا ہوا	ایضاً	۳۱۰
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۷۶ تا ۳۹۰	ممتاز رفیق نے دو کرداروں کو ابھارا ہے۔ مصور اور کریک جب کہ اس افسانے میں حیران کر دینے والا کردار تو کریک کی بیوی کا ہے جو سب کچھ دیکھتی ہے اور احتجاج بھی نہیں کرتی۔	خواب بانٹنے والی	ممتاز رفیق	۳۱۱

۳۱۲	منشاء یاد	جھوٹ جھوٹ جھوٹ	اس افسانے میں مضبوط سماج کے ان لطیف رشتوں کی کہانی ہے جو کچے دھاگے سے جڑے ہیں اور اکثر ٹوٹتے رہتے ہیں، مگر سماج کا یہ سفر پھر بھی جاری رہتا ہے۔	۹۵ تا ۸۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۱۳	ایضاً	ٹھہرا ہوا پانی	”ٹھہرا ہوا پانی“ جتنا معنی خیز عنوان ہے اتنا ہی معنی خیز اس افسانے کا بیانیہ ہے۔ افسانہ نگار نے جملوں کو توڑ کر اسے ایک نظم کی صورت اس طرح دی ہے کہ افسانویت کو مجروح نہیں ہونے دیا۔	۱۳۲ تا ۱۲۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۱۴	ایضاً	الجھن	جب یہ افسانہ اپنے اختتام تک پہنچتا ہے تو قاری پر انسانی رشتوں اور فرد کی نفسیات کی پرتیں کھولتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔	۱۵۷ تا ۱۴۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۱۵	منیر احمد فردوس	چسکا	اس افسانے میں غیر ضروری افسانویت ہے اور کہانی بھی واجبی سی ہے۔	۳۶۱ تا ۳۶۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱۶	منزہ احتشام گوندل	کمرے سے کمرے تک	یہ کہانی ایک دائرے تک گھومتی ہے۔ جس میں اختصار کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔	۴۴۵ تا ۴۴۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱۷	ایضاً	جنس گراں	اس افسانے کا بیانیہ سادہ اور دلکش ہے۔ پلاٹ کی بنت نہایت شاندار ہے۔	۳۸۷ تا ۳۹۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۱۸	نجم الدین احمد	پچھتاوا	اس افسانے کا پس منظر دیہاتی ہے مگر بڑے بڑے شہروں میں بھی اس کی چھن محسوس کی جاسکتی ہے۔	۴۲۷ تا ۴۲۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۳۱۹	ایضاً	مشکل فیصلہ	اس افسانے سے زیادہ کمرشل فلم کی تکنیک کو برتا گیا ہے۔	۳۶۶ تا ۳۸۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۲۰	ایضاً	خودکشی	اس افسانے میں غیر حقیقی فضا کے ساتھ ساتھ طوالت کا راستہ اختیار کیا گیا ہے۔	۲۳۵ تا ۲۳۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۲۱	ایضاً	عکس برعکس	اس افسانے میں غیر افسانوی رنگ کا اثر نظر آتا ہے۔	۳۸۷ تا ۳۹۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۲۲	ایضاً	تعبیر	اس میں انسان کے خوابوں کی تکمیل اور منزل کے حصول کا بیان کیا گیا ہے۔	۳۹۹ تا ۳۹۱	۱۹	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۲۳	نجیب عمر	سچاؤ اور سچاؤ فن کار	اس افسانے میں ایک تخلیق کار کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۳۰۰ تا ۳۰۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۲۴	ایضاً	حسرت	انسانی خواہشات کی تکمیل کا بیان ملتا ہے۔	۲۸۸ تا ۳۰۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۳۲۵	ایضاً	سمندری قرب	اس میں تشبیہاتی نظام سے بات کی گئی ہے جو اس کی خوبصورتی کا باعث ہے۔	۳۱۳ تا ۳۱۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۲۶	نجم الحسن رضوی	شب چراغ	یہ حقیقت ہے کہ دو الگ الگ دنیاؤں میں رہنے والے مرد اور عورت جب رشتے کی ڈور تھامے ایک دوسرے کے قریب آ کر زندگی بسر کرنے لگتے ہیں تو کچھ کہی انہونیاں وجود پانے لگتی ہیں۔ کہے بنا سن لیا جاتا ہے۔ دید بنا دیکھ لیا جاتا ہے۔ احساسات کی اس آنکھ مچولی کو نجم الحسن رضوی نے اپنے افسانے ”شب چراغ“ میں پیش کیا ہے۔	۱۵۲ تا ۱۴۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۳۲۷	نسیم انجم	قافلہ حسینی	مصنفہ نے اس افسانے میں ایک ہی بیانیے میں کئی متضاد استعاروں اور تشبیہات کو یکجا کر دیا ہے۔	۳۱۰ تا ۳۰۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۲۸	ایضاً	خزیر کھانے والا	یہ افسانہ موجودہ حالات کے تناظر میں پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔	۳۲۱ تا ۳۱۷	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۲۹	نینا عادل	پاکستان کا بادشاہ	نینا عادل نے اپنے افسانے کو درد مندی کے احساس کے ساتھ تحریر کیا ہے۔	۲۱۲ تا ۲۰۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۳۰	نور الحسنین	سبزہ نورستہ کا نوحہ	اگر کوئی شخص طویل زندگی گزار کر اپنی یادوں میں بس جگہوں پر لوٹ کر جاتا ہے تو وہاں سوائے حیرت کے کچھ اور ہوتا ہی نہیں ہے۔ اور یہ حالت دکھ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی کیفیت کو نور الحسنین نے اپنے افسانے میں بیان کیا ہے۔	۲۹۲ تا ۳۰۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۳۱	نور الہدی سید	وہ اجنبی	اس افسانے کا سارا پس منظر باؤل اور اس سے جڑے ہوئے واقعات اور حالات ہیں جو کہ نوجوانی ہی میں موت کا شکار ہو گیا تھا۔	۲۳۵ تا ۲۳۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳۲	نور العین ساحرہ	آخری کہانی	چھوٹے چھوٹے جملوں اور پیرا گراف میں چھپا اختصار اس افسانے کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳۳	ایضاً	سنو مین	اس افسانے میں انگریزی افسانوی تکنیک کا بہترین استعمال کیا گیا ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۳۴	ایضاً	پرل جڑیں	اس افسانہ میں بے جا طوالت اس کے معیار پر اثر انداز ہوتی ہے۔	۳۷۹ تا ۳۸۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۳۳۵	ایضاً	ایک گاؤں کی کہانی	دیہات سے جڑے ہوئے موضوعات کو اس افسانے میں سمویا گیا ہے۔	۳۵۲ تا ۳۵۶	تا	۲۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۵ء
۳۳۶	نیر اقبال علوی	فلو مارکیٹ	اس افسانے میں سرمایہ دراندہ نظام سے پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر ملتا ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۴	تا	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۳۳۷	ایضاً	ویگن نمبر ۹	اس افسانے میں معاشرتی ماحول کی تصویر کشی کی گئی ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۵	تا	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۳۳۸	ایضاً	فصیل سے باہر	انا کے خول سے نکل کر معاشرے اور عوام کے مسائل کو دیکھنے سمجھنے کا ذکر ملتا ہے۔	۳۵۸ تا ۳۶۳	تا	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۳۹	ایضاً	شہزادی	یہ رومانوی رنگ میں لکھی ہوئی تحریر ہے۔	۴۰۹ تا ۴۰۵	تا	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۴۰	لیلیٰ احمد	یا رب یہ تیرے معصوم بندے	لیلیٰ احمد کا یہ افسانہ نفس امارہ اور نفس مطمئنہ پر رہنے والے دو کرداروں کا افسانہ ہے جسے انہوں نے سادہ بیانیہ کی مدد سے گے بڑھایا ہے۔	۲۹۱ تا ۲۸۵	تا	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۳۴۱	ایضاً	بصارت ہے بصیرت نہیں	اس افسانے میں دلچسپی کا عنصر موجود ہے۔	۳۷۱ تا ۳۷۵	تا	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۴۲	ایضاً	چلی ہے رسم	افسانہ نگار نے اس کو بہت خوبی سے برتا ہے۔ اگر کرداروں کو کوئی نام نہ بھی دیں تب بھی انہیں کوئی شناخت ضرور دینا چاہیے۔ ورنہ تجریدیت کو بطن سے ایک جیسے کردار اور ایک جیسی تصویریں جنم لینے لگتی ہیں۔	۳۸۹ تا ۳۹۲	تا	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۳۳۳	ایضاً	بے آشیانہ پرندے	اس افسانے میں رشتوں میں غیریت کی بنا پر جنم لینے والی بے رنجی اور پھر شخصیت کی ٹوٹ پھوٹ کو سادہ بیانیے سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔	۲۷۳ تا ۲۷۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳۴	ایضاً	شعبدہ گر	منفرد اندازِ بیاں نے اس افسانے کو بہت دلچسپ پیرائے اور اثر انگیز بنا دیا ہے۔	۲۳۱ تا ۲۲۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۲۲۵	ایضاً	پرانا سامان	اس افسانے میں انسانی رشتوں کا نوحہ ہے کہ جدید انسان کس طرح اپنوں سے دور ہوتا جا رہا ہے اور آگے سے آگے نکلنے کے چکر میں اپنوں کو بھی بھولتا جا رہا ہے۔	۲۹۳ تا ۲۹۷	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۳۶	ایضاً	محور	جزئیات نگاری سے کام لیا گیا ہے پلاٹ اور کہانی انتہائی شاندار ہے -	۳۳۳ تا ۳۳۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

ناول:

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	حامد بیگ، مرزا	انار کی کلی	یہ مرزا حامد بیگ کا شاندار ناول ہے۔ اس میں ناول کے تمام محاسن کے شاندار استعمال سے قاری کے لیے انتہائی دلچسپی کا سامان پیدا کیا گیا ہے۔	۸۷ تا ۷۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲	مشرف عالم ذوقی	اڑنے دو ذرا	”مشرف عالم ذوقی“ اپنے اس ناول میں خیالات کی وادی میں کھوئے ہوئے انسانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جو عمل سے بالکل عاری اور گفتار کے غازی بنے ہوئے ہیں۔	۱۲۲ تا ۹۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	اقبال فریدی	وعدہ سیر گلستان	اس میں ہمارے معاشرے میں اسلامی نظام میں موجود فکری شدت اور معاشرے میں موجود اس کے عناصر پر بات کی گئی ہے۔	۲۰۸ تا ۱۳۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲	طاہرہ اقبال	نیلی بار	اس میں خاص انداز میں ہمارے معاشرے میں موجود مختلف طبقات کی فکری سطح کے ساتھ اہل اقتدار کے اپنے مفادات کے لیے عام لوگوں کو استعمال کرنے اور نہ صرف ان کے احساسات و جذبات بلکہ سالمیت کو بھی نقصان پہنچانے کا ذکر موجود ہے۔	۱۱۲ تا ۳۷	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳	ایضاً	حصہ دوم	ایضاً	۱۳ تا ۸۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴	ایضاً	حصہ دوم قسط ۲	ایضاً	۷۱ تا ۹۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵	ایضاً	حصہ سوم، قسط ۱	ایضاً	۷۳ تا ۹۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶	ایضاً	حصہ سوم، قسط ۲	ایضاً	۳۱ تا ۶۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷	ایضاً	حصہ چہارم، قسط ۱	ایضاً	۵۱ تا ۷۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸	ایضاً	حصہ چہارم، قسط ۲	ایضاً	۵۱ تا ۷۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹	ایضاً	حصہ پنجم، قسط ۱	ایضاً	۷۳ تا ۹۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

خرد افروزیوں
(تنقید، تحقیق اور مطالعاتی مضامین)

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آسیرانی	انگریزی عہد میں برصغیر میں برطانوی حکومت کے عہد میں لگنے والے پریس، چھاپہ خانہ اور میڈیائی صورتحال کا اس میں چھاپے خانے اور صحافت کی صورتحال پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔	برصغیر میں برطانوی حکومت کے عہد میں لگنے والے پریس، چھاپہ خانہ اور میڈیائی صورتحال کا اس میں بیان ملتا ہے۔ برصغیر میں کس طرح سے پریس کے کام کا آغاز ہوا اور اس کی بدولت معاشرے پر کس قسم کے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔	۳۶۲ تا ۳۵۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲	ایضاً	سعادت حسین منٹو کا سال ۲۰۱۲ء	اس میں اردو ادب کے ممتاز افسانہ نگار سعادت حسن منٹو کے فن افسانہ نگاری پر بات کی گئی ہے اور منٹو کی اردو ادب کے حوالے سے خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۸ تا ۳۶۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳	اے جے مالوی، ڈاکٹر	نظیہ شاعری کا آفتاب چندر بھان خیال	ڈاکٹر اے جے مالوی نے چندر بھان خیال کی شاعری کو اپنی گفتگو کا موضوع بنایا ہے۔ اور ان کے ادبی مقام و مرتبے کا تعین کیا گیا ہے۔	۵۱۷ تا ۵۰۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۴	احمد ہمیش	ن۔ م راشد کی شاعری۔ تصویر حیات اور طرز حیات	ن۔ م راشد کی نظم نگاری کی نامکمل تفہیم کے متعلق بیان ہے اور راشد کے فنی دائرے کے حوالے سے بھی بحث کی گئی ہے۔	۳۸۳ تا ۳۸۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۵	احسن سلیم	عمر بھر موسم بہار رہا	انسانی زندگی کی بنیاد امید پر قائم ہے۔	۳۸۵ تا ۳۷۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۶	ایضاً	تہذیبی روایت کا شاعرانہ اظہار	اس میں شاعری کا اپنی تہذیب وثقافت اور روایت کے ساتھ جو تعلق ہے اور کیسا ہونا چاہیے اس حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۳۷۳ تا ۳۸۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷	ارتضیٰ کریم، ڈاکٹر	جیب یا جیب	اس مضمون میں گرائمر کے قواعد و ضوابط الفاظ کی حرکات و سکنات پر بحث کی گئی ہے۔	۲۹۸ تا ۳۰۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۸	ارمان نجفی، ڈاکٹر	شکسپیر کے تین ڈراموں کا ردّ تشکیلی مطالعہ	اس میں انگریزی ادب کے ممتاز ڈرامہ نگار شکسپیر کے ڈراموں کا ردّ تشکیلی عناصر کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۳۰ تا ۳۵۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹	اسرار حسین	پینٹر آف انس ٹکنس تصدق سہیل	اسرار حسین مصوری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ تصدق سہیل کی مصوری ہی واحد آرٹ فارم ہے جس میں اشیاء اور اجسام سے لے کر انسانی جسم تک سب براہ راست مواد کے طور پر سامنے آتے ہیں۔	۱۰۶ تا ۱۰۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۰	ایضاً	مُصوّر اقبال.. ایک غیر فیصلہ کن جنگ کا فاتح	اقبال حسین کے حوالے سے اس مضمون میں اسرار حسین نے فنون لطیفہ اور خصوصی طور پر مصوری پر بھی بحث کی ہے۔	۳۳۲ تا ۳۳۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۱	اسلم انصاری، ڈاکٹر	آزاد کا طرزِ احساس	اس میں محمد حسین آزاد کے طرزِ اسلوب اور طرزِ احساس پر اسیر حاصل گفتگو کی ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۲	ایضاً	مورخ ضیاء الدین برنی کی بیانیہ نگاری کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے۔	ڈاکٹر اسلم انصاری نے مورخ ضیاء الدین برنی کی بیانیہ نگاری کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے۔	۳۹۷ تا ۴۰۷	۱۸ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳	اسلم جمشید پوری، ڈاکٹر	رومانیت، اردو افسانہ اور کرشن چندر کی انفرادیت	ممتاز افسانہ نگار کرشن چندر کے افسانوں میں رومانوی عناصر، ان کے منفرد انداز بیان اور ان کے فنی و فکری پہلوؤں پر گفتگو قلمبند کی گئی ہے۔	۳۵۲ تا ۳۶۱	۵ تا	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۴	ایضاً	کیا منٹو ترقی پسند تھا؟	اس میں سعادت حسن منٹو کے افسانوں کا فکریاتی جائزہ لیا گیا ہے اور اس بات کا تعین کیا گیا ہے کہ کیا منٹو ترقی پسند ادیب تھے؟	۳۶۶ تا ۴۷۹	۱۱ تا	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۵	ایضاً	تصوف اور فلسفہ حیات کی غماز "کن فیکون"	اس میں اسلامی اور صوفیانہ تصورات، انسانی زندگی میں تصوف کے عناصر اور تصویر وحدت الوجود، اور وحدت الشہود کو اپنا موضوع سخن بنایا گیا ہے۔	۴۳۳ تا ۴۴۱	۱۳ تا	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶	ایضاً	کرشن چندر کے افسانوں میں تقسیم المیہ	کرشن چندر کے افسانوں میں تقسیم ہند کی صورت حال کا بیان اور پاک و ہند کے تقسیم کے وقت ہونے والے فسادات کا بیان ملتا ہے۔	۴۱۷ تا ۴۲۳	۱۸ تا	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۱۷	ایضاً	رضیہ فصیح احمد کے افسانے: ایک عمومی جائزہ	اس میں رضیہ فصیح احمد کے افسانوں کافی وفکری لحاظ سے عمومی جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۹	۵۰۶۳۳۹۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸	ایضاً	اکیسویں صدی کے افسانے میں تغییر پذیر سماجی اقدار	اکیسویں صدی کے افسانوں میں بدلتے ہوئی سماجی اقدار اور تغییرات کے حوالے سے پیدا ہونے والے تغیرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۰	۳۸۵۳۳۷۱	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹	ایضاً	بے جڑ کا پودا علامتوں میں بیان کیا گیا ایک سچا افسانہ	اس افسانے میں علامت نگاری سے کام لیا گیا ہے اور علامتی انداز میں بیان کیا گیا ہے افسانے کا عمومی جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۱-۲۲	۳۷۹ ۳۸۳	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲۰	اشتیاق طالب	شکلیب جلالی - ایک جدید متوازن شاعر	شکلیب جلالی جدید شاعروں میں ایک اہم شاعر ہے اس مضمون میں جدید اردو شاعری کے حوالے سے شکلیب کے ادبی مقام و مرتبے کا تعیین کیا گیا ہے۔ نیز شکلیب کی شاعری کا مختصر انداز میں فنی وفکری جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۵	۳۳۸ ۳۵۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۱	افضال قادر سید	اردو افسانے کی معتبر نسوانی آواز: شائستہ فاخری	سید افضال قادر نے خواتین افسانہ نگاروں میں شائستہ فاخری کو اردو افسانے میں اہمیت دی ہے نیز ان کے اسلوب و بیان اور موجود معاشرتی مسائل پر بحث کو ان کی خوبی قرار دیا ہے۔	۵	۳۹۰ ۳۹۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۲۲	اقبال خورشید	اے غزال شب: زوال سے جنم لینے والا ادبی شہ پارہ	مستنصر حسین تارڑ کے اس شاہکار ناول میں سماجی رویوں کا بیان ملتا ہے۔ یہ ناول ایک زوال سے جنم لینے والا ادبی شہ پارہ ہے۔	۵۱۹ تا ۵۱۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۳	الطاف انجم، ڈاکٹر	انشائی تنقید: حقیقی تناظر میں	اس میں انشائی تنقید کو حقیقی تناظر میں دیکھا گیا ہے اور اس حوالے سے اس میں بحث کی گئی ہے۔	۴۲۶ تا ۴۱۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۴	الیاس بابر اعوان	خس و خاشاک زمانے، تہذیبی مہابیانیے اور عدم شناخت کا المیہ	اس مضمون میں بابر اعوان نے مستنصر حسین تارڑ کے ناول ”خس و خاشاک زمانے، اور ما بعد جدیدیت جیسی مباحث کی روشنی میں جائزہ لیا ہے اور سیاسی ناہمواریوں کو تنقیدی کا نشانہ بنایا ہے۔	۴۷۲ تا ۴۶۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۵	امجد طفیل	غلام باغ کا تجزیاتی مطالعہ	امجد طفیل نے ناول ”غلام باغ“ کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔ جس میں سماجی و سیاسی اور معاشی معاملات کو بڑی عمیق نگاہی کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔	۵۲۶ تا ۵۳۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۶	ایضاً	ٹیری ایگلٹن اور ادبی تھیوری	اس میں ٹیری ایگلٹن کو ادبی تھیوری کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اور اس کا بیان ملتا ہے۔	۴۵۸ تا ۴۷۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۷	ایضاً	مارکیز: یاد، طلسم اور تخیل کا امتزاج	اس میں طلسم اور تخیل کے امتزاج سے تحریر میں حُسن پیدا کیا گیا ہے۔	۲۲۷ تا ۳۳۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸	انور سجاد، ڈاکٹر	Man Is a Question	اس مضمون میں جمہوریت اور انسانی حقوق اور اس کا ایک سنگ میل ریاستی سرمایہ داری نظام پر بحث کی گئی ہے۔	۵۳ تا ۳۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۹	ایضاً	”ایک (اور) ادھوری سرگزشت“	انیس ناگی پر مجموعی تاثراتی مضمون ہے۔ جس میں انیس ناگی کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اجمالاً گفتگو کی گئی ہے۔	۲۸۶ تا ۲۸۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۰	انور سدید، ڈاکٹر	احسن فاروقی کا کلاسیکی ناول ”شام اودھ“	”شام اودھ“ کو اپنی تمام فنی خوبیوں کی بناء پر آج بھی دنیا اردو ادب کا ایک دلچسپ اور یادگار ناول قرار دیا جاتا ہے۔ اس ناول وہ فنی و فوور موجود ہے جو ہر بڑی تخلیق کے لیے ضروری ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۱	ایضاً	عربی ادب قبل از اسلام	اس میں عرب میں اسلام کی شمع روشن ہونے سے پہلے کی شاعرانہ فضا کا بیان ملتا ہے۔ جس میں اخلاقیات کی پستیوں کی نمایاں تصویر کشی نظر آتی ہے۔	۳۰۸ تا ۳۰۱	۷-۸	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء

۳۲	ایضاً	معتوب تیسری جنس کا ادیب وشاعر..... افتخار نسیم	پدر سری اور مادر سری نظام میں پروان چڑھتے ہوئے نیز تیسری جنس کے ادیب و شاعر افتخار نسیم کی شاعری کو ان کی شخصیت کے حوالے سے بیان ملتا ہے۔	۳۲۱ تا ۳۲۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۳	انوار احمد زئی، پروفیسر	قدیر غوثی، آئینہ گر اور آئینہ	پروفیسر انوار احمد زئی نے قدیر غوثی، آئینہ گر اور آئینہ کے عنوان سے ان کی تحریروں کا جائزہ لیا ہے۔	۳۳۲ تا ۳۳۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۴	ایضاً	عزیز احسن کا تحقیقی منصب	عزیز احسن اپنے تحقیقی کاموں کی بنا پر ادبی حلقوں میں نمایاں مقام پر نظر آتے ہیں اس مضمون میں عزیز احسن کے تحقیقی منصب اور تحقیقی خدمات کا تفصیلاً جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۵۸ تا ۳۶۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۵	ایم خالد فیاض	نثری نظم: اظہار کا ایک وسیلہ	خالد فیاض نے جدید اردو ادب کی صنف نثری نظم کی اہمیت و افادیت کو بیان کیا ہے۔	۳۳۷ تا ۳۵۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۶	ایضاً	فرائیڈ: جنگ ، تہذیب اور انسانی جبلت	ایم خالد فیاض نے اس میں سیکمنڈ فرائیڈ کے حوالے سے انسانی جبلت، تہذیب و ثقافت کا بیان کیا ہے۔	۳۸۶ تا ۳۹۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۷	ایضاً	نئے ادب میں افسانے کی صورت حال	جدید اردو ادب میں افسانے کی بدلتی ہوئی فضا، متنوع موضوعات ، فنی و فکری اور مجموعی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۶ تا ۳۶۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۳۸	ایضاً	غیر افسانوی نثر کی تدریس: نیا تناظر	اس میں غیر افسانوی ادب پر بات کی گئی ہے اور غیر افسانوی نثر کی تدریس اور نیا تناظر کے حوالے سے بحث ملتی ہے۔	۲۴ تا ۲۴۰ ۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۹	ایضاً	”زخمِ تنہائی“ ایک انوکھا ناول	یہ ایک تنقیدی مضمون ہے جس میں ناول ”زخمِ تنہائی“ کا موضوعاتی اور اسلوبیاتی جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۵ تا ۲۵ ۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۰	ایضاً	”عجیب مافوق“ سلسلہ تھا ”!۔ ایک تجزیاتی مطالعہ	”عجیب مافوق سلسلہ تھا!“ کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور ان کے فنی و فکری جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۱ تا ۵۱۳ ۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۱	ایم ایم مغل	مابعد تشکیک کا شاعر ظہیر صدیقی	ایم ایم مغل نے ظہیر صدیقی کی شاعری کا مابعد تشکیکی عناصر کے حوالے سے جائزہ لیا ہے۔ اور تشکیک پسندی کے تناظر میں پرکھا ہے۔	۵۳۰ تا ۵۳۶	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۲	پرتور وہیلہ	نیاز فتح پوری کی ”مشکلات غالب“	نیاز فتح پوری کی کتاب پر تنقیدی مضمون ہے جس میں ان کی کتاب میں موجود اغلاط و تشبیہات کی نشاندہی کی گئی ہے۔	۲۶ تا ۲۷ ۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۲۳	ایضاً	ڈاکٹر صابر آفاقی کی فارسی شاعری کا مجموعہ ہے۔ اس شعری مجموعے کو تجزیاتی طور پر لکھا گیا ہے نیز ان کی شاعری کا موضوعاتی اور اسلوبیاتی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ ایک تاثر	۳۹۵ تا ۳۳۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۴	پرویز شہر یار، ڈاکٹر	عصمت اور منٹو کے افسانوں میں عورت کا تصور سے بیان کیا گیا ہے اس کا تفصیلاً جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۸۹ تا ۲۸۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۵	تشنہ بریلوی	مارکزم۔ اکیسویں صدی میں مارکزم کے جدید ادب پر اثرات کا جائزہ لیا ہے۔	۲۴۹ تا ۲۶۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۶	تنویر احمد	اُردو نظم کی روایت اور جدید شعری حسیت کا مفصل بیان کیا ہے۔	۳۷۳ تا ۳۸۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۷	جاوید اختر بھٹی	ڈاکٹر انور سدید کی باتیں جاوید اختر بھٹی نے ڈاکٹر انور سدید کی شخصیت اور ادبی خدمات کا انتہائی وضاحت کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ اور ان کی علمی ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔	۵۰۴ تا ۵۰۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۲۸	ایضاً	ممتاز اطہر کی شاعری	یہ ایک تنقیدی مضمون ہے جس میں ممتاز اطہر کی شاعری کا فنی، فکری اور موضوعاتی سطح پر تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔	۳۳۶ تا ۳۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۹	ایضاً	ڈاکٹر وزیر آغا کی نظم نگاری پر ایک تحقیقی مقالہ	جدید اردو ادب کے معتبر نام ڈاکٹر وزیر آغا کی نظم نگاری پر ہونے والے تحقیقی مقالے کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۵ تا ۳۶۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۰	جمیل یوسف	ساقی فاروقی کا ذہنی توازن	جمیل یوسف نے ساقی فاروقی کے ایک مضمون جو انہوں نے وزیر آغا کی شاعری پر لکھا تھا بحث کی ہے اور اس مضمون کو بے سرو پا تحریر سے تشبیہ دی ہے۔	۸۲ تا ۷۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵۰	جمیل احمد عدیل	دائرہ --- عاصم بٹ کا ناول	عاصم بٹ کے ناول میں وجودی عناصر کا بیان ملتا ہے اور جمیل احمد عدیل نے وجودیت کے حوالے سے اس ناول کا جائزہ لیا ہے۔	۳۱۰ تا ۳۲۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
	ایضاً	محمد منشاء یاد... شخصیت و فن	اس مضمون میں محمد منشاء یاد کی شخصیت، ان کے فن اور ان کی اردو ادب کے حوالے سے ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۲۰ تا ۳۲۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۵۱	جمیل حیات	غالب پر بیدل کے اثرات	اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ مرزا غالب کی شاعری پر عظیم شاعر بیدل کے نمایاں اثرات ہیں اور بیدل کی شاعری کے انہیں اثرات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۳۶۱۳۳۵۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۲	حقانی القاسمی	مابعد جدیدیت کی مشرقی اساس	حقانی القاسمی نے جدید ادبی اور مغربی تھیوری مابعد جدیدیت کو مشرقی اساس کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔	۳۲۵۳۳۲۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۳	خان احمد فاروق	پاکستانی نظم گو شاعرات پر ایک نوٹ	اس مضمون میں پاکستانی نظم گو شاعرات کی شاعری کا تجزیہ کیا گیا ہے جس میں اس کا موضوعاتی اور فنی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۷۶۳۳۷۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۴	خالد طور	صریر خامہ	اس میں غالب کی شاعری کا نفسیاتی حوالے سے جائزہ لیا ہے اور شاعری کے وسیلے سے ان کے نفساتی شعور تک رسائی حاصل کرنے کی سعی کی گئی ہے۔	۳۸۳۳۳۸۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۵	دانیال طریر	معاصر تھیوری اور تعین قدر	اس مضمون میں ادب کو موجود نظریات کے حوالے سے دیکھنے پر بات کی گئی ہے۔ اور مقام متعین کرنے پر زور دیا گیا ہے۔	۳۱۳۳۳۹۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۵۶	ایضاً	ڈاکٹر وزیر آغا کا تنقیدی نظام	اس مضمون میں ڈاکٹر وزیر آغا کے تنقیدی شعور کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور ان کے تنقیدی نظریات کی تفہیم کی گئی ہے۔	۳۳۰ تا ۳۳۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۵۷	ایضاً	اصنافِ ادب کا امتیاز، ایک نیا مسئلہ	اس میں ادب کی اقسام اور زمانے میں موجود ان کی ضروریات اور انداز و بیان کی قبولیت کے حوالے سے مقام کے تعین کو موضوع بنایا گیا ہے۔	۳۶۵ تا ۳۷۴	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۵۸	ایضاً	جدیدیت، انفرادیت اور غالب	مرزا اسد اللہ خاں غالب کی شاعری کو اردو ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے اس مضمون میں ان کی شاعری کو جدیدیت، انفرادیت کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔	۴۳۸ تا ۴۵۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۹	ایضاً	جدیدیت، تغیریت اور غالب	مرزا اسد اللہ خاں غالب کے کلام کا جدیدیت، تغیریت کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۰۲ تا ۵۱۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۰	ایضاً	تنقید اور تھیوری کا ماہہ الامتياز	اس حوالے سے تنقید ادب اور جدید نظریات کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	۴۷۸ تا ۴۸۴	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۱	ایضاً	تھیوری، سوالات اور اعتراضات	جدید مغربی نظریات، تھیوری پر اٹھنے والے سوالات اور اعتراضات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۳۷۲ تا ۳۸۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۶۲	ذکاء الرحمن	عشق کے درد مند کا طرز کلام --- بحث کی ہے۔	ذکاء الرحمن نے اس مختصر مضمون میں افسانے کے حوالے سے بحث کی ہے۔	۲۵۶ تا ۲۵۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۳	رحمن نشاط	اردو افسانہ اور کہانی	رحمن نشاط نے افسانہ اور کہانی کی صنف پر بحث کی ہے۔ کہ آیا فنی اعتبار سے افسانہ اور کہانی ایک ہی صنف ہیں یا الگ الگ ہیں۔	۳۸۳ تا ۳۸۵	۵	جنوری تا جون ۲۰۱۱ء
۶۴	رشید امجد، ڈاکٹر	اردو افسانہ ایک تاریخی تناظر	ڈاکٹر رشید امجد نے اردو افسانہ کا ایک تاریخی تناظر کے حوالے سے جائزہ لیا ہے۔	۴۱۶ تا ۴۰۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۵	ایضاً	منشاء یاد: ایک منفرد افسانہ نگار	رشید امجد نے ممتاز افسانہ نگار منشا یاد کے فن افسانہ نگاری موضوعات اور ان کے منفرد اسلوب کو موضوع بحث بنا کر ان کے ادبی مقام و مرتبے کا تعین کیا ہے۔	۴۳۸ تا ۴۳۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۶	ایضاً	اشرف سلیم ایک منفرد غزل گو	اشرف سلیم ایک منفرد غزل گو شاعر ہیں اس میں آپ کی غزل کا فنی و فکری جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۹۶ تا ۳۹۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۷	رفیق سندیلوی	محمد اظہار الحق کی غزل	رفیق سندیلوی نے اپنے اس مضمون میں اظہار الحق کی غزل پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے اور ان کے اسلوب کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔	۷۴ تا ۶۵	۱	جنوری تا جون ۲۰۱۰ء

۶۸	ایضاً	خالد اقبال یاسر کی غزل	رفیق سندیلوی نے اپنے اس مضمون میں خالد اقبال یاسر کی غزل پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے اور ان کے اسلوب کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔	۳۵۳ تا ۳۶۲	۸-۷ تا	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۹	ایضاً	محمد اظہار الحق کی غزل	رفیق سندیلوی نے اپنے اس مضمون میں اظہار الحق کی غزل پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے اور ان کے اسلوب کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔	۳۹۹ تا ۳۹۲	۱۲ تا	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۷۰	رفیع اللہ میاں	سبز آگ کا شیدائی	اس مضمون میں دانیال طریر کی شاعری میں پائے جانے والی جدید ادبی نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ ان کی شاعری کا فکری و فنی جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۱۵ تا ۵۱۱	۱۹ تا	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۱	رؤف خیر	رومی..... نکلسن کے حوالے سے	رؤف خیر نے ریٹالڈائے نکلسن کا مرتب شدہ دیوان شمس تبریز پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۷	۹ تا	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۲	ایضاً	بہ فیض اقبال	رؤف خیر کا یہ ایک تنقیدی مضمون ہے۔ جس میں اقبال اور فیض کی فکریات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۳۷۰ تا ۳۷۳	۱۲ تا	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۴۳	ایضاً	یوٹھینز یا Euthansia کہانیاں	اس مضمون میں ڈاکٹر صفات علوی کی کتاب پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ جس کا موضوع بوڑھے ماں باپ کی آخری عمر میں پیش آنے والی تنہائی کی کیفیات ہیں۔	۳۳۵ تا ۳۳۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۴	رئیس الدین رئیس	متنوع موضوعات کا افسانہ نگار: طاہر نقوی	رئیس الدین رئیس نے طاہر نقوی کے افسانوں کا موضوعاتی حوالے سے جائزہ لیا ہے۔	۳۸۶ تا ۳۸۹	۵	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۵	رئیس فاطمہ، پروفیسر	اردو فکشن میں نسائی شعور	سماج میں بنت حوا پر ہونے والے ظلم و ستم کا جائزہ لیا ہے اور اس کو جدید اردو فکشن میں جس تناظر میں پیش کیا ہے اس کا وضاحت کے ساتھ جائزہ لیا ہے جس میں نسائی شعور، اور تانیثیت کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۳۲۲ تا ۳۳۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۶	ایضاً	شعلہ بوالہ۔ ڈاکٹر رشید جہاں	ڈاکٹر رشید جہاں کے تنقیدی نظریات کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	۳۸۰ تا ۳۸۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴۷	زاہد حسن	امرتا! من کی مٹی پر چراغ دھرنے والی	اس مضمون میں معروف ادیبہ امریتا پریتم کی ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۱۸ تا ۳۲۸	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۷۸	سحر انصاری، پروفیسر	قراۃ العین حیدر کی پکچر گیلری	سحر انصاری نے قراۃ العین حیدر کی نثری تخلیقات سے ان کا مقام متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ان کے مطابق قراۃ العین صرف اچھی ناول نگار نہیں بلکہ اچھی نثر نگار بھی تھیں۔	۳۶ تا ۴۰	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۷۹	سعید احمد قادری، سید	بے باک افسانہ نگار! مشرف عالم ذوقی	سید سعید احمد قادری نے ”مشرف عالم ذوق“ کے فن افسانہ نگاری پر بحث کی ہے اور ان کے بے باک انداز پر اسیر حاصل بحث کی ہے۔	۳۶ تا ۴۰	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۰	سرور الہدیٰ، ڈاکٹر	متن، سیاق اور تناظر	اس مضمون میں جدید ادبی مباحث کے متن اہم ہے یا مصنف کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور متن کو جدید تنقیدی نظریات کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔	۳۶ تا ۴۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۱	سلیم اختر، ڈاکٹر	اسلوب میں طرز نو کا موجد محمد حسین آزاد	سلیم اختر نے محمد حسین آزاد کے اسلوب پر بحث کی ہے کہ آزاد کا اسلوب انفرادیت اور مختلف جہت کا حامل ہے۔	۳۶ تا ۳۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۲	ایضاً	میر کا تکیہ	مصنف نے اس تنقیدی مضمون میں میر کی شاعری کے حوالے سے ان کی ذاتی تفہیم کرنے کی کوشش کی ہے۔	۲۷ تا ۲۹	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۸۳	سلیم شہزاد	عدم فراریت اور بحرانی وجود کا شاعر (انہیں ناگی)	انہیں ناگی ایک اہم شاعر اور افسانہ نگار ہیں سلیم شہزاد نے ان کی شاعری میں عدم سے فراریت اور بحرانی وجود کے عناصر کے حوالے سے بات کی ہے۔	۶	۳۰۰۳۳۹۷	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۹۴	ایضاً	جدید افسانہ اور انہیں ناگی	جدید اردو افسانے کے حوالے سے انہیں ناگی کے مقام و مرتبے کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۲	۵۰۸۳۵۰۵	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۸۵	سلیم کوثر	آواز کے دستخط (پیرزادہ قاسم اور ان کی شاعری)	سلیم کوثر نے پیرزادہ قاسم کی شاعری کا فکری حوالے سے تفصیلاً جائزہ لیا ہے۔	۱۲	۵۱۳۳۵۰۹	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۸۶	ایضاً	شاعری کی زبان محبت ہے	اس میں اردو شاعری کے روایتی موضوع محبت کو اپنا موضوع سخن بنایا ہے۔	۱۸	۴۷۲۳۳۶۹	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۷	سلیم آغا قزلباش، ڈاکٹر	تماشہ..... نور الہدی سید کے افسانے	نور الہدی سید کے افسانوں کا فنی و فکری جائزہ لیا گیا ہے	۲۱-۲۲	۴۷۱۳۳۶۸	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۸۸	ایضاً	خواجه غلام فرید کی اردو شاعری کا اردو کی شعری روایت کے حوالے سے جائزہ	اس میں خواجه غلام فرید کی صوفیانہ شاعری کے جدید اردو شاعری پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور اس میں اردو کی شعری روایت میں صوفیانہ عناصر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۳	۴۸۰۳۳۷۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۸۹	سلیم صدیقی	صابر ظفر	صابر ظفر کا شمار ہمارے اردو ادب کے اہم غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ سلیم صدیقی نے آپ کی غزل میں مرقع نگاری اور تصویر کشی کے حوالے سے جائزہ لیا ہے۔	۳۱۹۳۳۸۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۰	سلیمان صدیقی	ہمیشہ نظموں کا تنازعہ ہمیشہ	اس میں جو تنازعہ موضوعات ہیں ان کو اپنی گفتگو کا حصہ بنایا گیا ہے۔	۳۶۰ تا ۳۵۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۱	ایضاً	ناصر کاظمی کے درد کا سفر	ناصر کاظمی کی شاعری میں میر تقی میر کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ سلیمان صدیقی نے ناصر کا غم جاناں سے غم روزگار کا سفر اور ہجرت کا دکھ نیز اپنے علاقے سے دلی وابستگی کا اظہار ہے۔	۵۱۰ تا ۵۰۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۲	سید ایاز محمود	نئے شعری امکانات اور افضل مراد	جدید اردو شاعری میں جو نئے نئے موضوعات آرہے ہیں اور جدید عہد کے جدید استعارات کے استعمال کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	۳۵۴، ۳۵۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۳	شاہد جعفری، سید	حمایت علی شاعر اور میں	اس میں حمایت علی شاعر کی شاعری بالخصوص ان کی غزل کا موضوعاتی اور فنی جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۰۰ تا ۳۹۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۹۳	شائستہ فاخری	اکیسویں صدی کا ادب : ایک مختصر مکالمہ	اس میں اکیسویں صدی کے جدید ادبی منظر نامے پر بحث کی گئی ہے اور اکیسویں صدی کی ادبی فضا کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۸۸۵ تا ۲۸۸۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۵	شازیہ عمیر	نئی غزل اور تانیثی حسیت	جدید اردو غزل میں تانیثیت اور نسائی شعور کے حوالے سے جو موضوعات ہیں ان پر گفتگو ملتی ہے۔	۲۸۸۸ تا ۲۹۳۲	۱۲	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۶	شاہد وزانی	انوار احمد زئی کی ریڈیائی ڈرامہ نگاری	اس میں انوار احمد کی زئی ریڈیائی ڈرامہ نگاری کے حوالے سے بات کی ہے۔	۳۲۶۲ تا ۳۶۶۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۷	شفیق احمد شفیق	نور الہدی سید کے افسانے	شفیق احمد شفیق نے نور الہدی سید کے افسانوں کا فنی و فکری جائزہ لیا ہے۔	۳۳۲ تا ۳۵۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۸	تھیل الرحمن، ڈاکٹر	سائیکو ڈرامے کا آتشیں کردار (جمالیات غالب)	غالب کے ایک فرضی استاد عبدالصمد کے حوالے سے اظہار خیال ہے جس میں غالب کی شخصیت کی تقسیم ہوئی ہے۔	۲۸۷ تا ۲۹۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۹۹	شہاب ظفر اعظمی، ڈاکٹر	معاصر اُردو ناول کے اسالیب	جدید ادب کے عہد میں معاصر اُردو ناول کے اسلوب اور موضوعات کے حوالے سے بحث کی ہے۔	۳۸۹ تا ۴۱۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۱۱۰	شہزاد تیر	ساعتوں کی زمین پر پھوار موسم (نذیر) قیصر کی غزل پر نذیر قیصر کی غزل کا تنقیدی جائزہ (ایک نظر)	شہزاد تیر ایک عمدہ غزل گو شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مثبت تنقیدی شعور رکھتے ہیں اس میں انہوں نے معروف غزل گو شاعر نذیر قیصر کی غزل کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔	۵۱۰۳۵۰۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۱	صابر بدر جعفری	اقبال پس آئینہ	اس میں اقبال کے نجی زندگی کے متعلق کچھ حقائق کی تصحیح کی گئی ہے۔	۳۸۳۳۳۸۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۲	ایضاً	جون ایلیا ایک منفرد اور عظیم شاعر	اس میں جدید لب و لہجے کے معروف شاعر جون ایلیا کی شاعری کا فنی اور موضوعاتی جائزہ لیا ہے۔	۵۲۳۳۵۲۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰۳	صبا اکرام	سندھ میں ترقی پسند تحریک کا ارتقاء	صبا اکرام نے سندھ میں ترقی پسند تحریک کے آغاز و ارتقاء کے حوالے سے اسیر حاصل گفتگو کی ہے۔	۳۸۵۳۳۸۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۴	ایضاً	مسلم شیم کی شعری جہت	اس مضمون میں مسلم شیم کی شاعری کی مختلف شعری جہتوں کا عمیق نگاہی کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۲۶۳۳۲۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۵	ضیا الحسن، ڈاکٹر	معاصر اردو شعری میں موضوعات کی جھلک	جدید شاعری کے موجود موضوعات کے حوالے سے مضمون پر بحث کی گئی ہے۔	۳۲۹۳۳۲۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۱۰۶	ایضاً	فیض کی شاعری اور ہمارا عہد	اس میں فیض احمد فیض کی شاعری کا موجودہ عہد کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۹۳ تا ۲۸۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۰۷	ایضاً	تدریس تحقیق نئے تناظر میں	اس میں جامعات میں پڑھانے جانے والے طریقہ تحقیق کو جدید تناظر میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۵۷ تا ۲۵۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰۸	ایضاً	احمد طفیل اور ادب کا عالمی دریچہ	احمد طفیل کی اُردو ادب کے حوالے سے ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے نیز ان کی تخلیقات کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۲۵۴ تا ۲۴۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹	طاہرہ اقبال	عرفان جاوید کی افسانہ نگاری	عرفان جاوید کی افسانہ نگاری کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے نیز ان کے افسانوی موضوعات کے تنوع کا بھی بیان ملتا ہے۔	۲۸۸ تا ۲۸۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۰	ظفر سہیل	قدیم مغربی تنقید پر مختصر رسالہ	قدیم دور میں یورپ میں ہونے والے تنقیدی مباحث پر اسیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔	۴۷۳ تا ۴۶۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۱	ایضاً	سائنسی تنقید کا عہد اور نالیٹائی	اس مضمون میں جدید تنقیدی نظریات کی روشنی میں نالیٹائی کے عہد اور سائنسی تنقید کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۴۱۹ تا ۴۱۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۱۲	ایضاً	انقلاب فرانس، رومانوی تنقید اور ورڈز ورٹھ کی شاعری کا تقابلی مطالعہ ملتا ہے۔	۳۳۲۶ تا ۳۳۲۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۳	ایضاً	تیسری صدی کی تنقید اور ایلٹ کی تنقیدی نظریات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۳۳۶۳ تا ۳۷۱۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۱۱۴	ظہیر عباس	علی عباس جلاپوری: ایک خرد افروز مفکر	۳۶۳ تا ۳۶۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۵	عاشق حسین الہدی، ڈاکٹر	لطف اور لاؤضو	۲۸۶ تا ۲۵۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۱۶	عالم نقوی	کچھ افسانے کے قواعد کے حوالے سے	۳۵۹ تا ۳۵۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۱۱۷	عثمان عرفانی	برصغیر پاک و ہند میں رقص کی روایت	۱۰۲ تا ۸۸	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۱۸	عرفان جاوید	برف کی کرچیاں۔ محمد الیاس کے ناول پر ایک تاثر	۴۳۲ تا ۴۳۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۱۱۹	عظمی طارق	زیرو پوائنٹ پر کھڑی عورت انوال السعدوی	اردو ادب میں عورت زندگی کی علامت ہے۔ اس نے عورت کے استعارے سے انسانی زندگی کے مسائل کو بیان کیا ہے۔	۳۹۹۶۳۹۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۰	عقیل عباس جعفری	خیال گائیکی کا دلی گھرانہ	دلی میں موسیقیت کے رجحان پر بات کی گئی ہے۔	۳۳۳۳ تا ۳۳۳۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۲۱	ایضاً	فیض احمد فیض بنام قائد اعظم	عقیل عباس جعفری نے اس خط کو شائع کر کے ایک تاریخ میں کچھ خوش نما اضافہ کیا ہے۔	۳۵۲۳ تا ۳۳۳۸	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۲	علیم اللہ حالی، پروفیسر	ناول ”بکھرے اوراق“ ایک مطالعہ	علیم اللہ حالی نے ناول ”بکھرے اوراق“ کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۳۶۲ تا ۳۶۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲۳	ایضاً	کلیم عاجز کا رنگِ سخن	کلیم عاجز ایک جدید لب و لہجے کے غزل گو شاعر ہیں اس مضمون میں ان کی غزل کا فنی و فکری جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۷۸۳ تا ۳۷۷۲	۲۲-۲۱	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۴	علی تنہا	حفیظ ہوشیار پوری منفرد شاعر و براڈ کاسٹر	حفیظ ہوشیار پوری زندگی کے چند گوشوں کو علی تنہا نے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حفیظ نہ صرف اچھے شاعر تھے بلکہ ایک اچھے انسان بھی تھے۔	۶۳ تا ۵۹	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۲۵	ایضاً	غزل کا شہریار	عہد جدید غزل کے موضوعات اور مندرجات پر بحث کی گئی ہے۔	۳۹۷۷ تا ۳۹۶۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۲۶	علیم صبا نویدی	پروفیسر خورشید جہاں کی تحقیقی و انتقادی نظر	پروفیسر خورشید جہاں کی تحقیقی و انتقادی خدمات کا بیان ہے۔ نیز اسے سلسلے میں ہونے والی ان کی ادبی خدمات کو سراہا گیا ہے۔	۵۰۱۳۳۹۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۲۷	علی احمد فاطمی	شائستہ فاخری کا نیا ناول ”صدائے عندیب“	علی احمد فاطمی نے شائستہ فاخری کے نئے ناول ”صدائے عندیب“ کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔	۳۸۵۳۳۶۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۸	غازی علم الدین، پروفیسر	لسانی تحقیق کے کچھ نئے زاویے	اس مضمون میں لسانیات کے نئے زاویوں کے حوالے سے روشناس کرایا گیا ہے۔	۳۸۲۳۳۷۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۲۹	ایضاً	الفاظ معنی بدلتے ہیں (ایک تجزیاتی مطالعہ)	اس مضمون میں لفظ و معنی کے آپس میں ادبی رشتے کو تعلق کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۰۲۳۳۸۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۰	ایضاً	اردو میں عربی کلمات کا خلا تانہ	اردو زبان میں مختلف زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس میں عربی کلمات کا خلا تانہ تصدیق و تقریر کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۰۲۳۳۸۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۱	غلام حسین ساجد	ادیب اور موجودہ قومی بحران	اس مضمون میں موجودہ قومی مسائل اور ادیب کے درمیان باہمی تعلق کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۲۶۳۳۲۱	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۱۳۲	ایضاً	محبت اور مزاحمت کا شاعر: ایوب خاور	خاور ایوب کی شاعری میں رومانوی جذبہ اور مزاحمتی عناصر کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس پر اسیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔	۲۵۰ تا ۲۳۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۳	غلام شبیر رانا، ڈاکٹر	ڈاکٹر دریدا (حیات و ادبی خدمات)	ڈاکٹر غلام شبیر رانا نے ڈاکٹر دریدا کی حالات زندگی اور ان کی ادبی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔	۲۳۱ تا ۲۲۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۴	ایضاً	فیض احمد فیض	فیض احمد فیض کی شاعری میں ترقی پسند فکر نمایاں ہے اس فکر کے تناظر میں فیض کی شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۳۷ تا ۲۳۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۵	فائزہ	۱۹۸۰ کے بعد اردو، ہندی کہانیوں کا تقابلی مطالعہ	یہ ایک تقابلی مضمون ہے اس میں ۱۹۸۰ کے بعد سے لے کر تاحال اردو، ہندی کہانیوں کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۲۹۳ تا ۲۸۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۶	فرحت احساس	فاروقی صاحب کی تنقیدی تحریف: حافظہ کی مراجعت کا المیہ	فرحت احساس نے فاروقی صاحب کی تنقیدی تحریف اور حافظہ کی مراجعت کے المیہ کا بیان کیا ہے۔	۲۷۸ تا ۲۷۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۱۳۷	ایضاً	گوپی چند نارنگ کی نارنگ کی غالب شناسی: آپ نے مرزا اسد اللہ خان غالب کے قفلِ ابجد کی طلسماتی کلید	گوپی چند نارنگ ہمارے عہد معتبر ماہر لسانیات اور نقاد ہیں آپ نے مرزا اسد اللہ خان غالب کی شاعری کو اپنی بحث کا موضوع بنایا ہے اور ان کی مختلف جہتوں کا بیان کیا ہے۔	۲۲۶ تا ۲۲۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۸	فضہ پروین	جون وولف گینگ وان گوئے	یہ ایک تقابلی طرز کا مضمون ہے اس میں جون وولف گینگ وان گوئے کا تقابلی بیان ملتا ہے۔	۲۸۰ تا ۲۷۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۹	فضل اللہ مکرم سید، ڈاکٹر	کُتب شاہی عہد میں تلگو ادب کا فروغ	یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مضمون ہے اس میں کُتب شاہی عہد میں تلگو ادب کے فروغ کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۹۱ تا ۲۸۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۰	فہیم شناس کاظمی	سارتر اور دانش گاہ وجود	اس میں سارتر کے فلسفیانہ نظریات اور بالخصوص ان کے وجودی نظریات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔	۵۲۱ تا ۵۱۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۱	قاسم خورشید، ڈاکٹر	فلموں میں ادب	ڈاکٹر قاسم خورشید نے فلموں میں پائے جانے والے ادبی عناصر کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۶۱ تا ۲۵۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴۲	قاضی محمد احمد جونا گرھی	ہند میں اُردو ساتویں صدی سے۔ محمد احمد سزواری	قاضی محمد جونا گرھی نے ہند میں اُردو ساتویں صدی کے عرصے میں اس حوالے سے تحقیقی مضمون پیش کیا ہے۔	۲۳۹ تا ۲۳۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۳	ایضاً	شاہراہ حریر“ قراۃ العین حیدر کی خودنوشت“	یہ تقابلی مضمون ہے اس میں میں قراۃ العین حیدر اور شاہراہ حریر کی خودنوشت کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۳۲ تا ۲۳۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۴	قاسم یعقوب	”اُردو تنقیدی منظر نامے میں“ ڈاکٹر ناصرعباس نیر کے امتیازات	جدید اُردو ادب کے تنقیدی منظر نامے پر ڈاکٹر ناصرعباس نیر کی تنقیدی خدمات اور ان کے نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۰۹ تا ۲۰۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۵	ایضاً	دانیال طریر کا مضمون ”اصناف ادب کا امتیاز۔ ایک نیا مسئلہ“	قاسم یعقوب نے دانیال طریر کے مضمون ”اصناف ادب کا امتیاز۔ ایک نیا مسئلہ“ کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔	۲۳۳ تا ۲۳۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۳۶	ایضاً	محمد علی صدیقی صاحب کا تبصراتی مضمون ”مابعد جدیدیت اور شعری زبان“	محمد علی صدیقی صاحب کے تبصراتی مضمون ”مابعد جدیدیت اور شعری زبان“ کا تجزیاتی مضمون ”مابعد جدیدیت اور شعری زبان“ پر اس کے اثرات کی نشاندہی کا بیان بھی ملتا ہے۔	۵۱۹ تا ۵۱۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۷	کوثر محمود	رشید امجد کے افسانوں میں موت کی خواہش	اس مضمون میں ڈاکٹر رشید امجد کے افسانوں کا تنقیدی طور پر جائزہ لیا گیا ہے۔ اور ان افسانوں میں خواہش مرگ کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۰۲ تا ۳۲۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

سن	۲۳	۱۹۳۳ تا ۱۸۹	یہ ایک تنقیدی مضمون ہے جس میں انسانی افراتفری عجلت پسندی کا بیان ملتا ہے۔	کائنات کے آخری پانچ سیکنڈ کا قضیہ	کاشف رضا، سید	۱۴۸
تا	۲۱-۲۲	۵۴۱ تا ۵۲۶	احمد ندیم قاسمی کے افسانے ”چوپال“ کا تجزیہ کیا گیا ہے اور روایت سے وابستگی کے بیان کی نشاندہی کی گئی ہے۔	چوپال اور احمد ندیم قاسمی	کرن اسلم	۱۴۹
تا	۲۰	۴۷۰ تا ۳۶۲	ان م راشد کی رومانوی شاعر کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے اور اس میں رومانوی عناصر اور عشقیہ مضامین کے دل فریب بیان کی نشاندہی کی گئی ہے۔	راشد کی رومانوی شاعری کا تجزیاتی مطالعہ	لیتیق احمد، ڈاکٹر	۱۵۰
تا	۶	۴۳۳ تا ۴۲۱	پاکستانی معاشرے کی موجودہ امن و امان کی صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے رزمیہ شاعری کا جائزہ لیا گیا ہے۔	رزمیہ شاعری اور پاکستانی معاشرہ	مبشر احمد میر	۱۵۱
تا	۲	۸۷ تا ۸۳	عوض سعید پر ایک شخصی مضمون ہے۔ جو کہ ان کی خاکوں کی کتاب کے یوم اجرا پر پڑھا گیا تھا۔	عوض سعید پر مضمون	مجتبیٰ حسین	۱۵۲
تا	۹	۳۸۳ تا ۳۷۹	اردو شاعری کی لفظیات پر اثر انداز ہونے والی جدید ادبی تھیوری مابعد جدیدیت کا بیان ملتا ہے۔	مابعد جدیدیت اور شعری زبان	محمد علی صدیقی، ڈاکٹر	۱۵۳

۱۵۴	محمد افتخار شفیع	اردو سفر نامے میں مسئلہ فلسطین کی پیش کش	جدید اردو افسانے میں عہد حاضر کی سیاسی صورت حال میں مسئلہ فلسطین کے حوالے سے لکھے جانے والے افسانوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۷۹۶۳۷۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۵۵	ایضاً	اردو خاکہ نگاری میں مطالعہ انسان	اردو خاکہ نگاری میں انسان کے مسائل اور انسانی اقدار کے بیان کے پر بات کی گئی ہے۔	۵۰۵۶۳۸۴	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۵۶	محمد قاسم	کئی چاند تھے سر آسمان پر ایک نظر	شمس الرحمن فاروقی کے ناول کئی چاند تھے سر آسمان کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۳۶۶۰۶۳۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۷	محمد حمید شاہد	تانیث مشرقی مزاج اور شاعرات	مشرقی مزاج میں نسائی شعور اور ہماری شاعرات کے ہاں اس کے اظہار کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۳۹۸۶۳۹۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۸	محسن جاوید	جمال احسانی کی شاعری میں استعاراتی نظام	جدید شاعری میں نئے نئے استعارات کا استعمال نظر آتا ہے اس مضمون میں جمال احسانی کی شاعری میں استعاراتی نظام کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۶۶۳۶۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۹	محمد ندیم صادق	ڈاکٹر سید عبداللہ کی دیباچہ نگاری	ڈاکٹر سید عبداللہ کی دیباچہ نگاری کا فکری اور اسلوبیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۳۹۵۶۳۸۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۸	۴۳۱ تا ۴۳۱	اردو غزل کے روایتی موضوع ”غم“ کو ولی دکنی کی شاعری کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔	ولی دکنی کی غزل میں فلسفہ غم کی پیشکش	ایضاً	۱۶۰
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۰۳ تا ۵۰۰	ادب میں نعت کی روایت اور اس کے آغاز و ارتقا کے حوالے سے نیز اس کے ادبی سفر بالخصوص جو سرزمین عرب سے برصغیر تک ہے اس کا بیان ملتا ہے۔	سرزمین عرب سے برصغیر تک نعت کا سفر	معصومہ شیرازی	۱۶۱
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۴۲۳ تا ۴۱۱	اس مضمون میں بہادر شاہ ظفر کی شاعری کا ان کے سیاسی حالات، اور کی شخصیت کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے۔	جنگ آزادی کا معر سپاہی: بہادر شاہ ظفر	محمد کاظم، ڈاکٹر	۱۶۲
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۳۸۲ تا ۳۸۱	نظیر اکبر آبادی کی غزلیات اور فردیات میں آنے والے موضوعات کا حلقہ جائزہ لیا گیا ہے۔	نظیر اکبر آبادی کی منتخب غزلیات و فردیات	محمد ناصر شمس	۱۶۳
جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء	۱	۵۸۲ تا ۳۹	یہ مضمون فرانس کا فکا کی زندگی پر لکھا گیا ہے جس میں اس کے کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز اس کے ناول کو فلمائے جانے کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	فرانس کا فکا کا چھوٹا سا جہنم	مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر	۱۶۴

۱۶۵	ایضاً	کلامِ غالب اور غزل گائیکی	مرزا حامد بیگ نے بڑے احسن طریقے سے غزل گائیکی کے حوالے سے کلامِ غالب کو قلم بند کیا ہے۔ مرزا صاحب نے غزل گائیکی اور کلامِ غالب کو سُر کے ساتھ گائے جانے کی یہ پونے دو سو سال روایت کا ذکر کیا ہے۔	۷۶۳۵۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۶۶	ایضاً	اردو افسانے کے اسالیب و بیاباں	یہ ایک تنقید مضمون ہے۔ جس میں اردو افسانے کی لفظیات اسلوب پر بحث کی گئی ہے۔	۲۹۶۳۲۸۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۶۷	ایضاً	۱۹۷۰ کی دہائی کا افسانہ	۱۹۷۰ء کی دہائی میں ظہور پذیر ہونے والے تغیرات خواہ معاشرتی ہوں یا ادبی حوالے سے اس مضمون پر بحث کی گئی ہے۔ نیز خاص طور پر افسانے پر کھا گیا ہے۔	۳۰۱۳۲۹۱	۵	جنوری تا جون ۲۰۱۱ء
۱۶۸	ایضاً	تھامس مور کی ”لالہ رُخ“	اس مضمون میں مرزا حامد بیگ نے تھامس مور کی نظم ”لالہ رُخ“ کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔	۳۸۸۳۳۸۵	۹	جنوری تا جون ۲۰۱۲ء
۱۶۹	ایضاً	انشائیہ باز گشت، بازید	اس مضمون میں جدید ادبی صنف انشائیے کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔	۳۵۸۳۳۳۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۷۰	ایضاً	اردو افسانے کا نسوانی لحن	اس مضمون میں جدید اردو افسانے میں موجود نسوانی لحن کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۰۲۳۳۸۰	۱۵	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۷۱	مرزا خلیل احمد	اسلوبیات کی افہام و تفہیم	اس مضمون کا موضوع اسلوبیاتی ہے جس میں اسلوب کیا ہے؟ اور اس کی افہام و تفہیم کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۲۴۲۸ تا ۲۴۳۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۷۲	مسعود اشعر	شاہد احمد دہلوی اور آج کی موسیقی	شاہد احمد دہلوی کی تخلیقات کا عہد حاضر کی موسیقی کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۳۵۳ تا ۳۳۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۷۳	مشرف عالم ذوقی	عالمی مسائل اور ہماری کہانیاں	ہماری داستانوں میں جن موضوعات کو بحث بنایا گیا ہے ان موضوعات اور عالمی مسائل کا تقابل کیا گیا ہے۔	۳۲۳ تا ۳۳۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۷۴	ایضاً	اردو فکشن اور ہاتھ ب	جدید اردو فکشن میں در آنے والے نئے نئے تصورات اور علامات کا بیان ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۷۵	ایضاً	انجم عثمانی کی کہانیاں: نئی تھیوری، نیا ڈسکورس	انجم عثمانی کی کہانیوں میں نئے نظریات اور نئے ڈسکوارس کے حوالے ہونے والی بات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۵ تا ۳۵۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۷۶	ایضاً	فرقہ واریت، کچھ شیڈس	اس میں موجودہ دور میں پھیلی ہوئی فرقہ وارانہ فضا کا بیان ملتا ہے۔	۳۶۹ تا ۳۵۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۷۷	ایضاً	ہاجرہ۔ رنجور یا مسرور	اس میں ہمارے سماج میں عورتوں کے ساتھ ہونے والی نا انصافیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	۳۸۰ تا ۳۷۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۱۷۸	مشتاق احمد نوری	اردو زبان کے فروغ میں پاپولر لٹریچر کا حصہ	مشتاق احمد نوری نے اس مضمون میں اردو زبان و ادب کے فروغ میں مقبول ترین ادب کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔	۳۹۰ تا ۳۸۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۹	ممتاز احمد خان، ڈاکٹر	آزادی کے بعد اردو ناول پاکستان میں	قیام پاکستان کے بعد لکھے جانے والے اردو ناول کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ نیز ان کے موضوعات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۷۲ تا ۳۵۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۸۰	ایضاً	ناول! دشت خواب کے تناظر میں	اس ناول میں تمام کردار اپنی مسافرت سے پیدا شدہ المیوں کی داستان سناتے جاتے ہیں۔	۴۲۲ تا ۴۱۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۸۱	ایضاً	اردو ناول کی زوال پذیری کا غیر ضروری شکوہ	موجودہ عہد میں اردو ناول کے زوال کے حوالے سے ہونے والی چیلنجوں کا بیان ہے۔	۴۶۹ تا ۴۵۶	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۸۲	ایضاً	صفر سے ایک تک۔ مرزا اطہر بیگ کا ایک اہم مابعد جدید ناول	اس ناول کو مابعد جدیدیت کے نظریات کے تناظر میں لکھا گیا ہے۔ اور اہم فکری بحثوں کا اپنے موضوعات کا حصہ بنایا ہے۔	۴۱۰ تا ۴۰۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۸۳	ایضاً	”ست رنگی آنکھیں“ نظم نما ناول یا ناول نما نظم؟	اس میں ناول کی تکنیک کے ساتھ ساتھ نظم کے اثرات بھی ہیں۔ کہیں کہیں یہ نظم کا روپ اختیار کر لیتا ہے	۴۷۱ تا ۴۶۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۸۴	ایضاً	گوتم۔ آگ کا دریا کا مثالی کردار	۳۸۹ تا ۳۷۹	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	قراۃ العین حیدر کا ناول ”آگ کا دریا“ میں گوتم بطور مثالی کردار اور استعارے کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اسی ضمن میں اس مضمون میں بحث کی گئی ہے۔
۱۸۵	منشایاد	کہانی مظہر الاسلام ہے	۲۹۰ تا ۲۷۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	مظہر الاسلام کی افسانہ نگاری پر لکھا گیا یہ مضمون ہے۔ جس میں ان کے اسلوب، نظریہ فن پر بحث کی گئی ہے۔
۱۸۶	منور ہاشمی، ڈاکٹر	پرتو روہیلہ۔ پرتو غالب	۴۳۴ تا ۴۳۱	۱۵	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۳ء	اس مضمون میں پرتو روہیلہ کی غالبیات کے حوالے سے ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔
۱۸۷	منزہ احتشام گوندل	راشد کی نظم ”گماں کا ممکن“ کا ایک مطالعہ	۵۲۹ تا ۵۲۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	اس میں وجود اور عدم وجود کی فلسفیانہ بحثوں کو چھیڑا گیا ہے۔ جو ہمارے ادب کی محبوب ترین بحثیں رہی ہیں۔
۱۸۸	ایضاً	ادب کے چند اہنار مل کردار	۵۲۵ تا ۵۱۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء	اس میں اردو ادب کے کرداروں پر بات کی گئی ہے بالخصوص اردو ادب میں جب اہنار مل کردار ہیں ان کا بیان ملتا ہے۔
۱۸۹	مہ جبین قیصر	سلطان جمیل نسیم کے افسانے ”من مانی“ کے اسلوب، فکر اور فن کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۴۳۱ تا ۴۲۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	اس مضمون میں سلطان جمیل کے افسانے ”من مانی“ کے اسلوب، فکر اور فن کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔

۱۹۰	میمونہ چوگلے	نئی نسل کی نمائندہ۔ زلدہ حنا	اردو کی جدید لب و لہجے کی ادیبہ افسانہ نگار زلدہ حنا کی ادبی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۷۰ تا ۳۶۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹۱	ایضاً	علی سرور جعفری۔ ہندوستانی مشترکہ تہذیب کے علم ہندوستانی مشترکہ تہذیب کا شذرہ بیان کیا گیا ہے۔	اس مضمون میں علی سردار جعفری کے برصغیر پاک و ہند کی ہندوستانی مشترکہ تہذیب کا شذرہ بیان کیا گیا ہے۔	۳۹۰ تا ۳۹۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۹۲	ناصر عباس نیر، ڈاکٹر	اسرائیل کی موت: تجزیاتی مطالعہ	اس مضمون میں جدید نظم گو شاعر ن۔ م راشد کی نظم ”اسرائیل کی موت“ کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۰۸ تا ۳۲۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۹۳	ایضاً	شعریات ظفر: چند باتیں	اس میں ظفر کی شاعری کا تحقیقی، تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۳۳۹ تا ۳۵۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۹۴	ایضاً	سعید احمد کی نظم: چند پہلو	سعید احمد ہمارے جدید عہد کے معتبر نظم گو شاعر ہیں اس میں ان کی نظموں کا فنی و فکری جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۰ تا ۳۶۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۹۵	ایضاً	علی محمد فرشی کی نظم	علی محمد فرشی کی نظموں میں فلسفیانہ مباحث بھی نظر آتی ہیں اس میں ان کی فکریات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۳۰۴ تا ۳۱۸	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۹۶	نور الہدیٰ سید	ڈاکٹر شیر شاہ سید کی افسانہ نگاری	نور الہدیٰ نے ڈاکٹر شیر شاہ سید کا بطور افسانہ نگار تجزیاتی مطالعہ کیا ہے اور ان کے قاری کے لیے فکریات کے نئے دروا کیے ہیں۔	۳۳۳، ۳۳۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۹۷	ایضاً	طاہر نقوی کے افسانے (کچھ تکنیکی معروضات)	طاہر نقوی افسانے کی تکنیک میں ماہر نظر آتے ہیں اور ان کے افسانوں کا تکنیکی انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔	۳۵۵ تا ۳۵۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۹۸	وزیر آغا، ڈاکٹر	بیسویں صدی کی مغربی تنقید کے تین اعلانات	مغربی تنقید نے ادب اور فنکار پر بیسویں صدی میں کیا اثرات مرتب کیے ہیں۔ بیسویں صدی کے قابل ذکر رجحانات کون کون سے ہیں۔	۳۰ تا ۳۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۹۹	وسیم فرحت کارنجوی	معروضی تنقید	اس مضمون میں جدید تنقیدی نظریات میں معروضی تنقید کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۷۹ تا ۳۸۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۰۰	ہمایوں اشرف، ڈاکٹر	سیاست اور شاعری	ہماری شاعری میں موضوعات کا تنوع ہے۔ سیاسی صورت حال نے شاعری کو جس طرح متاثرہ کیا ہے اس کا کما حقہ جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۷۷ تا ۳۹۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۲۰۱	یشب تننا	مگر سوال کی تقدیس میں کلام نہیں (ساقی) صاحب کے (حوالے سے)	ساقی صاحب کی علمی و ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے نیز اس حوالے سے ان کی خدمات کا اعتراف بھی کیا گیا ہے۔	۵۰۳ تا ۵۰۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
-----	----------	---	--	------------	----	-----------------------

دل آویزیاں

(طنز و مزاح)

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	ابوالفرح ہمایوں	مزاح شناس: شفیق زادہ	اس میں شفیق زادہ کی ادبی مزاح نگاری کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۲۵۶، ۲۵۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲	ابوظفر زین	سگریٹ پیا کرو	تسبا کونوٹی کی لت کو مزاح کے لبادے میں بیان کیا ہے اور اس مزاح سے پند و نصیحت کا بیان ملتا ہے۔	۵۰۶ تا ۵۰۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳	افتخار احمد شاہین	ایک خط	ایک مزاحی رنگ میں لکھا ہو خط ہے۔ جو مکمل ادبی چاشنی سے لبریز ہے۔	۲۵۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴	ایضاً	ذوالسانی نمکین غزل	دو زبانوں کے حسین امتزاج میں کبھی ہوئی مزاحیہ غزل ہے۔	۲۵۲	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۵	ایضاً	غزل اپڑھ لی ترویخی	ادبی مزاح لکھی ہوئی ایک غزل اور پڑھ لی ترویخی ہے۔ جس میں مزاح کارنگ غالب نظر آتا ہے۔	۲۵۴، ۲۵۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۶	اقبال نظر	پہلا جملہ	اس میں چٹخاری فضا چھائی ہوئی ہے	۱۹۹۲ تا ۱۹۹۶	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۷	انور سدید	کچھ طنز و مزاح کے بارے میں	یہ ایک تجزیاتی مضمون ہے۔ جس میں ڈاکٹر انور سدید نے طنز و مزاح کی حدود و قید کے حوالے سے بات کی ہے۔	۲۰۱۳ تا ۲۰۱۷	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸	ایس ایم معین قریشی، ڈاکٹر	کھایا پیا کچھ نہیں	اس میں پیٹو آدمی کا بیان ہے۔ اور اس سے مزاحیہ فضا بنائی گئی ہے۔	۱۹۹۲ تا ۱۹۹۵	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۹	ایضاً	فنائی الزوجہ	میاں بیوی کے محبت بھرے رشتے کی آڑ میں مزاح سے کام لیا گیا ہے اور ایسے شوہر کا تذکرہ ہے جو ”فنائی الزوجہ“ کے مقام پر فائزہ ہو جاتا ہے۔	۲۰۱۳ تا ۲۰۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۰	ایضاً	جہاں دوست ہے، وہاں گوشت ہے	محفل کا مزاح دوستوں کی بدولت ہے۔ تنہائی اداسی کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔	۲۰۱۳ تا ۲۰۱۶	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱	ایضاً	حقوق مرداں	مستورات اور حضرات کے آپس میں تعلق کے حوالے سے مزاحیہ فضا میں بات کی گئی ہے اور خاص طور پر حقوق مرداں پر گفتگو کی گئی ہے۔	۲۰۱۵ تا ۲۰۱۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۲	ایضاً	ٹھیر ولوجی	اس میں ہمارے معاشرے میں موجود ازدواجی رشتے میں عورت اور مرد کے اسلوب کو بیان کیا گیا ہے۔	۵۳۳ تا ۵۳۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳	ایس ایم شاہد	دیدہ بینا	اس میں انسانی شعور کی پختگی کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۱۶، ۵۱۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۴	ایضاً	وہ آ کے خواب میں	اس میں ایک تصوراتی دنیا میں کھوئے ہوئے انسان کی کہانی کا بیان ملتا ہے۔	۵۲۲، ۵۲۱	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵	ایضاً	خمارہ بادہ مستی	اس میں مطرب رباب، رقص سرور اور جام و سیو کی محفلوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	۵۰۲، ۵۰۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶	ایضاً	چھیڑ خوباں سے	اس میں طنز و مزاح کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ جہاں مزاح کے ساتھ ساتھ اصلاح کے پہلو کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔	۵۰۶ تا ۵۰۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۷	ثاقب انجان	خاموش طبع اویب شجاع الدین غوری	یہ شجاع الدین کا خاکہ ہے۔ بالخصوص ان کی خاموش طبع کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔	۵۲۵، ۵۲۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸	رضوان عرفی	سول سروبز اکیڈمی میں پہلے چند روز	اس مضمون میں سول سروبز اکیڈمی میں گزارے ہوئے وقت کا بیان ملتا ہے۔	۵۰۰ تا ۴۹۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۹	روحی کجاہی	مریض قبض (نظم)	یہ ایک مزاحیہ رنگ کی نظم ہے۔ روحی کجاہی نے اپنی اس نظم میں مزاحیہ رنگ کو پیش نظر رکھا ہے۔	۳۹۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۰	شجاع الدین غوری	عنایت اقبال (فکاہیہ)	شجاع الدین غوری نے عنایت اقبال کے فکاہیہ کالموں پر گفتگو کی گئی ہے۔	۵۱۳ تا ۵۰۷	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۱	ایضاً	چار قلم	شجاع الدین غوری نے طنز و مزاح کے انداز میں معاشرے کی ایک بڑی حقیقت پر کاٹ دار طنز کی ہے۔	۵۵۰ تا ۵۲۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۲	ایضاً	ایک تہقہ جو دم توڑ گیا	ہنسی کے ماحول میں لکھے گئے مضمون میں ایک تاثراتی کیفیت کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔	۵۲۹ تا ۵۲۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۳	شوکت جمال	ہمارے بھی ہیں مہرباں / آن ملو بچنا	اس میں محبوب کے ساتھ محبت بھرے شکویوں کا اظہار نظر آتا ہے۔	۳۲۶، ۳۲۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۴	ایضاً	خوشحال گھرانہ	اس میں ایک کھاتے پیتے گھر کی ایک ایسی داستاں ہے جہاں خوشی کا سماں رہتا ہے۔	۵۰۳	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۵	ایضاً	شگفتہ غزل / دو ٹوک	یہ پشٹارے دار غزلیں کہی گئی ہیں اور ان میں مزاحیہ رنگ کا عنصر پایا جاتا ہے۔	۳۹۶، ۳۹۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۶	ایضاً	چور کا سر نیچا / غزل	اس غزل میں طنز و مزاحیہ رنگ کی فضا نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔	۵۴۷، ۵۴۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۷	ایضاً	دو مزاحیہ غزلیں	ان میں مزاحیہ رنگ پایا گیا ہے۔	۵۱۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۸	ایضاً	شگفتہ غزلیں	ان غزلوں میں بھی مزاحیہ رنگ پایا گیا ہے۔	۵۲۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۹	صلاح الدین حیدر	علامہ مرغ اصیل کا خطبہ ٹولٹن مارکیٹ	اس میں مصنف نے علامتی انداز میں معاشرے پر طنز کیا ہے۔	۳۹۸، ۳۹۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳۰	ایضاً	حکایت ابوالہول	اس میں صلاح الدین حیدر نے استعارے کی مدد سے معاشرے پر طنز کیا ہے۔	۵۳۷ تا ۵۳۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۱	ایضاً	ڈربہ چینل پر علامہ مرغ پر اسرار کا خطاب	اس میں مصنف نے ہلکے پھلکے انداز میں معاشرے پر طنز کیا ہے۔	۵۱۴، ۵۱۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۲	ایضاً	داستان برائیلر بن اصیل (المعروف بہ اور منقار ٹوٹ گئی)	اس میں صلاح الدین حیدر نے مرغ کو علامت بنا کر سماج پر طنز کیا ہے۔	۵۱۸ تا ۵۱۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۳	طاہر نقوی	ہمارا اصل مسئلہ غلام رسول ہے	طاہر نقوی نے ایک مخصوص زاویے سے پورے سماج پر طنز کیا ہے۔	۱۶۶ تا ۱۶۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء

۳۳	ظہیر خان	انور مسعود: غم عشق پر جو انور پر کوئی سمینار ہوتا	اس مضمون میں مزاحیہ شاعر انور مسعود کی شاعری پر بات کی گئی ہے۔	۲۲۳۳۳۱۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۵	ایضاً	بہت بے آبرو ہو کر.....	اس مضمون میں ظریفانہ انداز میں نئے شاعر کو درپیش مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔	۳۵۹۳۳۵۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۶	ایضاً	سید ابو ظفر زین کی گفتگو تحریروں سے انتخاب ”وسیلہ ظفر“ پر ایک نظر	ظہیر خان نے اس مضمون میں ابو ظفر کی کتاب ”وسیلہ ظفر“ سے کچھ تحریریں منتخب کر کے جائزہ لیا ہے۔	۳۷۵۳۳۷۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۷	ایضاً	”تم دلاور بھی ہو، فگار بھی ہو“	اس میں مزاحیہ شاعر دلاور فگار کا تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۳۵۳۳۳۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۸	ایضاً	داڑھی والے بابا (پروفیسر عنایت علی)	اس تحریر میں معروف شاعر عنایت علی خان کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔	۵۱۰۳۳۵۰۵	۱۱	جولائی ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۹	ایضاً	امیر الاسلام ہاشمی ”تم کو سمجھے خدا کرے کوئی“	اس مضمون میں امیر الاسلام کے بارے میں تجزیہ کیا گیا ہے۔	۵۲۸۳۳۵۲۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۳۰	ایضاً	مرزا عاصی اختر۔ ”یہ عشق کا آزار ہے“	اس میں معروف شاعر مرزا عاصی اختر کی زندگی کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۲۳ تا ۵۱۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۱	ایضاً	سرفراز شاہد جھونکا مزاج کا	سرفراز شاہد کے بطور طنز مزاح زندگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۰۷ تا ۵۰۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۲	ایضاً	کہتے ہیں قریشی کا ہے اندازِ بیاں اور	اس میں ظہیر خان ڈاکٹر ایس ایم قریشی کی شگفتہ تحریروں کو بیان کیا ہے۔	۳۹۱ تا ۳۸۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۳	ایضاً	ظرافت میں جداگانہ ہے دلِ خالد عرفان	ظہیر خان نے خالد عرفان کی جداگانہ ظرافت کو اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔	۵۵۱ تا ۵۴۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۴	عابد عباس، مرزا	ایکوٹ بیس دن ملک سے ایکوٹ	مرزا عابد عباس نے اپنے شام اور عراق کے سفر کو اپنی شگفتہ طبیعت کی بدولت ایسے انداز میں بیان کیا ہے۔ کہ قاری سفر کو واقعتاً وسیلہ ظفر سمجھتا ہے۔ اور سفری صعوبتوں کو یکسر فراموش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔	۳۶۱، ۳۶۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۵	ایضاً	بے وزن شاعری کی وزنی کتاب	مرزا عابد عباس کی یہ شگفتہ تحریر معاشرے کے ایک بہت اہم پہلو کی طرف اشارہ کرتی ہے۔	۳۸۰ تا ۳۷۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۳۶	ایضاً	کرکٹ ہائے وٹ وٹ سٹ (فکاہیہ)	آج کل ہمارے معاشرے میں کرکٹ کا بخار زوروں پر ہے۔ مرزا صاحب نے بھی اس تحریر میں اسی پر گفتگو کی ہے۔	۵۱۵،۵۱۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۷	قدیر غوثی	ہم عصر تاریخ	قدیر غوثی کا طنز و مزاح کے ساتھ رشتہ بہت گہرا ہے۔ اس تحریر میں قدیر غوثی نے اپنے مخصوص انداز میں خامہ فرسائی کی ہے۔	۵۰۱ تا ۵۹۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۸	نگہت گل	اور کیا چاہیے	نگہت گل کی یہ تحریر بہت اہم معاشرتی مسئلے کو اجاگر کرتی ہے۔ جس میں ہماری سوسائٹی کا رویہ طنز و مزاح کے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔	۵۰۹ تا ۵۰۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۹	یاسین بیگ، مرزا کتوں کا ڈپریشن	مرزا یاسین بیگ نے طنزیہ انداز میں سیاسی حالات پر بحث کی ہے۔	۵۰۳، ۵۰۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	
۵۰	ایضاً	مرزا عاشق	نگہت گل نے ایک کردار کے ذریعے معاشرے کو دیکھنے اور ہمیں دکھانے کی کوشش کی ہے۔ گو کہ ایسے کردار ماضی کی طنزیہ تحریروں میں ہمیں ملتے ہیں۔ مگر نگہت کا انداز اپنا انداز ہے جو نمایاں معلوم ہوتا ہے۔	۵۲۲ تا ۵۱۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

نافہ نایاب

(یادیں، خاکے، مضامین، تلخیص، غالبیات، آپ بیتی، حرکت۔ فکر اسلامی فی الہند، مشاہیر کے خطوط)

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	ابن عظیم فاطمی	پروفیسر علی حیدر ملک۔۔۔	یہ پروفیسر علی حیدر ملک کا خاکہ ہے۔ جس میں ان کی شخصیت کے اہم پہلو پر بحث کی گئی ہے۔	۲۳۷ تا ۲۵۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲	احمد علی برتی اعظمی	بیاد شہنشاہ غزل مہدی حسن مرحوم	اس مضمون میں شہنشاہ غزل مہدی حسن کے رنگ تغزل پر بات کی گئی ہے۔	۱۹۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳	ایضاً	یاد رفتگاں : بیاد ہاجرہ مسرور	اس میں معروف ادیبہ ہاجرہ مسرور کے ساتھ کچھ چند گزری یادوں کا تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔	۲۹۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴	ادریس بختیار	قدیر غوثی۔ حیدر آباد کی شناخت	ادریس بختیار نے اس مضمون میں قدیر غوثی کو حیدر آباد کی جان پہچان اور شخصیت کو متعارف کرایا ہے۔	۳۰۳ تا ۳۰۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵	اسد محمد خان	جہانگیر کوارٹرز کا Oracle	اسد محمد خان کی یہ تحریر سید سلیم احمد کی زندگی کے خوشگوار یادوں کا احاطہ کرتی ہے۔	۱۸۱ تا ۱۸۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶	اسلم انصاری، ڈاکٹر	غالب کا مطلع دیوان	غالب کا مطلع دیوان اپنے عہد کی روایت سے مختلف ہی نہیں بلکہ منفرد بھی ہے۔	۱۷۲ تا ۱۸۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۷	اقبال خورشید	اُداسیوں کا قصہ گو..... عبداللہ حسین	عبداللہ حسین کی کہانیوں کے کرداروں کی عمومی طور پر ایسی کیفیت ہے۔ جس میں باطنی کیفیات کے حوالے سے بڑی گہری مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔	۲۷۰۵۲۶۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸	الیاس عشقی	میں مدنی کو نہیں جانتا (ایک گم شدہ مضمون کی بازیافت)	”میں مدنی کو نہیں جانتا“ ایک تحقیقی مضمون ہے۔ جس میں فکر و سوچ کے نئے پہلو سے پرکھا گیا ہے۔	۲۴۳۳۲۲۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹	انوار احمد زئی، پروفیسر	ڈاکٹر الیاس عشقی	الیاس عشقی کے کلام کا ایک مختلف انداز سے تجزیہ کیا گیا ہے۔ جس میں فکر و سوچ کے نئے زاویے سامنے آتے ہیں۔	۱۸۳۳۱۷۴	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰	ایضاً	اور لیس بختیار مرا دوست مراد شمن	اس مضمون میں کچھ زائد اور مخفی پہلو بیان کیے گئے ہیں۔	۲۸۱۳۲۷۴	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱	ایضاً	حافظ مظہر الدین..... ایک مطالعہ	دور حاضر کے سب سے بڑے نعت گو شاعر اور ادیب تھے۔ اس میں تصوف کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	۲۰۳۳۱۹۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۲	ایضاً	قدیر غوثی	اس مضمون میں شخصیت و فن کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	۳۰۲ تا ۲۹۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳	انور سجاد، ڈاکٹر	لاہور ایک مختصر قدیم تاریخ	اس مضمون میں لاہور کے قدیمی تواریخ کا مطالعہ کیا گیا ہے۔	۲۲۳ تا ۲۱۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۳	انور سدید، ڈاکٹر	ایک ممتاز مرحوم شاعر کا خوابیدہ خط	اس میں ایک مرحوم عظیم ادیب کی گزارشات کا تذکرہ موجود ہے۔	۱۹۷ تا ۱۹۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۵	ایضاً	خوابیدہ خطوط - ادیبوں کے نام	اس مضمون میں بھی چند عظیم ادیبوں کی گزارشات کا تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔	۱۲۷ تا ۱۲۱	۲۳	سن
۱۶	انیس اکرام فطرت	باتوں کی روشنی اور لہجے کی خوشبو۔ عبداللہ حسین	عبداللہ حسین کے اسلوب اور طرز بیان کو نہایت ہی سنجیدگی سے بیان کیا گیا ہے۔	۲۷۰ تا ۲۶۵	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۷	ایضاً	عبداللہ حسین اور واپسی کا سفر	عبداللہ حسین کی زندگی سے لے کر وقتِ آخر تک اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۸۰ تا ۲۷۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۸	ایضاً	فکر اقبال: مغرب سے تصادم کا الزام	اس مضمون میں شاعر مشرق علامہ اقبال کی فکریات کو مغربی تہذیب سے تصادم کا تناظر میں دیکھا گیا ہے۔	۱۳۳ تا ۵۳۱	۲۳	سن

۱۹	ارشاد وارث، سید	”ہاچیکو“ کتا ایک جاپان کا	ارشاد وارث نے اس کہانی میں ایک حیوان کی وفاداری کو بیان کیا ہے۔	۳۳۵ تا ۲۳۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۰	بانوقدسیہ	یادیں	اس میں زندگی کے خوبصورت لمحات اور حسین یادوں کو سپرد قرطاس کیا گیا ہے۔	۲۰۳ تا ۱۹۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۲۱	بشیر جعفر	نور زماں ناوک۔۔ سدا رہے اس کا پیارا نام	اس میں نور زماں ناوک کی شعری موشگافیوں کو انتہائی باریک بینیوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔	۳۰۹ تا ۳۰۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۲	پرتوروہیلہ	غالب کے دینی و مذہبی عقائد	پرتوروہیلہ نے غالب کے مذہبی نظریات کو تحقیق کی روشنی میں بحث کو موضوع بنایا ہے۔	۱۹۵ تا ۱۷۴	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۲۳	ایضاً	جناب حضرت علی غمگین کا تیسرا خط غالب کے نام	جناب حضرت علی غمگین کا تیسرا خط جو مرزا غالب کے نام ہے اس میں معاشرتی پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۲۰۳ تا ۱۹۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۴	ایضاً	غالب کے غیر مدون فارسی مکتوب بنام نواب یوسف علی خان، نواب رامپور	اس میں مرزا اسد اللہ خاں غالب کے خطوط میں پائی جانے والی معاشرتی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور ان کے خطوط کی تہذیبی و معاشرتی اور تاریخی مقام کا حوالہ دیا ہے۔	۱۷۱ تا ۱۶۹	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۲۵	ایضاً	فخر غالب شناساں	پرتو روہیلہ نے اپنی زندگی کی حسین یادوں سے ایک گوشہ اس تحریر کی شکل میں پیش کیا ہے۔	۲۱۷ تا ۲۱۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۶	ایضاً	غالب کے فارسی خطوط (۲ خطوط)	مصنفہ نے غالب کے فارسی خطوط کو عقدہ کشائی کرنے کی کوشش کی ہے۔	۲۳۹ تا ۲۳۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۷	ایضاً	ادب عالیہ۔ خط بنام سید اکبر علی خان متولی امام باڑہ گلی بندر	مذکورہ خط میں غالب کا فارسی انشاء نگاری کا اعلیٰ نمونہ موجود ہے۔ اس خط میں غالب نے جس انداز سے سید اکبر علی خان سے آموں کی فرمائش کی ہے۔ وہ حسن طلب کی ندرت ہے۔ جو غالب کا خاصہ ہے۔	۲۳۸، ۲۳۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۸	ایضاً	غالب کے فارسی خطوط بنام نواب مصطفیٰ خان بہادر (حالات زندگی)	ان کے فارسی خطوط میں نواب مصطفیٰ خان بہادر کی حالات زندگی کا تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔	۲۳۰ تا ۲۳۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹	ایضاً	غالب کا فارسی خط ۲ بنام سبحان علی خان	پرتو روہیلہ نے غالب کے فارسی خطوط کو عقدہ کشائی کرنے کی کوشش کی ہے۔	۱۶۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۳۰	ایضاً	سبحان علی خان (حالات زندگی)	مصنف نے سبحان علی خان کے حالات زندگی کو قلمبند کیا ہے۔	۲۶۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۱	ایضاً	غالب کا خط نمبر ۳ بنام سبحان علی خان	اس مضمون میں مرزا غالب کے خطوط کے حوالے سے ان کے معاشرتی پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۲۰۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۲	ایضاً	مولوی سراج الدین (غالب کا خط ۱۸)	مولوی سراج الدین اورنگ آبادی نے مرزا غالب کے خطوط کے حوالے سے چند گزارشات پر بحث کی گئی ہے۔	۲۹۲ تا ۲۹۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳	ایضاً	فارسی شاعری کا ایک ورق گم گشتہ	اس مضمون میں فارسی کے حوالے سے تحقیقی اضافہ شامل ہے۔	۲۲۳ تا ۲۱۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۴	ایضاً	مثنوی خموش خاتون پر ایک نظر	زیر نظر مضمون مثنوی خموش خاتون کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔	۲۰۵ تا ۱۹۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۵	پرویز انجم	منثو، غالب کا پرستار	منثو کو غالبیات کے نظریے سے جانچنے کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۳۳ تا ۲۰۴	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۳۶	تشنہ بریلوی	سجاد ظہیر کی تاریخی غلطی	سجاد ظہیر نے ایک سر پھرے میجر کا ساتھ دے کر پاکستان میں شدت پسندی اور ڈکٹیٹر شپ کی راہ ہمواری اور ملک کو اندھیروں میں ڈبو دیا تھا۔	۲۳۶۴۲۳۲	۲۱-۲۲	جنوری تا مارچ ۲۰۱۵ء
۳۷	توصیف تبسم، ڈاکٹر	بندگی میں شام	یہ توصیف تبسم کے خاکوں کو مجموعہ ہے۔	۲۳۱۴۲۲۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۸	جاوید اختر بھٹی	”استاد بڑے غلام علی خان“ (فن اور حالات زندگی)	عظیم موسیقار بڑے غلام علی کی سوانح و شخصیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۲۹۵۴۲۷۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۳۹	ایضاً	ملکہ موسیقی۔۔ روشن بیگم	جاوید اختر بھٹی نے روشن بیگم کی موسیقی اور ان کے فکر و فن پر روشنی ڈالی ہے۔	۳۰۲۴۲۹۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴۰	ایضاً	ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری	اس مضمون میں مشہور ادیب و نقاد اختر حسین رائے پوری کے حوالے سے اظہار کیا گیا ہے۔	۱۹۵۴۱۹۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴۱	ایضاً	کلیات سراج اورنگ آبادی	اردو کے قدیم شاعر سراج اورنگ آبادی کا کلیات موجودہ دور میں تازہ ہوا کے جو نکلے کی مانند ہے۔	۱۷۲۴۱۶۳	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء

۳۲	ایضاً	زندگانی بے نظیر۔ (نظیر اکبر آبادی کی سوانح عمری)	جاوید اختر نے زندگانی بے نظیر میں نظیر اکبر آبادی کی سوانح کو قلمبند کیا ہے۔	۳۰۰ تا ۲۹۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳	ایضاً	تصانیف الیاس عشقی پر ایک نظر	اس مضمون میں الیاس عشقی کی تصانیف کو مختلف انداز سے تجزیہ کیا گیا ہے۔	۲۶۰ تا ۲۵۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۴	ایضاً	نامور محقق اور ہمدرد انسان۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کی شخصیت و تحقیقی کام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۱۶۶ تا ۱۵۶	۲۳	سن
۳۵	جمیل یوسف	ملکہ کوہسار	ملکہ کوہسار کے فلک بوس پہاڑوں اور دل موہ لینے والے قدرتی نظاروں کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۱۶ تا ۲۰۳	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۶	ایضاً	کچھ باتیں منیر نیازی کے بارے میں	منیر نیازی کی یادداشتوں پر مبنی جمیل یوسف کی تحریر ہے جس میں ان کی شخصیت کے روشن پہلوؤں پر بات کی گئی ہے۔	۳۲۳ تا ۳۲۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۷	ایضاً	کیا فیض کیونست شاعر تھے؟	اس مضمون میں فیض کے حوالے سے ان کے نظریات کے تعین کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۲۸ تا ۲۲۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

سن	۲۴	۱۳۳۲۱۲۸	یہ الیاس عشقی کا ایک شخصی خاکہ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں ان کی شخصیت اور فنی پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔	عشقی صاحب	حسن منظر	۴۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۲۷۳۲۲۶۷	اس مضمون میں اسرار الحق مجاز کی شاعری پر ہونے والی پہلی تنقید کا جائزہ لیا گیا ہے۔	شعر مجاز کے اولین نقاد	خان احمد فاروق	۴۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۱۷۹۲۱۷۳	خاور احمد نے دلی جذبات اور احساسات کو ادبی پیرائے میں بیان کیا ہے۔	دل کی صدا۔ کس کی صدا ہے	خاور احمد	۵۰
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۱۸۹۲۱۸۴	اس مضمون میں عبدالحق کا دورہ بنگال کے حوالے سے یادداشتوں کا بیان ہے۔	ڈاکٹر مولوی عبدالحق کا دورہ بنگال	خورشید احمد	۵۱
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۳۵۲۲۱۶	دانیال عزیز نے غالب کی شاعری کو جدیدیت کے تناظر میں پرکھا ہے۔	جدیدیت اور غالب	دانیال طریر	۵۲
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	۲۵۲۲۲۳۵	غالب کے کلام کو جدید ادبی تحریکوں، تجربیت، تجربیت کی روشنی میں دیکھا گیا ہے۔	جدیدیت، تجربیت اور غالب	ایضاً	۵۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۲۴۷۲۲۳۲	اس میں غالب کو نئے ادبی رجحانات کے تناظر میں دیکھنے کی سعی کی گئی ہے۔	جدیدیت، وجودیت اور غالب	ایضاً	۵۴

۵۵	ایضاً	ایکسویں صدی کے جدید ادبی مباحث کو کلام غالب کی روشنی میں سمجھنے کی سعی کی گئی ہے۔	۲۵۳ تا ۲۳۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۵۶	راشد اشرف	یہ کمال احمد رضوی کی ذات کے حوالے سے مختلف پہلوؤں پر گفتگو انداز میں لکھی گئی تحریر ہے۔	۲۲۰ تا ۲۱۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۷	ایضاً	مہدی حسن۔ تم کو ایک شخص یاد آئے گا۔	۱۹۵ تا ۱۹۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۵۸	ایضاً	مولانا عبدالسلام نیازی۔ آفتاب علم و عرفان	۱۹۷ تا ۱۸۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۹	رشید امجد، ڈاکٹر	پڑوس ملک اس مضمون میں رشید امجد نے سارک افسانہ کانفرنس میں اپنے اور اپنے دوستوں کے ساتھ سفر ہندوستان کی مختصر روداد بیان کی ہے۔	۲۳۵ تا ۲۲۲	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۶۰	رضیہ فصیح احمد	زالی شان والے۔ شان الحق حقی	۲۲۸ تا ۲۲۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۶۱	رؤف خیر	قراۃ العین حیدر اور پروین شاکر کے بیچ رنجش	اس تحریر میں پروین شاکر کی طرف سے لکھی گئی نظم ”قراۃ العین“ کے حوالے سے حقائق کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۵۶ تا ۲۳۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۲	ایضاً	فدائے حسن۔ ایم۔ ایف حسین	رؤف خیر کی یہ تحریر معروف آرٹس ایم ایف حسین کے حوالے سے ہے۔	۲۸۵ تا ۲۸۲	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۳	ایضاً	ہوا کے دوش پر۔۔ تاباں	رؤف خیر نے غلام ربانی تاباں کی ادبی خدمات کا جائزہ لیا ہے۔	۳۰۶ تا ۳۰۱	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۴	ایضاً	کم سخن و کم آمیز جذبہ (مدیر نقوش کے نام خطوط کے حوالے سے)	اس میں جذبہ کے خطوط کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے نقوش کے مدیر کے نام سے لکھے ہیں۔	۲۲۱ تا ۲۲۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۶۵	رییس فاطمہ ، پروفیسر	لاؤڈ اسپیکر اور گنجز فرشتے	پروفیسر رییس فاطمہ نے منٹو کے ان دو خاکوں کا تفصیلی سے جائزہ لیا ہے۔	۲۶۰ تا ۲۵۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶۶	ایضاً	منٹو کی خاکہ نگاری	مصنفہ منٹو کی متنوع و جہت شخصیت کے حوالے سے نقاب کشائی کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۳۸ تا ۲۳۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۶۷	ایضاً	فنون لطیفہ کی دیوی: عطیہ فیضی	اس مضمون میں رییس فاطمہ نے عطیہ فیضی کے ادبی ذوق اور فکری وسط کو بیان کیا ہے۔	۲۷۱ تا ۲۶۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۶۸	ایضاً	کور یوگرافر، رقاصہ، اداکارہ۔۔۔۔۔ زہرا سہگل	اس میں اداکارہ زہرا سہگل کی فکارانہ صلاحیت کو سرا گیا ہے۔ اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔	۳۱۲ تا ۳۰۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۹	ایضاً	لسان الغیب حافظ شیرازی	اس میں لسان الغیب فارسی کے معروف شاعر حافظ شیرازی کی شعری ندرت اور موضوعات کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۲۳۱ تا ۲۳۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۷۰	زاہد حسن	کہے حسینؑ فقیر سائیں	اس مضمون میں درویش اور پنجابی شاعر شاہ حسین کی شاعری کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جس میں صوفیانہ رنگ غالب ناظر آتا ہے۔	۳۱۲ تا ۳۰۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷۱	سید ایاز محمود	ڈاکٹر ابو الخیر کشتی (یادیں)	اس مضمون میں بیتے ہوئے لمحے اور گزری ہوئی حسین یادوں کو بیان کیا گیا ہے۔	۲۵۳ تا ۲۳۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۷۲	ایضاً	کمال احمد رضوی (تعارف)	اس میں کمال احمد رضوی کے فن و شخصیت کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۲۰۰، ۱۹۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۳	ایضاً	مہدی حسن (تعارف)	مہدی حسن کی فن و شخصیت کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان کی ادبی خدمات کو سراہا گیا ہے۔	۱۹۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۴۳	سلیم کوثر	عظمیٰ صبوحی کی یاد میں	سلیم کوثر نے اس مضمون میں عظمیٰ صبوحی کے ساتھ بیٹے ہوئے حسین لجنوں اور ماضی کی حسین یادوں کو سپردِ قلم کیا ہے۔	۲۶۲۳۲۵۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۴۵	سلیم راز	شاہ لطف کا پیغام۔ عوام کے نام	شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری کے موضوعات کو اپنی بحث کا حصہ بنایا گیا ہے اور خاص طور پر ان کی عوامی شاعری پر گفتگو کی گئی ہے۔	۲۳۳۳۲۳۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۶	ایضاً	پختون ثقافت	جدید دور میں اپنی تہذیب و ثقافت کو بحال رکھے ہوئے طبقے پختون کا ذکر کیا گیا ہے جن کی ثقافت میں روحِ عصر کے تقاضوں کا خیال رکھا گیا ہے۔	۲۳۲۲۲۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۷	سلٹی ریاض	شاہدہ تبسم کے لیے ایک نظم	سلٹی ریاض نے شاہدہ تبسم کے لیے ایک نظم لکھ کر انھیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔	۳۱۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۴۸	سمیح آہوجہ	میوریل (غیر مطبوعہ ناول سے ایک باب)	یہ سمیح آہوجہ کے غیر مطبوعہ ناول کا ایک باب ہے۔ جس کا تشریحی مطالعہ کیا گیا ہے۔	۲۷۷۷۲۶۵	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۷۹	سید ابوالحسنات حقی، پروفیسر	ایک درویش کا روشن چہرہ: یادوں کے آئینے میں	۲۶۶۲۲۵۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	زیر نظر مضمون میں ابوالحسنات حقی نے اپنے دوست احمد حسین غوری کے حوالے سے ہجرت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات و واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔
۸۰	شاہین مفتی	رفتگاں کے لیے	۳۱۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	اس نظم میں معروف شاعر سید مبارک شاہ کے حوالے سے نظم لکھی گئی ہے۔
۸۱	شبم شکیل	شمشاد بیگم	۱۹۲ تا ۱۸۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	اس میں مشہور موسیقار شمشاد بیگم کی مقبولیت کو سرا گیا ہے۔ اور ان کی فنی خدمات کو خراج عقیدت پیش کی گئی ہے۔
۸۲	ایضاً	ماسٹر غلام حیدر	۱۹۸ تا ۱۹۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	اس میں صاحب اسلوب موسیقار ماسٹر غلام حیدر کا ذکر کیا گیا ہے۔
۸۳	صابر بدر جعفری	نظیر آپ اپنی نظیر (نظیر اکبر آبادی)	۲۷۳ تا ۲۵۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	اس مضمون میں عوامی شاعری نظیر اکبر آبادی کی شاعری کو معاشرتی تناظر میں دیکھنے کی سعی کی گئی ہے۔

۸۴	ایضاً	حسرت: پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ	اس مضمون میں صابر بدر جعفری نے حسرت موہانی کی فکری سطح کو ان کے کلام کے ذریعے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۴۴۶ تا ۲۵۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۵	صبا اکرام	دل پر خون کی اک گلابی سے --- (انورا حسن صدیقی کی خودنوشت)	اس میں انورا حسن صدیقی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جس میں ان کی ادبی خدمات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۲۵ تا ۳۲۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۶	صفر صدیق رضی	شاہدہ تبسم کے لیے	صفر صدیق رضی نے یہ نظم لکھ کر شاہدہ تبسم کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔	۳۱۴	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸۷	صلاح الدین حیدر	سجاد بریلوی کی یاد میں	اس میں سجاد بریلوی کی گزری ہوئی گزارشات کو بیان کیا گیا ہے۔	۲۹۳ تا ۲۹۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸۸	طلعت آفتاب احمد	جب خیالوں میں بلاتا ہوں چلے آئے ہوتے (شکیل بد ایونی)	زیر نظر مضمون میں شکیل بد ایونی کیا ادبی مقام و مرتبہ کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔	۲۷۲ تا ۲۸۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۸۹	ظفر سہیل	قادری صوفیانہ بغاوت (عہد شاہجہاں)	یہ ظفر سہیل کے مضامین (حرکتِ فکرِ اسلامی فی الہند) کا ایک حصہ ہے۔	۲۱۳ تا ۲۰۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۹۰	ایضاً	عالمگیر۔۔۔ اور راسخ الاعتقادی کا ابھار	یہ مضمون ظفر سہیل کے مضامین کی کاوش کا ایک حصہ ہیں۔ جس میں برصغیر میں موجود اسلامی حکمرانوں اور عوام کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔	۳۲۰ تا ۳۱۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۴ء
	ایضاً	شاہ ولی اللہ دہلوی (توازن کی راہ کی تشکیل)	یہ تحریر ہندوستان کے مشہور مذہبی ہستی شاہ ولی اللہ کے متعلق ہے۔ جنہوں نے حرکتِ فکرِ اسلامی فی الہند میں نمایاں کردار ہے۔	۵۰ تا ۳۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
	ایضاً	ہندوستان سے خوشبوئے ربانی آتی ہے	یہ مضمون ہندوستان میں فکرِ اسلامی کی اشاعت کی تحریر ہے۔	۷۳ تا ۶۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
	ایضاً	عہد بابر و ہمایوں: سیاسی انتشار اور روحانی بگاڑ	یہ مضمون حرکتِ فکرِ اسلامی فی الہند کا ایک تسلسل ہے۔ جس میں برصغیر کے اندر مغلیہ دور کی سیاسی اور سماجی کی ابتری کو بیان دیا گیا ہے۔	۲۷۹ تا ۲۸۷	۲۴	سن

۹۱	ظفر علی راجا	ڈاکٹر وزیر آغا - ایک الگ شخص	ظفر علی راجہ نے اس مضمون میں وزیر آغا کے نئے ادبی پہلوؤں کو روشناس کروایا ہے۔	۲۵۳ تا ۲۳۸	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۹۲	عامر سہیل	خواجه اہل فراق (خاکہ)	اس مضمون میں خواجه اہل فراق کے فن و شخصیت پر بات کی گئی ہے۔	۲۷۸ تا ۲۶۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۹۳	عاشق حسین الہدوی، ڈاکٹر	لطیف و کبیر	ڈاکٹر عاشق حسین الہدوی نے شاہ عبداللطیف اور بھگت کبیر کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۶۳ تا ۲۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۹۴	ایضاً	بیل اور چرواہا	یہ مضمون جاپانی ثقافت کی راہ سلوک کی منازل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جس میں ایک جاپانی عارف کی بنائی گئی بامعنی تصاویر اور ہر تصویر کے لیے لکھی گئی ایک نظم کو مختلف عارفی سلسلوں سے اسلامی راہ سلوک کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔	۲۱۵ تا ۲۰۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۹۵	عبدالمالک یادداشتیں	عبدالمالک نے اپنی ملازمتی زندگی کے حوالے سے کچھ حسین یادیں کو تازہ کیا ہے۔	۲۸۹ تا ۲۸۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	

۹۶	عقیل عباس جعفری	دھر پد گائیکی کا آگرہ گھرانہ	عقیل عباس جعفری نے برصغیر کے موسیقار گھرانے کا اس تحریر میں ذکر کیا ہے۔	۲۳۰ تا ۲۲۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۹۷	علی تنہا	مہدی حسن کی گائیکی میں جنوبی پنجاب کا حصہ	یہ مضمون شہنشاہ غزل مہدی حسن کے جنوبی پنجاب میں گزرے ابتدائی ایام کے حوالے سے ہے۔	۲۷۶ تا ۲۷۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۹۸	ایضاً	منفرد مقصور: زوّار حسین کی شخصیت و فن	اس مضمون میں ایک منفرد و مصور زوّار حسین کی فن و شخصیت کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۱۳ تا ۲۱۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۹	علی حیدر ملک	سائیں شیخ ایاز	یہ مضمون مشہور سندھی شاعر سائیں شیخ ایاز کے متعلق ہے۔ جس میں ان کے افکار و خیالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۲۰۱ تا ۱۹۶	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۰	غلام ابن سلطان	ممتاز شیریں: اُردو لی پہلی خاتون نقاد	یہ مضمون اردو کی پہلی خاتون نقاد ممتاز شیریں کے متعلق ہے۔ جس میں ان کے تنقیدی شعور کا بیان ملتا ہے۔	۲۷۸ تا ۲۷۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۱	ایضاً	آہ! ڈاکٹر محمد علی صدیقی	یہ مضمون ڈاکٹر محمد علی صدیقی کی وفات پر لکھا گیا ہے۔ اور اس میں ان کی زندگی کے متعلق چیدہ چیدہ باتیں بیان کی گئی ہیں۔	۲۷۵ تا ۲۶۸	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۰۲	ایضاً	ڈاکٹر داؤد رہبر: گرفت سنگ میں بل کھاتی آب جو تراغم	اس میں معروف ادبی شخصیت ڈاکٹر داؤد رہبر کی وفات کے موقع پر گہرے دکھ کے ساتھ ان کی ادبی خدمات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۰۶ تا ۲۹۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۳	غلام حسین ساجد	کیا فیض شاعر تھے؟	اس مضمون میں فیض احمد فیض کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ جس میں ادبی حلقوں میں فیض پر اٹھائے جانے والے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔	۲۲۵ تا ۲۲۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۰۴	ایضاً	منٹو کا تخلیقی ونور	غلام حسین ساجد نے سعادت حسن منٹو کے افسانہ نگاری اور اس سے ہونے والے اثرات کا ذکر کیا گیا ہے۔	۱۳۷ تا ۱۳۴	۲۳	سن
۱۰۵	غلام شبیر رانا، ڈاکٹر	لطف اللہ خان : خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا	ڈاکٹر غلام شبیر رانا کا یہ مضمون معروف پاکستانی ادیب دانشور محقق اور ماہر آثار قدیمہ لطف اللہ خان کی وفات پر ادبی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا ہے۔	۱۹۱ تا ۱۸۵	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۰۶	ایضاً	شہریار: دیارِ دل نہ رہا بزمِ دوستاں نہ رہی	یہ تحریر معروف ادیب دانشور، نقاد، شاعر کنور اخلاق محمد خان کی وفات حسرتِ حیات پر انھیں یاد کر کے خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔	۲۶۲ تا ۲۳۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۷	ایضاً	احمد ہمیش: کیا لوگ تھے جو راہ جہاں سے گزر گئے	یہ تحریر معروف نظم نگار احمد ہمیش کے متعلق ہے۔ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا وہ نثری نظم کے بانی ہیں۔	۲۱۰ تا ۲۰۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸	ایضاً	گیبریل گارسیا مارکیز: تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور	غلام شبیر رانا کا یہ مضمون معروف ناول نگار گیبریل گارسیا مارکیز کی وفات پر لکھا گئی ایک تحریر ہے۔ گیبریل گارسیا کو 1982ء میں ان کے شہرہ آفاق ناول "One Hundred Years of Solitude" کی وجہ سے ادب کے نوبل انعام سے نوازا گیا تھا۔ اس ناول کا دنیا کی تیس زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔	۲۲۱ تا ۲۱۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء

۱۰۹	ایضاً	کنز گراس ساز خاموش ہیں نغمات نے دم توڑ دیا ہے۔ کنز گراس نے تباہ شدہ جرمنی کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ جس کا اثر اس کی تحریروں میں چاہے وہ نظم ہو یا نثر واضح انداز میں موجود ہے۔	۲۶۳۳۲۵۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۱۰	فراست رضوی	نذر کمال احمد رضوی (منظوم خراج تحسین)	۲۱۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۱	ایضاً	معجزہ نغمہ (نذر مہدی حسن)	۱۹۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۱۲	فصح الدین	صحابہ کرامؓ وادئ پشاور یا بلوچستان میں؟	۲۶۷ تا ۲۶۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	فصح الدین کی یہ تحریر تحقیقی حوالے سے پشاور اور بلوچستان میں صحابہ کام کی آمد کے متعلق موجود روایات اور ان سے منسوب قبور کا تفصیلی تاریخی جائزہ ہے۔ جس میں تحقیقی معیارات کو بہتر بنانے پر زور دیا گیا ہے اور عقیدت اور تحقیق کے درمیان حد فاصل رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔
۱۱۳	فضہ پروین	دنیا چل گئی مری دنیا لیے ہوئے (ثمینہ راجا)	۲۸۴ تا ۲۷۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	فضہ پروین نے معروف شاعرہ ثمینہ راجا کی وفات پر ان کا تعارفی خاکہ پیش کیا ہے جس میں ان کی زندگی کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔
۱۱۴	ایضاً	شبم ٹھیلی: خدا حافظ مرے اے ہم نشینو	۲۸۱ تا ۲۷۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	شبم ٹھیلی کے متعلق تحریر ہے جس میں انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات برائے نسوانی حقوق کو یاد کیا گیا ہے اور ان کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کیا گیا ہے۔

سن	۲۳	۱۷۰۳۱۶۷	معروف شاعرہ نسرین انجم کے ساتھ پہلی اور آخری ملاقات کا ذکر کیا گیا ہے۔ نسرین انجم ایک کومیڈی پر سٹیڈی تھیں جنہوں نے تمام عمر اپنی شرائط پر گزاری انہوں نے اردو ادب میں نسوانی آواز کا علم بلند کیا اور اس کے حوالے سے بہت کام کیا۔	میں آپے رانجھا ہوئی	فہم شناس کاظمی	۱۱۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	۲۱۰۳۲۰۱	کمال رضوی نے اپنی یاداشتوں کے کانے سے ایک خوبصورت شخص کی یاد کو تحریر کیا ہے	تجل بھائی	کمال احمد رضوی	۱۱۶
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء	۱۱	۳۰۱۳۲۹۶	کمال رضوی کا یہ سوانحی خاکہ ان کے ایک شاگرد رشید عمر کا ہے جس میں انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے الہا کی صلاحیتوں کو سراہا ہے۔ اور آخر میں وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔	شاگرد رشید عمر تھانوی	ایضاً	۱۱۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۶۲۳۲۵۳	یہ ہمارے معاشرے میں موجود ہجواریوں افراد کی داستان ہے جو جغرافیائی حدود میں بٹ کر بھی تقسیم نہیں ہو سکے۔	ہماری انیس آپا (خاکہ)	ایضاً	۱۱۸

۱۱۹	گلزار	گلی قاسم	یہ معروف شاعر گلزار کی ایک غیر مطبوعہ نظم ہے۔ جس میں انہوں معاشرتی ناہمواریوں کو بیان کیا ہے۔	۱۷۳، ۱۷۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۲۰	ماہ طلعت زاہدی	لکھنو۔۔۔۔۔ ”خواب سے تعبیر تک“	یہ تحریر لکھنو یا ترا کے متعلق ہے۔ اس تحریر میں وہ جذبات موجود ہیں۔ جو خواب کو شرمندہ تعبیر دیکھتے ہوئے ہوتے ہیں۔	۲۶۳ تا ۲۵۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۱	ایضاً	تیاگ کا فلسفہ اور راجہ بھرتی ہری	یہ مضمون ہندو دھرم میں موجود فلسفہ تیاگ اور راجہ بھرتی ہری کے متعلق ہے۔	۲۳۳ تا ۲۲۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۲۲	ایضاً	واحد بشیر کا خط بنام ماہ طلعت زاہدی	یہ ایک خط ہے۔ جس میں سماج کی تلخ حقیقتوں سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔	۲۹۱ تا ۲۸۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۳	ایضاً	ایس ایم ایس میں محفوظ سال بھر کی دریافت۔ واحد بشیر	یہ تحریر ماہ طلعت زاہدی اور واحد بشیر کے درمیان ایک سال کے عرصے میں رہنے والی ایس۔ ایم۔ ایس کی یادداشتیں ہیں۔ جنہیں انہوں نے نثری شکل دی ہے۔	۲۹۸ تا ۲۹۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

سن	۲۳	۱۷۹۳۱۷۱	یہ تحریر ایک ہندوستانی آرٹ فلم میکر کے متعلق ہے جس نے انڈسٹری کو اس وقت ایک ایسا خزانہ دیا جب کوئی اس کے متعلق جانتا تک نہیں تھا۔	بہل رائے: ہدایت کار یا جادوگر؟	ایضاً	۱۲۴
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۳۱۳	اس نظم میں محمد مشتاق نے سید مبارک شاہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔	مبارک شاہ کی نذر۔ ایک نظم	محمد مشتاق آثم	۱۲۵
سن	۲۳	۱۸۷۳۱۸۰	محمود الحسن نے اس مضمون میں ایک معروف علمی و ادبی شخصیت محمد کاظم کی علمی خدمات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے جس میں جماعت اسلامی سے ان کے تعلق سے لیکر باقی آئندہ زندگی تک کا احاطہ کیا گیا ہے۔	محمد کاظم، علم کی بات، کل کی بات ہوئی	محمود الحسن	۱۲۶
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۲۳۳ تا ۲۲۳	منٹو پر یہ مقالہ ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے جس میں منٹو کی افسانہ نگاری اور اس کے مندرجات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔	منٹو صاحب کا طرزِ بیاں	مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر	۱۲۷

۱۲۸	ایضاً	نظیر اکبر آبادی: قُرب و بعد اس جا برابر ہے	اس تحریر میں عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی پر گفتگو کی گئی ہے۔ اور اس کے کلام کا عوام کے ساتھ ربط کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۲۳۷ تا ۲۳۰	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۹	ایضاً	دادا امیر حیدر نے بتایا	اس تحریر میں مرزا حامد بیگ نے علاقہ پوٹھوہار کے روشن خیال ادباء کے آئیڈیل وطن پرست جماعت ”غدر پارٹی“ کے عظیم قائد دادا امیر حیدر سے ملاقات کو قلمبند کیا ہے۔	۲۵۲ تا ۲۳۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۰	ایضاً	بھائی محمود واجد (بارے کچھ تیر و رخشاں، علائی اور عالی جی)	محمود واجد سے اپنی ملاقات کو انہوں نے تحریر کیا ہے جس میں کراچی سفر اور وہاں ملاقاتیں قابل ذکر ہیں۔	۲۱۰ تا ۲۰۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۱	مرزا سلیم بیگ، پروفیسر	انشاء اللہ خان انشاء	اردو کے معروف، مستند، قادر الکلام شاعر انشاء اللہ خاں انشاء کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔	۲۱۷ تا ۲۱۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۲	مسعود منور	مہدی حسن کے لیے ایک سوز	مسعود منور نے غزل گائیکی کی دنیا کے بے تاج بادشاہ مہدی حسن کی یاد میں منظوم خراج تحسین پیش کی ہے۔	۱۹۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۳۳	مشرف عالم ذوقی	آہ اکلشور	یہ تحریر ہندوستانی کہانی نگار کلیشور کی وفات پر ضبط میں لائی گئی اور اس میں ان کے ساتھ مکالمہ بھی موجود ہے جو شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں کچھ مدد دے سکتا ہے۔	۲۵۶ تا ۲۵۲	۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۴	منظہر سلیم مجوکہ	شاہکار ادبی تحریک کے بانی: سید قاسم محمود	یہ مفصل مضمون سید قاسم محمود کے حوالے سے ہے جو ان لوگوں میں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے واقعی میں لوگوں کی بھلائی کا کام کروانا ہوتا ہے وہ ایک وقت میں ایک ادیب، ناقد، ناشر، محقق، اور تحلیاتی شخص تھے۔	۲۹۳ تا ۲۸۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۵	منظر اعجاز، ڈاکٹر	پروفیسر وہاب اشرفی: ایک قاموسی شخصیت	وہاب اشرفی کی علمی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ وہ ایک ساتھ ناقد، محقق اور تاریخ ادبیات عالم کے ماہر کی حیثیت سے اپنی شناخت قائم کر چکے ہیں۔	۲۷۰ تا ۲۶۳	۱۱	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۶	ناصر عباس نیر، ڈاکٹر	غالب ہمارا لا زمانی معاصر	ناصر عباس نیر نے اس مضمون میں غالب کے کلام کو نئی جہت سے روشناس کروایا ہے۔	۲۳۱ تا ۲۱۸	۱۱	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۲ء

سن	۲۳	۱۵۵ تا ۱۳۸	یہ تحریر غالب اور اقبال کے درمیان ایک تخیلاتی مکالمے پر مشتمل ہے جس میں دونوں نابغہ روزگار شخصیات نے اپنے اپنے انداز میں سماجیات پر بحث کی ہے۔ یہ تخیل نجیب عمر کی بلند پروازی کا پتہ دیتا ہے۔	غالب اور اقبال	نجیب عمر	۱۳۷
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۱۶	۲۹۸ تا ۲۹۶	نوید سروش نے شبنم کھلیل کے نام چند خطوط لکھے ہیں جن میں ان کی حیات سے جڑی ہوئی یادداشت کو رقم کیا ہے۔	شبنم کھلیل (مرحومہ) کے نام: چند خطوط	نوید سروش	۱۳۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۲۰	۲۶۳ تا ۲۶۱	اس خط میں ایک کتاب کا ذکر ہے جس کے ذریعے قائم خانی نے سروش کو ناول کی تفہیم کے لیے سچسٹ کی ہے۔	مرحوم خورشید قائم خانی کا خط بنام نوید سروش	ایضاً	۱۳۹
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۳۱۲ تا ۳۱۰	نوید سروش نے اردو ادب کے مشاہیر کے خطوط کو اکٹھا کیا ہے۔ جس سے ان کے حالات و واقعات اور سماجی صورت حال کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔	ڈاکٹر جاوید اقبال، جگن ناتھ آزاد، شہزاد احمد کے خطوط بنام شبنم کھلیل	ایضاً	۱۴۰

وسعت مضامین
(مضامین/تبصرے)

نمبر شمار	مصنف/مترجم کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آفتاب اقبال شمیم	پل بھر کا بہشت..... سرمد صہبائی	”پل بھر کا بہشت“ ایک ایسا مجموعہ ہیچو ہمیں باور کراتا ہے کہ غزل اور نظم دو مختلف اصنافِ سخن ہیں۔	۳۲۵ تا ۳۲۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲	ایضاً	جلیل عالی، شعر اور شعور میں ہم مرکزیت کی جستجو	آفتاب اقبال شمیم نے اس زمانے کے مشہور شاعر جلیل عالی کی شاعری پر اپنے مخصوص انداز میں بات کی ہے۔	۳۳۵ تا ۳۳۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳	آفتاب مضطر	احمد عظیم کے شعری مجموعے ”سائے“ پر چراغ کے ایک تاثر	آفتاب مضطر نے احمد عظیم کے شعری مجموعے پر ایک مجموعی تبصرہ کیا ہے۔ جس میں ان کی شاعری کا فنی اور فکری جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۳۳ تا ۵۳۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۴	آصف حسن	چی گوریا	اس مضمون میں چی گوریا کے فن و شخصیت پر بات کی گئی ہے۔	۳۷۳، ۳۷۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۵	آصف حسن	طوائف	آصف حسن نے ڈاکٹر وی پی سوری کی کتاب پر ایک تبصرہ پیش کیا ہے۔	۳۷۵، ۳۷۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۶	آصف حسن / مرزا اشفاق بیگ	جدیاتی مادیت..... مارکس- اینگلس- لینن	یہ ایک کتاب کا تعارفی خاکہ ہے جسے مرزا اشفاق بیگ نے انگلش سے اردو میں پیش کیا ہے۔	۳۷۸،۳۷۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۷	ابرار احمد، ڈاکٹر	جمیل الرحمن کی نظمیں	یہ مضمون جمیل الرحمن کی نظم نگاری کے حوالے سے ہے جس میں ان کی نظم کے حوالے سے چند اہم پہلو بیان کئے گئے ہیں۔	۳۷۲ تا ۳۶۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸	ایضاً	صدیوں جیسے پل۔ ایک تاثر (عزیزین صلاح الدین کا شعری مجموعہ)	اس مضمون میں عزیزین صلاح الدین کی شعری صلاحیتوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۵۶۲ تا ۵۵۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹	احمد ہمیش	سلمان صدیقی کی شاعری کا محور	احمد ہمیش نے سلمان صدیقی کی کتاب ”سرپرست“ پر تاثر قائم کیا ہے۔	۴۳۲، ۴۳۱	۵	جنوری تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰	احسن سلیم	”مضامین موسیقی“ پر تبصرہ	شاہد دہلوی کی کتاب پر تبصرہ ہے جسے عقیل عباس جعفری نے ترتیب دیا ہے۔	۴۶۵ تا ۴۶۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۱۱	اختر حامد خان	علی حیدر ملک کی نئی کتاب ”ادبی معروضات“	یہ کتاب علی حیدر ملک کے تنقیدی و تحقیقی مضامین کی کتاب ہے جس پر تبصرہ کیا گیا ہے۔	۳۵۹۲۳۵۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۲	اختر ہاشمی، ڈاکٹر	ایک تازہ دم و تازہ کار شاعر۔ امجد بخاری	یہ ڈاکٹر اختر ہاشمی کا امجد بخاری کی شاعری پر ایک تاثراتی مضمون ہے۔ جس میں انہوں نے ان کی شاعری کے موضوعات کو بیان کیا ہے۔	۵۲۳۳۵۴۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۳	ارمان نجمی، ڈاکٹر	ہدم کاشمیری۔ ایک غمزہ آواز	یہ تحریر ہدم کاشمیری کی شاعری کا احاطہ کرتی ہے۔ جو ان کی فکریات کا آواز ہے۔	۵۲۳۳۵۱۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۴	اسرار حسین	نرک (ناول) محترمہ نسیم انجم	نسیم انجم کے ناول پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ نیز ناول میں موجود خیر و شر کی کہانی اور اس کے پلاٹ کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۸۳۳۳۸۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۵	اشتیاق طالب	کچھ دوہے کے بارے میں	اردو شاعری کی متروک ہوتی ہوئی صنف دوہے کی تعریف اور اس کے متعلق بحث کی گئی ہے۔	۳۷۲۳۳۷۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۱۶	ایضاً	نگار صہبائی، منفرد گیت نگار	نگار صہبائی کے گیتوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۸۳۳۱۸۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۷	افروز عالم	مجھ میں دریا بہتا ہے۔ خالد سجاد کی کتاب پر تبصرہ	افروز عالم نے خالد سجاد کی کتاب ”مجھ میں دریا بہتا ہے“ پر تبصرہ کیا ہے۔	۵۲۹،۵۲۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۸	افتخار عارف	شمالی امریکہ کے مقامی باشندوں کی شاعری	نسیم سید کی کتاب پر تبصرہ ہے جس میں وطن سے دور شعراء کی شاعری پر بات کی گئی ہے اور احساس کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۳۵۳،۳۵۲	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۹	افتخار اجمل شاہین، ڈاکٹر	پروفیسر اقبال عظیم، غزل کے آئینے میں	اس مضمون میں اقبال عظیم کی غزل کے حوالے سے بات کی گئی ہے اور ان کے ادبی مقام و مرتبے کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔	۳۵۵۳۳۵۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۰	امجد طفیل	قید مقام سے گزرا (آصف فرخی کی کتاب کا مطالعہ)	امجد طفیل نے فرخی کی کتاب کو تفصیلی جائزہ لیا ہے، جس میں مضامین کی انفرادی حصیت قائم کر کے تبصرہ کیا ہے۔	۵۲۰۳۵۱۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۲۱	ایمن جالندھری	”سماجی تشکیل نو کے اصول“	برٹینڈ رسل کی کتاب کو ابوالفرح ہمایوں ملک نے ترجمہ کیا ہے جس میں سماج کو بہتر سے بہترین بنانے کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔	۵۶۰۳۵۵۶	۱۱	جولائی ستمبر ۲۰۱۲ء
۲۲	ایضاً	رنگِ حنا کی آگ	اجمل اعجاز کی کتاب جو کہ ڈراموں پر مشتمل ہے کا مطالعائی جائزہ ہے۔	۵۵۳۳۵۵۱	۱۲	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۳	ایضاً	کفارہ	یہ ایک افغانی نژاد امریکی کا شہرہ آفاق ناول THE KITE RUNNER کا اردو ترجمہ ہے جسے ابول الفرح ہمایوں نے بہت خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا ہے۔	۵۶۵۳۵۵۵	۱۲	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۴	ایضاً	شریر خامہ کی سرستیاں	یہ مرزا عابد عباس کی طنز و مزاح کی کتاب ہے۔ جس میں مزاح کے لبادے میں اصلاح کا پہلو نمایاں ہے۔	۵۲۸۳۵۲۵	۱۳	جنوری مارچ ۲۰۱۳ء
۲۵	ایضاً	لسانی مطالعے	پروفیسر غازی علم الدین کی کتاب پر تبصرہ ہے۔ غازی علم الدین ایک ماہر زبان ہونے کے ساتھ لسانی مشکلات کا حل بھی جانتے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔	۵۵۷۳۵۵۳	۱۸	اپریل جون ۲۰۱۳ء

۲۶	ایضاً	صنم خانہ عشق	یہ اردو غزل کے اہم شاعر امیر مینائی کا مجموعہ ہے جسے کمال محنت سے پروفیسر عتیق احمد جیلانی نے مرتب کیا ہے اور تحقیقی ذمہ دار یوں کا بخوبی نبھایا ہے۔	۵۵۳۳۵۵۰	۲۰	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۷	ایضاً	عشق کے چالیس نرالے دستور	ایف شفق کی کتاب کا ترجمہ ہے جسے ابو الفرج ہمایوں نے ترجمہ کیا ہے جس میں رومی اور شمس تبریز کی گفتگو کے ذریعے تصوف کے رازوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔	۵۵۹۳۵۵۵	۲۰	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸	انتظار باقی	مطلقیت کا حامل افسانہ نگار۔ شفیق ہمد	شیمیم ہمد کے افسانوں کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور ان کی اس ادبی کاوش کو سراہا گیا ہے۔	۵۳۹۳۵۳۶	۱۸	اپریل جون ۲۰۱۳ء
۲۹	انجم جاوید	نوید سروش کی ”ہم نشینی“	اس میں معروف شاعر نوید سروش کے ساتھ گزرے کچھ دن کا تذکرہ کیا گیا ہے۔	۵۶۳۳۵۶۰	۲۰	اکتوبر دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۰	انور محمود	دانٹے کی ”ڈیوائن کامیڈی“	دانٹے کی مشہور زمانہ نظم طربہ خداوندی پر مفصل تحریر ہے۔	۳۲۹۳۳۲۶	۲	اپریل جون ۲۰۱۰ء

۳۱	ایضاً	گوئے کا ”فاؤسٹ“ تھا جس کی اصلی وجہ شہرت ”فاؤسٹ“ ہے۔	۳۳۳ تا ۳۳۰	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳۲	انور فرہاد	جدید اردو شاعری۔ تاریخ و تنقید	۳۸۸ تا ۳۸۴	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۳	انوار احمد زئی، پروفیسر	ستیا پال آنند ”کتھا چار جنموں کی“ پر ایک تنقیدی تاثر	۵۲۸ تا ۵۲۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۳	ایضاً	نقدِ نعت و نقدِ حیات (صبح رحمانی کے نام خطوط کے مجموعے) ”نعت نامہ“ پر ایک نظر	۵۲۸ تا ۵۲۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۴	انوار فریدی	”خاک میں صورتیں“ اور اردو شاعری میں تصویرن	۵۳۸ تا ۵۳۴	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۳۵	انور سدید، ڈاکٹر	غالب اور غمگین کی مراسلت اور تصویر عین وغیرہ	پرتور و ہیلہ کی کتاب پر تبصرہ اور تاثر پیش کیا گیا ہے۔ نیز ان کی مرزا غالب کے حوالے سے خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۱۰۳۵۰۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۶	ایضاً	سلیم فراز کی غزل	سلیم فراز جنوبی پنجاب کا اہم غزل گو ہے۔ اس مضمون میں ان کی غزل موجود موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔	۵۰۰۳۳۹۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۷	انیس اکرام فطرت	منشی محبوب عالم اور سفر نامہ یورپ (بلادِ ارم و شام و مصر)	منشی محبوب عالم کے سفر ناموں کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔ نیز سفر ناموں کے اسلوب کو سامنے رکھ کر اس سفر نامے کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۲۵۳۵۱۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳۸	ایس ایم معین قریشی، ڈاکٹر	انہدام۔ یاد اور دل نشیں لہجہ کا شاعر	انہدام یاد اور امان کا مجموعہ کلام ہے جو زیادہ تر غزلیات پر مشتمل ہے کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۶۶۳۳۶۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۳۹	ایم۔ خالد فیاض	زاہد امروز کی نظمیں	زاہد امروز جدید نظم کا شاعر ہے اس مضمون میں اس کی کتاب ”خودکشی کے موسم میں“ پر بحث کی گئی ہے۔	۳۳۶۳۳۳۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۴۰	ایضاً	کشفِ ذات کی آرزو کا شاعر (ن۔م) راشد پر وزیر آغا کے تنقیدی مقالات)	یہ ایک اہم مضمون ہے جس میں جدید اردو شاعری کے اہم شاعر پر ایک بڑے ادیب کے مقالات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔	۵۶۰،۵۵۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۱	ایچ اقبال	یادوں کی گمشدہ بارات اور جوش ملیح آبادی	جوش ملیح آبادی کی مشہور سوانح ”یادوں کی بارات“ کے ایک قلمی نسخے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔	۲۳۶ تا ۲۰۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۴۲	بلیس کشنی	کوؤں کی بہتی میں ایک آدمی (طاہر نقوی)	طاہر نقوی کی کتاب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ جس میں معاشرے سے ختم ہوتی ہوئی انسانی اقدار کا بیان ملتا ہے۔	۴۵۱ تا ۴۴۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۳	پروین کلو، ڈاکٹر	میکسم گورکی	میکسم گورکی کی مختصر سوانح بیان کی گئی ہے۔ میکسم گورکی اپنے مشہور ناول ”ماں“ کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔	۳۳۸ تا ۳۳۴	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۳۳	پرتورویلیہ	ورا سے ماورا کی طرف	صابر ظفر کی شاعری کی کتاب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور ان کی شاعری میں موجود موضوعات کو بیان کیا گیا ہے۔	۵۳۲۳۵۳۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۳۵	تشنہ بریلوی	یہ اقبالے (مرتب: شجاع الدین غوری)	یہ شجاع الدین غوری ایک مزاحیہ پیشکش ہے جس میں علامہ اقبال سے محبت کرنے والوں کو نقشہ کھینچا گیا ہے۔	۵۳۳۰۵۳۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۶	تنویر قاضی	”تیری ڈاڈے نال پریت“ تانے کے برتن کے تناظر میں (خالد فتح محمد کی کہانیاں)	خالد فتح کے افسانوں پر تاثراتی تحریر ہے جس میں ان کے فن کی گہرائی پر بات کی گئی ہے۔ اس میں جدید نظریات نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔	۵۳۸۳۵۳۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۷	توقیر چغتائی	رانجھا تخت ہزارے کا / صابر ظفر	صابر ظفر کی ایک طویل غزل ہے جس میں ہمارے مختلف سماجیاتی رنگ ملتے ہیں۔	۵۵۲۳۵۳۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۲۸	جاوید اختر بھٹی	ایک ہی مٹی کے لوگ (سلطان جمیل نسیم کا افسانوی مجموعہ) پتے ہوئے مزدور طبقہ ہے۔	۵۳۵۳۵۳۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۹	جاوید رسول جوہر اشرفی	شارق عدیل کی کتاب ”آہٹ“	۵۳۵۳۵۳۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۰	ایضاً	پتھر کی عورت اور پہلا آدمی، شاہد رضوان	۵۵۷ ۳۵۵۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۵۱	ایضاً	نئی نسل کی نمائندہ شاعر، فیض عالم بابر کے اسرار و رموز بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ یاد رہے فیض عالم بھی شاعری میں ظفر اقبال کی طرح لسانی تجربات کرنے کو جائز سمجھتے ہیں اور خود بھی اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔	۵۶۲۵۵۵۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۲	ایضاً	حمیدہ سحر کی کتاب سحر عشق کا سحر بہترین شاعرہ بھی ہیں۔ جس کا اندازہ سحر عشق سے لیا جاسکتا ہے۔	۵۶۵۵۶۶۳	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۳	جاذب قریشی	تین زمانوں کا اس مضمون میں جاذب قریشی نے مشہور شاعر فراست رضوی کی شاعری جہات کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۵۰۶۵۵۰۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۴	جلیل عالی	خالد احمد ”نم گرفتہ“ بہ دم غزل دونوں کے شاعر ہیں کے فن اور شخصیت کے متعلق ایک معلوماتی انداز میں اس تحریر کو رقم کیا گیا ہے۔	۵۴۸۵۵۴۴	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۵۵	حامد سعید اختر، بریگیڈر (ر)	”اپنا گریباں چاک“ کے کچھ فکر انگیز پہلو	جسٹس جاوید اقبال کی خود نوشت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جوان کی زندگی سے جڑی ہوئی اہم معلومات پر مشتمل ہے۔	۵۵۲۳۵۳۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۶	حسن جمیل	ہجرت و ہجر (سجاد بلوچ کا شعری مجموعہ)	یہ سجاد بلوچ کا شعری مجموعہ ہے۔ جس میں ان کی غزلیات میں موجود موضوعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نیز ان کے فنی پہلوؤں کو بھی دیکھا گیا ہے۔	۵۶۹،۵۶۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
	خالد محمود، پروفیسر	”لسانی مطالعے“ کا تنقیدی جائزہ	پروفیسر غازی علم الدین کی کتاب لسانی مطالعے کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور چند اہم پہلوؤں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔	۵۵۵۳۵۵۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۵۷	خالد معین	ریاض ندیم نیازی کا تازہ مجموعہ ”بحر تجلیات“	بحر تجلیات حمدیہ و نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جس میں ریاض ندیم نیازی کی عقیدت و محبت کا رنگ خوب نمایاں ہے۔	۵۳۹	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۵۸	خاور اعجاز	شاعر حسن و جمال جمیل کے یوسف کے مجموعہ کلام 'شہر گماں' پر ایک تاثر	جمیل یوسف غزل کے شاعر ہیں اس تحریر میں ان کے مجموعے پر ایک تاثر قلمبند کی گیا ہے۔ جس سے ان کی شاعری کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔	۵۵۳۳۵۳۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۵۹	خواجہ محمد ذکریہ	اعجاز کنور راجہ: نیا اور منفرد ترقی پسند	اعجاز کنور کی شاعری کو ترقی پسند تحریک کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔	۳۲۶۳۲۲۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۶۰	ایضاً	زندگی کی عکاس غزلیں	اس مختصر تحریر میں معروف شاعر راجی کجاہی کی زاعری پر ان کی شخصیت کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۱۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۶۱	خواجہ رضی حیدر	عارف شفیق کا "یقین"	عارف شفیق کا یہ مجموعہ ۵۱۵ غزلیات پر مشتمل ہے۔ اس تحریر میں اس مجموعے پر بات کرنے کے ساتھ ساتھ عارف کی شاعری پر بھی بات کی گئی ہے۔	۵۵۰۳۵۳۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۶۲	خورشید بیگ میلسوی	تمہیں اپنا بنانا ہے (ریاض ندیم کی ندرت خیال کا شاہکار)	ریاض ندیم کی شاعری کے مختلف پہلوؤں ان کی ندرت خیالی، اور مضامین کے تنوع کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۵۵۶۳۵۵۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۶۳	راشد اشرف	ریڈیو کے دن (رضا علی عابدی کی سر گزشت) بی بی سی سے منسلک معروف ادیب رضا علی عابدی کی سرگزشت ہے۔ جس سے ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے آشنائی ملتی ہے۔	۵۲۷۵۲۳	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶۴	ایضاً	کہاں سے لاؤں انہیں اس مضمون میں کتاب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ جس میں بارہ خاکے مشتمل ہیں۔ اور ان خاکوں کا تفسیر یا مطالعہ کیا گیا ہے۔	۵۳۵۳۵۳۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۵	ایضاً	گوپال متل۔ ذات اور صفات اس مضمون میں گوپال متل کی مختصر خودنوشت اور منتخب شاعرانہ کلام کے علاوہ ان کے ہم عصر ادیبوں کے اہم مضامین شامل کیے گئے ہیں۔	۵۵۵۳۵۵۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۶	ایضاً	عرض و سماع۔ ایک فراموش کردہ داستان حیات راشد اشرف نے مظفر حسین کی خودنوشت کی کتاب ”عرض و سماع“ پر تبصرہ کیا ہے۔	۵۶۱۳۵۵۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۷	ایضاً	فرنود۔ جون ایلیا کا عجیب خانہ نثر راشد اشرف کا یہ مضمون دور حاضر کے پسندیدہ شاعر جون ایلیا کے نثری مجموعے فرنود کے متعلق ہے۔	۵۲۵۳۵۲۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۶۸	ایضاً	روشندان: جاوید صدیقی کے بے مثال خاکے	۵۴۲۳۵۲۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۹	ایضاً	سعادت حسین منٹو یاداشتوں پر مبنی اوراق (ابو الحسن نعفی کی کتاب) ہے۔ جس میں سعادت حسن منٹو کے ساتھ چند گزری ہوئی یاداشتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	۵۵۶۳۵۵۳	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۰	ایضاً	بارِ شناسائی۔ کرامت اللہ غوری کی کرامتی کتاب	۵۴۰۳۵۳۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۷۱	ایضاً	کچھ دھوپ میں کچھ چھاؤں میں : ایک ہنستی مسکراتی خودنوشت	”کچھ دھوپ میں کچھ چھاؤں میں“ یہ اشفاق احمد کی خودنوشت ہے۔ راشد اشرف کی اس تحریر میں ”کچھ دھوپ میں کچھ چھاؤں میں“ کتاب پر منفصل جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۶	۵۳۳ تا ۵۳۱	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۲	ایضاً	پندار کا صنم کدہ۔ اسلم بدر کی خودنوشت	اسلم بدر کی خودنوشت ”پندار کا صنم کدہ“ میں مصنف نے کتاب کا مفصل جائزہ لیا ہے۔	۱۸	۵۳۵ تا ۵۲۵	اپریل تا جون ۲۰۱۴ء
۷۳	رضوان طاہر مبین	100 لفظوں میں کھینچی ہوئی کہانیاں	معروف صحافی مبشر علی زیدی جن کی وجہ شہرت سو الفاظ کی کہانی ہے۔ رضوان طاہر کی یہ تحریر مبشر زیدی کی لکھی جانے والی سو لفظوں کی کہانیوں کا احاطہ کرتی ہے۔	۲۴	۳۱۷ تا ۳۱۵	سن
۷۴	روف نیازی	اجمل اعجاز کا افسانوی مجموعہ ”دوسرا جنم“	اجمل اعجاز کا افسانوی مجموعہ ”دوسرا جنم“ انیس افسانوں پر مشتمل ہے اس میں رووف نیازی نے افسانے کے فنی پہلوؤں گفتگو کی گئی ہے۔	۵	۳۳۰ تا ۳۲۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۷۵	رئیس فاطمہ، پروفیسر	جستجو کیا ہے؟ (انتظار حسین کی آبِ بیتی پر ایک نظر)	پروفیسر رئیس فاطمہ نے انتظار حسین کی آبِ بیتی پر مفصل انداز میں بات کی ہے۔	۵۳۸۳۵۳۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۷۶	ایضاً	نظیر کی غزلیں	اس مضمون میں پروفیسر رئیس فاطمہ نے سید ایاز محمود کی ادبی کاوش جس میں انہوں نے نظیر اکبر آبادی کی غزلیات و فرویات کو ایک جگہ جمع کیا ہے کو سراہا ہے ۔ کیوں کہ اب تک نظیر کو نظم کا شاعر ہی مانا جاتا رہا ہے مگر ایاز محمود کی اس کاوش سے نظیر کی نئی ادبی جہت کا تعارف عوامی سطح پر ہوگا۔	۵۲۳۳۵۲۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷۷	ریاض مجید، ڈاکٹر شاعری پر ایک نظر	ناصر علی سید کی شاعری پر ایک نظر	اس تحریر میں ریاض مجید نے ناصر علی سید کی شاعری پر گفتگو کی ہے۔	۵۲۹۳۵۲۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۷۸	زاہد حسن	بوڑھا، جو عشقیہ کہانیاں لکھتا ہے	یہ مضمون امریکی لاطینی ادیب Luis Sepulveda Oldman who red love stories کے پنجابی ترجمہ کے حوالے سے ہے جسے افضل حسن رندھاوانے ”بڈھا جو عشقیہ کہانیاں پڑھا“ کے نام سے کیا ہے۔	۵۳۹۳۵۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۹	سحر انصاری، پروفیسر	دو دنیاؤں کی شاعرہ۔ نسیم سید	یہ تحریر نسیم سید کی نظم نگاری کے حوالے سے ہے جس میں ان کی نظموں میں موجود عناصر پر بحث کی گئی ہے۔	۳۵۱۳۳۲۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۸۰	سرور الہدیٰ	خواجه احمد فاروقی کی کتاب ’میر: حیات اور شاعری پر ایک تاثر‘	سرور الہدیٰ نے فاروقی کی اس کتاب پر بہت مفصل تبصرہ کیا ہے۔ جس میں ان کی اس کتاب کو سراہنے کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہے کیوں کہ میر کے حوالے سے یہ ایک مکمل اور مستند کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔	۵۲۱۳۵۰۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

سن	۲۴	۳۱۱۳۳۰۴	یہ پنجاب یونیورسٹی کی طالبہ سمیرا اعجاز کاپی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ ہے جس پر انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔ اس مقالے کو ۲۰۱۳ء میں کتابی شکل میں سنگ میل نے پبلش کیا۔ اس تحریر میں اس مقالے پر مفصل انداز میں گفتگو موجود ہے۔	منیر نیازی۔ شخص اور شاعر۔ ایک تحقیقی مقالہ	سکندر حیات میکن، ڈاکٹر	۸۱
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۳۳۳۵۳۹	یہ تحریر مشہور ناول، افسانہ نگار پروفیسر رئیس فاطمہ کے تنقیدی مضامین کے مجموعے جو کہ ”ارتکاز“ کے نام سے شائع ہوا ہے۔	ارتکاز اور رئیس فاطمہ کا تنقیدی شعور	سلیمان صدیقی	۸۲
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۷	۵۶۳۳۵۶۱	مشہور شاعر اشتیاق طالب کا تنقیدی مجموعہ ہے جس میں مختلف شخصیات پر تنقیدی حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	اشتیاق طالب کی تصنیف ”خوش نظریے“ پر ایک نظر	سلیم صدیقی	۸۳

۸۴	سید ایاز محمود	دھوپ درتچے - طارق سبزواری	۳۷۲ تا ۳۶۹	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	اس تحریر میں طارق سبزواری کے غزلیات کے مجموعے پر بات کی گئی ہے اور اس کے فنی محاسن کو اجاگر کیا گیا ہے - طارق سبزواری کا تعلق ایک علمی و ادبی خاندان سے ہے۔
۸۵	ایضاً	غلام عباس - فکر و فن - ایم خالد فیاض	۳۷۶ تا ۳۷۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	ایاز محمود نے خالد فیاض کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے غلام عباس کی شخصیت کے حوالے سے ایک اہم تصنیف قرار دیا ہے۔
۸۶	ایضاً	خواب نظمیں - تنویر احمد	۳۷۹ تا ۳۷۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	اس تحریر میں تنویر احمد کی شاعری کی خشتِ اول کی سمت متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
۸۷	ایضاً	لہجہ تیرا انکار کا (سید مبارک شاہ کی شاعری)	۳۵۸ تا ۳۵۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	سید ایاز محمود نے اس مضمون میں سید مبارک شاہ کی شاعری پر مفصل بات کی ہے۔

۸۸	ایضاً	مندری والا: (وحید احمد کا ناول)	وحید احمد کی پہچان تو شاعری ہے مگر انہوں نے ناول کی دنیا میں دھماکے دار انٹری اپنے ناول سے کی جس کو ادبی حلقوں میں بہت سراہا گیا۔	۵۴۶۵۵۳۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۹	ایضاً	معنی فانی (دانیال طریر کی نظمیں)	اس مضمون میں دانیال طریر کے دوسرے شعری مجموعے ”معنی فانی“ پر بات کی گئی ہے۔ دانیال طریر اردو ادب کا ایسا درخشاں نام ہے جس نے ہر میدان میں چاہے وہ شاعری، تنقید ، تحقیق، ہو اپنا آپ ثابت کیا اور کروایا۔	۵۴۳۵۵۳۲	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۰	ایضاً	معاصر تھیوری اور تعین قدر (دانیال طریر کے مضامین)	اس تحریر میں دانیال طریر کے مضامین کے تنقیدی مجموعے پر بات کی گئی ہے ۔ اور ان کے ادبی مقام و مرتبے کا تعین کیا گیا ہے۔	۵۵۰۵۵۳۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۱	ایضاً	”اخوت کا سفر“ ڈاکٹر محمد امجد ثاقب	اس مضمون میں امجد ثاقب اور ان کی کتاب جو کہ امریکہ کے سفر کی داستان کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۱۳۵۱۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۹۲	ایضاً	راہ داری میں گو نجی نظمیں	اس مضمون میں فہیم شناس کاظمی کی کتاب پر بات کی گئی ہے جس میں ۱۵۰ نظمیں شامل ہیں۔	۵۱۶،۵۱۵	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۳	ایضاً	محبت روشنی ہے (نسیم نازش)	۸۰ء کی دہائی میں منظر عام پر آنے والی شاعرہ نسیم نازش کا اولین مجموعہ کلام ہے جس میں پر بات کی گئی ہے۔	۵۲۳ تا ۵۲۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۴	ایضاً	جدیدیت، مابعد جدیدیت اور غالب (دانیال طریر کی کتاب)	اس تحریر میں دانیال طریر کی کتاب پر بات گئی ہے جو کہ غالبیات کے حوالے سے ایک منفرد اضافہ ہے۔	۳۹۹ تا ۳۹۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۵	سید معراج جامی	ابن صفی - فن اور شخصیت - جمود توڑتی کتاب	اس تحریر میں راشد اشرف کی کتاب پر بات کی گئی ہے اور اس کتاب کو ابن صفی کے چاہنے والوں کے لیے ایک گراں قدر تحفہ تصور کیا گیا ہے۔	۵۵۳ تا ۵۴۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۹۶	شاہدہ تبسم	بچھے رنگوں کی رونق - آصف رضا	اس تحریر میں آصف رضا کی کتاب کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری کے حوالے سے بھی بات کی گئی ہے۔	۳۶۰ تا ۳۵۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۹۷	شاہدہ حنائی	شائستہ فاخری - اک کھری تخلیق کار	یہ تحریر شائستہ فاخری کے ناول ”صدائے عندلیب برشاخ شب“ کے حوالے سے ہے جس میں ان کے فنی پہلوؤں پر بھی بات کی گئی ہے۔	۵۶۷۷۵۶۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۸	شفیق آصف	سرگوشی کی شاعرہ: تسنیم کوثر	اس تحریر میں تسنیم کوثر کے شعری مجموعے سرگوشی پر بات کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شعری اُنچ پر بھی بات کی گئی ہے۔	۳۱۲۳۳۱۲	۲۳	سن
۹۹	شکیل عادل	سلجھ، سمنے سید نواب حیدر کا ”جگر لخت لخت“	اس تحریر میں سید نواب حیدر کے تیسرے شعری مجموعے پر بات کی گئی ہے۔ جس میں ان کی فکریات کا مفصل جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۵۳۳۵۵۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۰	ایضاً	فضل احمد خسرو کے ”لمحہ موجود“ کی ہزار جہتیں	فضل احمد خسرو کے پانچویں مجموعہ کلام پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی مختلف جہتوں کو سپرد قلم کیا ہے۔	۵۵۶،۵۵۵	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۱	ایضاً	شاہد رضوان ”پہلا آدی“	شاہد رضوان کے افسانوی مجموعے پر بات کی گئی ہے جس میں ۱۱۳ افسانے شامل ہیں۔	۵۵۸،۵۵۷	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۰۲	ایضاً	”درد کا چاند“ اجمل اعجاز کے ڈرامے	اس تحریر میں اجمل اعجاز کے ریڈیائی ڈراموں کے مجموعے پر بات کی گئی ہے جس میں ان کے سات ڈرامے شامل ہیں۔	۵۶۰،۵۵۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۳	ایضاً	عزیزین حبیب عزیز کے ”دل کے افق پر“ تھملا تے ستارے	اس تحریر میں سحر انصاری کی صاحبزادی عزیزین حبیب کے شعری مجموعے پر تبصرہ کیا گیا ہے۔	۵۵۱ تا ۵۴۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۴	شمشاد احمد	یقین کا شاعر - عارف شفیق	یہ تحریر عارف شفیق کی شعری صلاحیتوں کے متعلق ہے۔ جس میں عارف شفیق کے تین پراسر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔	۵۵۸ تا ۵۵۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰۵	صبا اکرام	نجم الحسن رضوی کا ناول ماروی اور مرجینا	اس تحریر میں نجم الحسن کے ناول پر گفتگو موجود ہے۔ جس میں ناول کے اسلوب اور پلاٹ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۵۴۰ تا ۵۳۶	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۶	ایضاً	مسلم شمیم فکر و فن کے جزیرے	اس تحریر میں شاعر، نقاد، ایکٹوسٹ، اور ترقی پسند سوچ کے حامی مسلم شمیم کے مضامین پر مشتمل کتاب پر بحث کی گئی ہے۔	۵۲۸ تا ۵۲۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۰۷	صدر صدیق رضی	دیر یاب (خورشید رضوی کے مجموعہ کلام پر ایک تاثر)	اس تحریر میں معروف شاعر، زبان دان ، عالم ڈاکٹر خورشید رضوی کی کتاب پر بات کی گئی ہے۔	۵۳۱۳۵۲۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۸	ایضاً	پروین شیر کے سفر نامے (چند سپہیاں سمندروں سے) پر ایک تاثر	اس تحریر میں کینیڈا میں مقیم شاعرہ، مصورہ، اور سفر نامہ نگار پروین شیر کے سفر ناموں پر بات کی گئی ہے۔	۵۵۷۳۵۵۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۰۹	صلاح الدین حیدر، ڈاکٹر	فرہنگ منتخب ارشاد الاریب (ڈاکٹر اریب)	اس تحریر میں اسد اریب کی منتخب فرہنگ کے حوالے سے بات گئی ہے نیز اس کی اہمیت و افادیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔	۵۱۸۳۵۱۶	۷-۸	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۰	ایضاً	سعیدیہ کے افسانے ”بند ہوتی آنکھیں پر ایک نظر“	یہ تحریر سعیدیہ کے افسانوی مجموعے پر ایک مفصل تحریر ہے۔	۵۵۲۰۵۵۱	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۱۱۱	ضیاء خان ضیاء	صور اسرائیل (سید قاسم جلال کا مجموعہ کلام) اور سرائیکی میں ادبی حوالے سے خدمات سر انجام دینے کے ساتھ ساتھ ترجمے کے حوالے سے بھی جانے جاتے ہیں۔	۵۵۲۳۵۵۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۲	طارق عزیز سندھو	قلعہ۔۔۔ فرانز کافکا اس تحریر میں جرمن ادیب کے فن پارے جس کو سندھو نے اردو میں ترجمہ کیا ہے پر بات کی گئی ہے۔	۳۳۸۳۳۳۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۱۳	طاہر نقوی	بیدار مغز افسانہ نگار۔۔۔ شاہد رضوان اس تحریر میں شاہد رضوان کے افسانوی فن کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۶۴۰۵۶۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۱۴	ظفر اقبال	افتخار احمد کی شاعری ظفر اقبال نے اس تحریر میں افتخار احمد کی شاعری میں تازہ کاری پر بات کی ہے۔	۵۳۵۳۵۳۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۵	عدنان احمد خان	چاہ یوسفی نگار مشتاق احمد یوسفی اور ان کی کتابوں پر چیدہ چیدہ بات کی گئی ہے۔	۵۶۶۳۵۶۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۱۶	عطاء الحق قاسمی	چنیدہ شنیدہ۔ ڈاکٹر مرجب قاسمی	ڈاکٹر مرجب قاسمی خاکہ ایسے بیان کرتے ہیں کہ خاکہ نگار کی شخصیت آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔	۳۶۲،۳۶۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۱۷	علی اختر	تقاضے میں پہاں کہانی	یہ تحریر نصرت صدیقی کے شعری مجموعے پر ایک نوٹ ہے جس میں ان کے فنی محاسن پر بات کی گئی ہے۔	۲۹۹ تا ۲۹۲	۲۳	سن
	علی حیدر ملک	نعیم ابرار یا رازی فاروقی؟	اس مضمون میں نعیم ابرار کی شاعری پر بات کی گئی ہے۔ (رازی فاروقی بھی ابرار نعیم کا نام ہے۔)	۵۳۰ تا ۵۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۱۸	ایضاً	سعود عثمانی اور قوس	یہ تحریر معروف شاعر سعود عثمانی کی شاعری کے حوالے سے ہے۔ جس میں ان کی کتاب قوس پر بات کی گئی ہے۔	۵۱۹ تا ۵۱۶	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۹	ایضاً	عرش گیاوی اور طارق جمیلی	یہ تحریر طارق جمیلی کی کتاب جو کہ عرش گیاوی کے فن اور ادبی خدمات کے حوالے سے ہے کا احاطہ کرتی ہے۔	۵۳۱،۵۳۰	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۲۰	غلام حسین ساجد	آدھی بھوک پوری گالیاں (ضیاء الحسن کا مجموعہ کلام)	اس تحریر میں ڈاکٹر ضیاء الحسن کے شعری مجموعے پر منصفانہ انداز میں بات کی گئی ہے اور خوبیوں کے ساتھ خامیوں کا ذکر بھی موجود ہے۔	۵۳۱۳۵۲۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۲۱	فاضل جمیلی	صدیق منظر، تبدیلی کا شاعر	اس تحریر میں صدیق منظر کی شاعری اور ان کے تخیلی تتبع کا تعین کیا گیا ہے۔	۳۶۲۳۳۶۱	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۲	فائزہ افتخار	حمیدہ شاہین کی شاعری۔ ایک مطالعہ	اس تحریر میں ۸۰ء کی دہائی میں منظر عام پر آنے والی شاعرہ کے حوالے سے بات کی گئی ہے جس میں ان کے فن، تخیل کی بلند پروازی کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔	۵۱۶۳۵۰۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۲۳	فراست رضوی	باقر رضوی کا ترجمہ ”نوئیل ادبیات“	اس تحریر میں باقر نقوی کی ترجمہ شدہ کتاب پر بات کی گئی ہے جس میں انہوں نے ان ۹۶ ادیبوں کی تقاریر کو ۷۷۶ صفحات پر مجموع کیا ہے جنہوں نے نوئیل انعام لیتے ہوئے تقاریر کیں۔ یہ کتاب اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔	۳۶۲۳۳۶۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۱۲۳	ایضاً	شعری افق - علامہ طالب جوہری	۳۶۵۳۳۶۳	۴	اکتوبر ۲۰۱۰ء	یہ تحریر شمیم روش کی کتاب ”شعری افق - علامہ طالب جوہری“ پر تبصرہ ہے جس میں ان کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر بات کی گئی ہے۔
۱۲۵	ایضاً	گمشدہ ستارے - طاہر مسعود	۳۶۸۳۳۶۶	۴	اکتوبر ۲۰۱۰ء	طاہر مسعود کی کتاب ”گمشدے ستارے کا تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔“
۱۲۶	ایضاً	خالد محمود خان کی کہانیوں کا مجموعہ ”تیری کہانی میری“ ایک تاثر	۳۶۲۳۳۵۹	۶	اپریل ۲۰۱۱ء	اس مضمون میں خالد محمود خان کی کتاب کے محاسن پر بات کی گئی ہے۔
۱۲۷	ایضاً	سب اپنے خیال کی دھنک ہے - صابر ظفر	۳۷۰۳۳۶۶	۶	اپریل ۲۰۱۱ء	اس مضمون میں صابر ظفر کی غزلیات کی کتاب پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ۶۲ غزلیں صرف دو بحروں میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ صابر ظفر ایک نمائندہ شاعر ہیں۔

۱۲۸	ایضاً	”یہاں سے آگے“ ایک جہان معانی (نجم الثاقب کا ناول)	اس تحریر میں نجم الثاقب کے ناول پر بات کی گئی ہے۔ اور ان کی ناول میں معانی کی مختلف جہتوں کو پرکھا گیا ہے۔	۵۲۳۳۵۱۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۹	ایضاً	طاہر مسعود کی چہرہ تراشی	اس تحریر میں طاہر مسعود کی خاکوں کی کتاب ”کوئے دلبراں“ پر بات کی گئی ہے۔	۵۶۱۳۵۵۹	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۰	فیروز عابد	ترسیل و ترویج ایک تاثر (اے خیام کی کتاب)	یہ تحریر اے خیام کی تنقیدی مضامین پر مشتمل کتاب کے متعلق ہے جو کہ ۳۳۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اس سے اے خیام کے ذوقِ مطالعہ اور فکری وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔	۵۴۱۳۵۳۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۳۱	ایضاً	اے خیام کا ناول ”سراب“ منزل ” ایک جازہ	اس مضمون میں اے خیام کے ناول پر بات کی گئی ہے۔ جو کہ ایسے لوگوں کا نوحہ ہے جو اپنی خواہشات کے آگے اپنے وطن کو حقیر سمجھتے ہیں۔	۵۳۳۳۵۳۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۲	فرازانہ خان	نجم الثاقب کے ناول ” یہاں سے آگے“ پر ایک ذاتی تبصرہ	اس تحریر میں نجم الثاقب کے ناول پر بات کی گئی ہے۔ جس میں معاشرتی ماحول کی علامتی عکاسی کی گئی ہے۔	۵۲۹۳۵۲۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۳	فہیم شناس کاظمی	اشارہ (روحی) کنجاہی کا شعری مجموعہ)	اس تحریر میں روحی کنجاہی کے تازہ شعری مجموعے پر بات کی گئی ہے۔ روحی کنجاہی کی غزل صر حاضر کی غزل ہے۔	۵۳۰۳۵۲۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۴	ایضاً	”نو“ (حسین) بخاری کا شعری مجموعہ)	اس مضمون میں حسین بخاری کے شعری مجموعے کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جو کہ حرف ”نو“ کی معنوی وسعتوں کے پردے چاک کر رہا ہے۔	۵۳۳۳۵۳۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۵	ایضاً	تحقیقات - اردو جرنل (مدیر: عابد سیال)	اس تحریر میں ڈاکٹر عابد سیال کی ادارت میں شائع ہونے والے اردو جرنل کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۳۷۳۵۳۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۱۳۶	ایضاً	شبِ گزراں (وسیم اشرف رسا کا شعری مجموعہ)	اس تحریر میں وسیم اشرف رسا کے پہلے شعری مجموعے پر بات کی گئی ہے۔ ان کے شاعری فکرو عمل کی دعوت دیتی ہے۔ کیوں کہ وہ خود تحرک پسند ہیں لہذا ہر کسی کو اسی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔	۵۳۰ تا ۵۳۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۷	ایضاً	سنہری کہانیاں (ابو الفرح ہمایوں کے تراجم)	اس تحریر میں ابو الفرح ہمایوں کے افسانوی تراجم پر بات کی گئی ہے۔ ابو الفرح بلاشبہ ایک ادبی گھرانے سے ہیں اور کہانیوں کے حوالے سے ان کا انتخاب اس حوالے سے دال ہے۔	۵۳۲، ۵۳۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳۸	ایضاً	تبصرے	اس میں ۳ کتابوں پر تبصرے کیے گئے ہیں۔	۵۶۰ تا ۵۵۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۹	ایضاً	کتابوں پر تبصرے	فہیم شناس نے تین شاعروں کی ۳ کتابوں پر تبصرے کیے ہیں۔	۵۶۱ تا ۵۵۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۴۰	ایضاً	ممنوع موسموں کی کتاب - سید کاشف حسین	یہ تحریر کتاب پر تبصرہ ہے جس میں شاعر کے فکری رویوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۵۳۱، ۵۳۰	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۱	ایضاً	مناوی - تبصرہ شاہین عباس	۵۳۳۳۵۳۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۲	ایضاً	فلک ہتھیلی پر - تبصرہ نسیم عباسی	۵۳۵۳۵۳۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۳	ایضاً	اردو مرثیہ میں حمد و نعت و منقبت / پروفیسر قیصر نجفی	۵۳۷،۵۳۶	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۴	ایضاً	نیلگوں : شاہاب صفدر	۵۵۰،۵۳۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۵	ایضاً	نئے نام کی محبت : تنویر انجم	۵۵۲،۵۵۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۶	ایضاً	اقتدار جاوید کی کتاب ” ایک اور دنیا“	۵۳۸۳۵۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
		اس تحریر میں اقتدار کی کتاب پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ اقتدار کی کتاب اسم با مسمیٰ ہے اس میں علامتوں، خیالوں کی ایک دنیا بسی ہوئی ہے۔			

۱۳۷	ایضاً	ڈاکٹر جواد جعفری کی کتاب ”عمر سے رواں پرے“	اس تحریر میں جواد جعفری کی نظم نگاری پر بات کی گئی ہے۔ جواد کی نظم میں داخلی ، خارجی عناصر مکمل انداز میں موجود ہیں۔	۵۳۸۳۵۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۸	ایضاً	ڈاکٹر جواز جعفری کی کتاب ”عمر سے رواں پرے“	یہ منفرد نظموں کا شاندار مجموعہ ہے۔ اس میں زندگی اور کائنات سے جڑے تمام عنصر موجود ہیں۔	۵۳۱۳۵۳۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۳۹	قاضی محمد اختر جونا گڑھی	نعت شناسی : ڈاکٹر سید ابو خیر کشفی	اس تحریر میں نعت شناسی پر بات کی گئی ہے جو کہ ابوالخیر کشفی کے نعت کے حوالے سے کیے گئے تبصروں پر مشتمل کتاب ہے جس کو ان کے ایک شاگرد ڈاکٹر داؤد عثمانی نے مرتب کیا ہے۔	۵۱۳۳۵۱۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۱۵۰	ایضاً	درد کی پازیب : رئیس فاطمہ کے چار ناولٹ	اس تحریر میں رئیس فاطمہ کے چار ناولٹوں پر بحث کی گئی ہے جس میں معاشرے کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے ذریعے زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۵۲۶۳۵۲۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۵۱	ایضاً	نند کشور و کرم کے تحریر کردہ شخصی خاکے ”کچھ دیکھے، کچھ سنے“ ہیں۔	اس کتاب میں نند کشور کرم کے بیان کردہ ۲۳ خاکے ہیں۔ جو نہایت منصفانی انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔	۵۱۹۳۵۰۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۲	ایضاً	ترقی کرتا دشمن : چند سفر ہندستان کے ایک مطالعہ	یہ تحریر محمود شام کے سفر ہندوستان کے حوالے سے ہے۔ جس میں انہوں نے بہت باریک بینی سے مختلف شہروں کے حالات کو تقابلی انداز میں بیان کیا ہے۔	۵۳۷۳۵۲۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۳	ایضاً	مجید امجد - ایک منفرد آواز	یہ تحریر خواجہ رضی حیدر کی تالیف کے حوالے سے ہے جس میں مجید امجد کی شاعری میں نئے پہلو تلاشنے کے عمل کو بنیاد بنایا گیا ہے۔	۵۳۳۳۵۳۸	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۵۳	قیصر نجفی، پروفیسر	کرشن کمار طور کا ایک مجموعہ غزلیات ”گل گفتار“	اس تحریر میں کرشن کمار طور کے ساتویں شعری مجموعے پر بات کی گئی ہے۔	۵۳۲ تا ۵۳۹	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵۵	کمال پاشا راز	جمیل یوسف - جل پری کے دیس میں	جمیل یوسف کے سفر نامے کو اس تحریر میں موضوع بحث بنایا گیا ہے جو ۲۲۳ صفحات پر مشتمل ہے اور ۲۵ عنوانات قائم کئے گئے ہیں۔	۳۶۰ تا ۳۵۶	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۵۶	گلزار	بہت کچھ کھو گیا ہے : ایوب خاور	اس تحریر میں ایوب خاور کے شعری مجموعے کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۴۲۳ تا ۴۲۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۵۷	گل عباس اعوان ، ڈاکٹر	حیرانی کے دروا کرتا شاعر : خاور وحید	خاور وحید کے شعری محاسن پر بات کی گئی ہے۔ اور ان کی شاعری کے مختلف پہلوؤں کو اپنی بحث کا موضوع بنایا گیا ہے۔	۳۰۳ تا ۳۰۰	۲۴	سن

۱۵۸	لیاقت علی ، چوہدری	راہیں - منشاء یاد - ایک جائزہ	یہ تحریر معروف افسانہ نگار، ڈرامہ نگار اور ناول نگار منشاء یاد کے ناول ”راہیں“ کے متعلق ہے جس میں انہوں نے مکمل مشاہداتی انداز کو اپنا اور اپنے تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے انتہائی خوبصورت انداز میں اسے تحریر کیا۔	۵۵۸۳۵۵۳	۲۱-۲۲	جنوری تا مارچ ۲۰۱۵ء
۱۵۹	محمد آصف مرزا	دیار گلگ و جمن۔۔۔ (نعیم) فاطمہ علوی کا (سفر نامہ)	فاطمہ علوی کا سفر نامہ اس بحث کا موضوع ہے۔ ان کا یہ سفر نامہ اپنے تمام تر لوازمات، اصول و ضوابط پر پورا اترتا ہوا ادب میں ایک شاندار اضافہ ہے۔	۵۲۷،۵۲۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۶۰	ایضاً	شہر میں کھولی ہے حالی نے دکان سب سے الگ	سید ضیاء الدین نعیم کے شعری مجموعے ”ندی، دریا ، سمندر“ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ جس میں غزل کے دائرہ کار کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔	۲۹۱ تا ۲۸۶	۲۴	سن
۱۶۱	محمد امین الدین	جتندر بلو کا آخری پڑاؤ	آخری پڑاؤ جتندر بلو کا ساتواں افسانوی مجموعہ ہے ۔ جسے وہ اپنا آخری افسانوی مجموعہ قرار دیتے ہیں۔	۵۳۲،۵۳۱	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۱۶۲	محمد حامد سراج	سرگوشی (تسليم) کوثر کا شعری مجموعہ)	اس تحریر میں معروف افسانہ نگار، سفر نامہ نگار و شاعرہ تسليم کوثر کے شعری اسلوب پر بات کی گئی ہے۔	۵۳۹۳۵۳۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۶۳	محمد حمید شاہد	مجید امجد: تحقیقی و تنقیدی مطالعہ	اس تحریر میں ڈاکٹر نواز ش علی کی کتاب کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ جس میں اپنے انداز کے تنہا شاعر مجید امجد کی شخصیت و فن پر بات کی گئی ہے۔	۲۸۵۳۲۸۲	۲۳	سن
۱۶۴	محمود عزیز	اردو ناول کے ہمہ گیر سروکار (از : ڈاکٹر ممتاز احمد خان)	اس تحریر کی بحث کا رخ ممتاز احمد خان کی کتاب کی جانب ہے۔ ممتاز احمد خان نے اس کتاب میں اردو کے معروف ناولوں کو تجزیہ پیش کیا ہے۔	۵۱۵۳۵۱۲	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۶۵	محمود شام	سرد جنگ ۱ گرم جنگ	یہ تحریر سلیم صدیقی کی ترجمہ شدہ کتاب کا احاطہ کرتی ہے جس میں ۵۷ عالمی ادب کے افسانوں کو ترجمہ کیا گیا ہے۔	۲۸۱۳۲۷۹	۲۳	سن

۱۶۶	محمد صغیر خان ، ڈاکٹر	علم کا علم بردار (غازی علم الدین کی کتب: ”یثاقِ عمرانی اور لسانی مطالعے“ کے حوالے سے ہے۔ لسانی مطالعے میں شخصیت پر ایک شخصی تاثر)	اس تحریر میں غازی علم الدین کی (۲) اہم کتب پر بات کی گئی ہے۔ یثاق عمرانی میں جس طرح ابن خلدون ، شاہ ولی اللہ ، وغیرہ کے عمرانی نظریات کو اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ لسانی مطالعے میں لسانیات پر بات کی گئی ہے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء	۵۳۹۳۵۳۶
۱۶۷	محمد ناصر شمس	ہند میں اردو۔ ساتویں صدی سے	محمد احمد سبزواری کی کتاب اس تحریر کا موضوع ہے جس میں اردو کے آغاز و ارتقاء کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۵۲۳۳۵۱۷
۱۶۸	مرحب قاسمی ، ڈاکٹر	پہاڑ اور پہاڑی ، محمد کبیر خان	اس تحریر میں کبیر خان کے خاکہ نما مضامین پر مشتمل کتاب پر بات کی گئی ہے۔ جو تاریخ اور سماج کا حسین امتزاج ہیں۔	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء	۳۵۶۳۳۵۳
۱۶۹	مرزا سلیم بیگ	بابو رفیق ریواڑوی	انگریزی مضمون	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۵۷۶۳۵۶۹

۱۷۰	مسعود الحسن ، پروفیسر	ہند میں اردو ساتویں صدی سے - ایک مختصر جائزہ	محمد احمد سبزواری کی کتاب اس تحریر کا موضوع ہے جس میں اردو کے آغاز و ارتقاء کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۴۹۶ تا ۳۹۲	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۷۱	مشاق احمد، ڈاکٹر	ذوقی کا ناول” آتش رفتہ کا سراغ“	اس تحریر میں ذوقی کے ناول کو موضوع بحث بنایا گیا ہے جس کا موضوع آزادی کے بعد مسلمانوں کی حالت زار اور دروانگیز داستان ہے۔	۵۳۸ تا ۵۳۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۷۲	مشرف حسین انجم ، ڈاکٹر	اجالوں کے تعاقب میں (حکیم خان حکیم کا شعری مجموعہ)	یہ تحریر حکیم خان حکیم کے اولین شعری مجموعے پر بحث ہے۔ جس میں ان کے شعری و فکری محاسن کو کلام کا حصہ بنایا گیا ہے۔	۵۶۸، ۵۶۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۳	مصطفیٰ ارباب	حاصل عمر رواں - خوب نما (محمد علی منظر کا مجموعہ کلام)	اس تحریر میں محمد علی منظر کے شعری مجموعے پر بات کی گئی ہے۔ اور ان کی شاعری مختلف جہتوں پر بات کی گئی ہے۔	۵۶۳ تا ۵۶۱	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۷۴	معین الدین عقیل	غالب کے منتخب فارسی مکتوبات - منتخب و مترجم پرتو روہیلہ	اس تحریر میں ماہر غالبیات پرتو روہیلہ کی کتاب پر بحث کی گئی ہے۔	۴۲۰ تا ۳۱۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۱۷۵	منظرا عجاز، ڈاکٹر	پروفیسر ایس کی عجیب داستان	مشرف عالم ذوقی ناول اس تحریر میں موضوع بحث ہے۔	۵۱۰۳۵۰۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۷۶	منور ہاشمی	جگر لخت لخت پر ایک نظر	نواب حیدر نقوی ایک اعلیٰ پایے کے شاعر ہیں ان کا مجموعہ ”جگر لخت لخت“ اس تحریر کا موضوع ہے۔	۵۳۷۷۵۳۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۷۷	منیر فیاض	دانیال طریر کی کتاب ”خواب کخواب“ : استعاروں کی حیرت کدہ	اس مضمون میں دانیال طریر کی غزلوں کا اسلوبیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اور ان کی شاعری میں جدید استعاروں کا محاسبہ کیا گیا ہے۔	۵۳۵۳۵۳۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۷۸	مہ جبین قیصر	ایک شعر کے تعاقب میں (سید ازلان شاہ کی فکریات کے ساتھ ساتھ ان کے فن کا جائزہ لیا گیا ہے۔)	اس تحریر میں سید ازلان شاہ کے اسلوب پر سیر حاصل بات کی گئی ہے۔ اور ان کی فکریات کے ساتھ ساتھ ان کے فن کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۵۶۵۳۵۶۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۷۹	ناصر عباس نیر، ڈاکٹر	ازل سے (ڈاکٹر ضیاء الحسن کا شعری مجموعہ)	اس تحریر میں ڈاکٹر ضیاء الحسن کے شعری مجموعے ازل سے پر بات کی گئی ہے اور موضوع ان کی غزل کو بنایا گیا ہے جو کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔	۵۱۳۳۵۱۱	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۸۰	نزہت صدیقی	اسماء ناز وارثی کا مجموعہ کلام ”فرشتے پوچھتے ہیں“ پر ایک تاثر	اس تحریر میں بیرون س ملک مقیم معروف شاعرہ اسماء ناز وارثی کے مجموعے کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۵۵۳ تا ۵۵۰	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۱	نصر ملک	”دیکھو، ہم نے کیسے بسر کی“ (جتندر بلو کی سوانح کولاٹ)	یہ تحریر معروف افسانہ نگار جتندر بلو کی سوانح عمری ہے۔ جس کو نصر ملک نے اپنے انداز میں ناپا تو لا ہے۔	۵۱۷ تا ۵۱۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۲	نوید سروش	حمیرا راحت کا نعتیہ مجموعہ ”رسائی روشنی تک“ پر ایک تاثر	معروف افسانہ نگار، شاعرہ حمیرا راحت کا نعتیہ مجموعہ اس تحریر کا موضوع ہے۔	۵۵۳، ۵۵۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۸۳	ایضاً	گلزار جاوید کی کتاب گوش بر آواز - ایک مطالعہ	معروف افسانہ نگار، کالم نویس اور مدیر (چار سو) گلزار جاوید کی انٹرویوز پر مشتمل کتاب اس تحریر کا موضوع ہے۔	۵۵۱ تا ۵۳۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

مشرق و مغرب:

(علاقائی اور بین الاقوامی ادب سے تراجم)

شعری تراجم:

نمبر شمار	شاعر کا نام	مترجم کا نام	عنوان	زبان	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
-----------	-------------	--------------	-------	------	-----------	------------	------------

۱	آڈرین رچ	شاہین مفتی	آخری اٹل اشارہ	انگریزی	۱۷۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲	آرچی بالڈ میک لیٹن	ستیا پال آنند	نظم کیا ہے؟	انگریزی	۹۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳	احمد جعفر زادے	ماہ طلعت زاہدی	”بدی کی حکومت سچ کی نہیں“	آذربائیجان	۹۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۴	ایضاً	ایضاً	”اس نظم کا خطاب اسٹالن سے ہے“	آذربائیجان	۹۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۵	ایضاً	ایضاً	مجھے نہیں معلوم کیوں؟	آذربائیجان	۹۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۶	احمد مطر	عمر فاروق	معجزات / آزادی ایسا نہیں	عربی	۱۲۲، ۱۲۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷	ادوینس	اقتدار جاوید	تعارف / پانی کا رنگ / نظم سے بچپن مناتے ہوئے / آبائی گاؤں	عربی	۵۹۷، ۷۵	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸	ایضاً	انور سن رائے	زخم / عالم حجاب / بڑھاپا / زبانوں کے لیے ایک گیت	عربی	۵۰۷، ۵۳	۲۳	سن
۹	ارزلا کوزیوت	اسد محمد خان	ایک ہزار ایک راتیں	نامعلوم	۸۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۰	ارشاد شیخ	ارشاد شیخ	عورت کو کس نے مارا؟ / انتلا براڈسکی کے بارے میں ایک نظم	سندھی	۱۶۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱	ایضاً	ایضاً	نستانیا گوربا چوف کے بارے میں ایک نظم / جیب میں رکھی ہوئی ماچس اور دُنیا	سندھی	۱۶۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲	اسم ندرت	اسد محمد خان	عسکر سار کا مقبرہ	انگریزی	۱۲۶، ۱۲۷	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۳	استاد دامن	وسیم اشرف رسا	نظم	پنجابی	۱۰۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۴	اعجاز رحیم	فیاض تحسین	وقت کا ٹیکسلا	انگریزی	۷۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵	الزبتھ ہشپ	شاہین مفتی	الوداعی سفر	انگریزی	۱۷۶	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۶	امیاس لینڈاجوز	ماہ طلعت زاہدی	RAWA	انگریزی	۷۲، ۷۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۷	انجم جاوید	انجم جاوید	پشتو ٹپے / خواہش / حنائی ہاتھ اُدعا / خوشبو	پشتو	۷۶، ۷۷	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۸	ایڈن رچ	کشورناہید	آخری نظم	انگریزی	۷۲، ۷۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۹	بخت یاروہاب زادے	ماہ طلعت زاہدی	مجھے اپنا آپ ہونا چاہیے / میں محبت کرتا ہوں	آذربائیجان	۷۹۰۹۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۰	ایضاً	ایضاً	زمین کی حد بندیاں / پیاز	آذربائیجان	۹۸۰۹۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۱	براٹکومالس	افضال احمد سید	بغیر عنوان		۹۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۲	بران ٹرز	ماہ طلعت زاہدی	تعارف / نجف 1820ء اڈھانچے / خراج تحسین	انگریزی	۶۵۳۶۷	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳	بوربن ولادووچ	افضال احمد سید	چابی کی زنجیریں		۹۲	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۴	بوریاں راداسینوچ	ایضاً	محض لوگوں کے بارے میں		۹۲۰۹۵	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۵	بہار سعید	ماہ طلعت زاہدی	نقاب	انگریزی	۷۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۶	پریڈراگ لوتچ	افضال احمد سید	سمونیدس پنٹا پولس کا بادشاہ		۹۳۰۹۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۷	پروین پاجوک	ماہ طلعت زاہدی	نظم		۷۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۲۸	پیٹریسولک	افضال احمد سید	بے گھر شاعر اپنی محبوبہ کو خط لکھ رہا ہے		۱۲۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

۲۹	تاتیانا گوماشا	افضال احمد سید	ان دنوں ہم اخبار بچ کے گزارا کرتے تھے	کروشیا	۱۲۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۰	تا دیوش روسے وج	اسد محمد خان	خوف / دُور دُور اریت پر حرف		۸۰، ۸۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱	جان کیٹس	فلک شیرچیمہ	جب کبھی یہ سوچتا ہوں میں ---		۲۶۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۳۲	جان ولف گوئے	شاہدہ تبسم	بنفشہ کا پھول / نو لیٹر / قرب محبوب میں / نئی محبت؟ نئی زندگی؟ / خسارہ اولیں	جرمن	۱۲۹ تا ۱۳۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۳	جاہر نوروز	ماہ طلعت زاہدی	لوگوں کی قدر پہچانو جب وہ زندہ ہوں	آذربائیجان	۱۲۰، ۱۲۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۴	جواہر سپاہیو	افضال احمد سید	میرے سفر		۱۲۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۵	جولی بوڈن	کشورناہید	میرا بھائی پیٹر	انگریزی	۷۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۳۶	چانگ سوکو	شاہین مفتی	تعارف / پھڑے ہوئے دوستوں کے لیے / ایک گلاب کی یاد میں / جب ہم دوبارہ ملیں گے	کورین	۷۳ تا ۷۷	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۳۷	ایضاً	ایضاً	۸۳۶۷۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	ایضاً	بلی کا منظر نامہ / میرا ذہن - آج سہ پہرا سہ پہرا شام کا ایک منظر / روشنی / اشتیاق سفر / برفباری / کشتی کی رواں گئی / سمندر کے کنارے ایک صبح
۳۸	ایضاً	ایضاً	۸۸۶۸۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	ایضاً	گرمیوں کی اس سہ پہر میں / جدائی / برف میں / انوکھی محبت / ایک سمندری گاؤں کا نقشہ / تمام چیزوں کو ترتیب سے رکھوا وہ اور سمندر / خالی کمرے میں
۳۹	چارلس بکاؤسکی	ایضاً	۱۷۲، ۱۷۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء		قدکار بننے کی شرط
۴۰	چوآن یگ پے آنگ	ایضاً	۱۲۷، ۱۲۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	کورین	ایک تاریک رات / سرد مہر پہاڑ / پرندہ / صرف نیلا نہیں / آئندہ

۴۱	ایضاً	ایضاً	بارش / ہوا کے پاس راستہ ہے / دریا کا پانی / ایبپ / بانسری / نزل / پرندہ	کورین	۹۶،۹۷	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۴۲	حافظ شیرازی	تنویر احمد	حافظ شیرازی کی غزل کا منظوم ترجمہ	فارسی	۱۳۵	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۴۳	حضرت عثمان مروندی	فیض عالم بابر	لال شہباز قلندر کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ	فارسی	۸۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۴۴	حکیمہ بلوری	ماہ طلعت زاہدی	میرے پاس آؤ	آذربائیجان	۱۱۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۵	خلیل رضا	ایضاً	شاعر کی آواز	آذربائیجان	۱۲۲، ۱۲۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۶	ڈاہیر سوڈان	افضال احمد سید	اندرونی غدود کی غنائی نظم	انگریزی	۹۰، ۹۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۴۷	رونی مارگولیز	ایضاً	واحد	ترکش	۱۲۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۸	زغونہ وزیری	ماہ طلعت زاہدی	نظم / افغانستان کے بھوت	فارسی	۷۳-۷۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۴۹	زہرہ سعید	کشورناہید	حاملہ صحرا / جھٹ پٹے کے وقت لیموں کے درخت	فارسی	۷۰-۷۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۵۰	سارہ شگفتہ	فہم شناس کاظمی	ماں اے ماں / ماں کے لیے / خیال / آگ کی بوندیں	پنجابی	۱۵۱،۱۵۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۱	سدا کو کیوری ہارا	ماہ طلعت زاہدی	ہیرو شینا (نازی) کیمپ) ہمیں بھولنا نہیں چاہیے / برباد شہر مغلوں میں / ایٹم بم کا دن / ہم نئی حیات سامنے لائیں گے	جاپانی	۱۲۱،۱۲۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۲	سر ویشوردیال سکسینہ	اسد محمد خان	آنجمانی باپ کے لئے	ہندی	۱۲۵	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۵۳	ایضاً	ایضاً	تعارف / لال سائیکل / ایک کیفیت / رات / ایک عارف کی سرگزشت / اعتماد کی گھڑی / چپ چاپ / سگریٹ پتی ہوئی عورت / پناہ گاہ / الگ ہونے کا خیال	ہندی	۵۸۵۶۳	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۴	سوئی پارس	فہم شناس کاظمی	نظم	سندھی	۱۰۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۵۵	سوسلور میری	ماہ طلعت زاہدی	میں تمھارے ساتھ کھڑی ہوں	انگریزی	۷۰، ۷۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۶	سویتاناگ بھوشن	ارمان نجی	تعارف / نہیں نہیں / فٹ پاتھ اکیلا کافی نہیں ہے / چھوٹی بہن کی پیدائش / اس سے پہلے کے آگے بڑھو	انگریزی	۱۱۰ تا ۱۱۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۷	شاہین سلطان دھانجی	رفیع اللہ میاں	قلب ماہیت	انگریزی	۱۳۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵۸	شری کانت ورما	اسد محمد خان	پلیئر رہاؤس	ہندی	۱۵۳ تا ۱۵۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۹	شمیس بینی	رفیع اللہ میاں	تعارف / نظم دی ایک آف یونین (ملاپ کمال)	انگریزی	۱۶۷ تا ۱۶۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۰	عبدالوہاب الہی	ماہ طلعت زاہدی	بھوت		۷۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۱	علامہ اقبال	اکبر معصوم	لالہ طور سے ترجمہ	فارسی	۱۳۳، ۱۳۴	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۶۲	فتانہ جہانگیر آہری	ماہ طلعت زاہدی	نظم	فارسی	۶۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۳	فدیل ازواری	ایضاً	نظم	فارسی	۷۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۴	فوزیر الدتے	ایضاً	انتخاب عمر خیام	انگریزی	۱۷۸ تا ۱۸۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۶۵	K j e l l Espmark	صبا کرام	پتھروں میں تحریر	انگریزی	۱۳۳، ۱۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۶	کومیلا میئر	ماہ طلعت زاہدی	ایک بہتر مستقبل کی خاطر	جرمن	۷۴	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۶۷	کنٹر گراس	ڈاکٹر محمد حنیف	ضرور کہنا چاہیے	جرمن	۸۹ تا ۹۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۸	لنڈا گرگرسن	شاہین مفتی	نا اہل طبیب	انگریزی	۱۷۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶۹	مارگریٹ ایٹ وڈ	ایضاً	لفظ 'نینڈا' کے متغیرات	انگریزی	۸۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۰	ایضاً	ایضاً	ادھیڑ عمر شاعرہ بالکنی میں بیٹھی ہے / ادھیڑ عمر شاعرہ کم پڑھتی ہے / ادھیڑ عمر شاعرہ دھلائی کے دن	انگریزی	۱۶۰ تا ۱۶۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۷۱	محمد عرض	ماہ طلعت زاہدی	اگر کوئی جنگ نا ہوتی / آؤ کوئی راستہ تلاش کریں		۱۲۱، ۱۲۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷۲	مدینہ گلگوں	ماہ طلعت زاہدی	میں ویسی ہی ہوں جیسی تھی / ایک پل کے لئے		۱۰۰ تا ۱۰۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۷۳	مرزا علی کپر صابر طاہر زادے	ایضاً	سپاس گزاری / سوال اور جواب	آذربائیجان	۲۹ تا ۳۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۷۳	مظفر النواب	ایضاً	خونفاک منظر نامہ	۷۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۵	مولانا جلال الدین روئی	فیض عالم بابر	مولانا جلال الدین روئی کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ	۹۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۷۶	مہوش امین	محمد حنیف	تعارف / کراچی	۱۸۱-۱۸۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۷۷	مینا کشور کمال	ماہ طلعت زاہدی	تعارف / پیام زن فارسی	۶۸، ۶۹	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۸	نادیہ انجمن	ماہ طلعت زاہدی	بارش میں سبز قدموں کی آواز	۷۵	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷۹	ناہید اظہر	آفتاب مضطر	یہ مجھ کو معلوم نہ تھا انگریزی	۱۳۴	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً انگریزی	۸۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۱	زمیندر گون	یاور ارمان	شراب اور سگار / اندھوں کا ہاتھی دیکھنا	۸۰	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۸۲	نزار توفیق قبانی	محمد حنیف	غضب ناک	۱۸۷، ۱۸۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۳	نیدیل عباس	ماہ طلعت زاہدی	تعارف / یا علی / سہارا عربی	۷۷، ۷۸	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء

۸۳	واقف صد گلو	ایضاً	کتاب 'او میرے خدا سے انتخاب / اُف خدایا	۱۲۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	
۸۵	و کٹر و روزا نلسکی	اسد محمد خان	غلامی	انگریزی	۱۱۹، ۱۲۰	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۸۶	ہائیم نھمان بیالک	محمد حنیف	تعارف / قتل عام پر التجا	انگریزی	۱۸۶ تا ۱۸۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۷	ہملیٹ عیسیٰ خان لی	ماہ طلعت زاہدی	زندگی کتنی آسان ہو سکتی ہے		۱۲۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۸	یانس رت سوس	احمد صغیر صدیقی	بچی کھی چیزیں / اجنبی خطوں میں	یونانی	۳۰۲، ۳۰۳	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

نثری تراجم:

نمبر شمار	مصنف کا نام	مترجم کا نام	عنوان	خلاصہ	زبان	صفحہ نمبر	شمارہ	تاریخ اجرا
۱	آئی و آندرچ	اسد محمد خان	ایک تحریر	یہ کہانی بوسنیا کے معاشرتی حالات کے تناظر میں لکھی گئی ہے۔	بوسنیا	۱۰۷ تا ۱۰۴	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲	آلڈس ہکسلے	سلیم صدیقی	پورٹریٹ	اس کہانی میں فن اور مصوری کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۳۳ تا ۱۳۱	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۳	ایضاً	سلیم آغا قزلباش	منتخب تفاخرات	اس میں فن مصوری کے ابتدائی نقوش کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۷۸ تا ۷۸	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء

۴	آکستو روالہوس	محمود احمد قاضی	خالی پن	اس کہانی میں اس دور کی تہذیب کا واضح عکس نمایاں نظر آتا ہے۔	انگریزی	۱۱۳ تا ۱۱۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵	آندرے بلائنگ	خالد آذر	نشانیوں	اس کہانی میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گزری ہوئی کہانیوں کا مطالعہ کس قدر بے معنی اور بے مصرف ہوتا ہے۔	سلووینیا	۱۲۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۶	ایضاً	ایضاً	کیا وہ میں ہی تھی	اس میں مغرب کے مادر پدر آزاد ماحول کو علامتی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔	سلووینیا	۱۲۹، ۱۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۷	ایضاً	ایضاً	فیصلے کا لمحہ	اس کہانی میں روح کی بجائے وجود کی محبت کو بیان کیا گیا ہے۔	سلووینیا	۱۳۰، ۱۳۱	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸	اتالو کلوینو	نجم الدین احمد	مہ زادیاں	انسان کی ساری زندگی خواہشات کی تکمیل کرنے میں گزر جاتی ہے لیکن آخر دم انسان کو یہ احساس ہو جاتا ہے کہ کچھ خواہشات ابھی بھی ایسی ہیں جو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچی اس کہانی میں بھی چند ایسی خواہشات کا ذکر کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۸۲ تا ۱۸۳ ۱۹۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۹	ارونا گوسوامی	مبین مرزا	تھنہ	اس کہانی میں معاشرے کے تہ دار پہلوؤں سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔	انگریزی	۲۳۹ تا ۲۵۷	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۰	اُرمیلا پانڈے	ایضاً	مولوی کی بیٹی	اس کہانی میں معاشرے کے تلخ حقائق کا اظہار کیا گیا ہے۔	ہنگالی	۲۵۸ تا ۲۶۶	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۱	ارون کمار اسفل	خان احمد فاروق	پانچ سکہ کا	اس میں معاشرتی پہلوؤں کا اجاگر کیا گیا ہے۔	ہندی	۲۸۲ تا ۱۲۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۱۲	اسٹیفان زیوگ	سلیم صدیقی	بھگوڑا	یہ ایک سیدھے سادے آدمی کی کہانی ہے۔ جس میں پُر اصرار اور انتہائی خوفناک المیہ بیان کیا گیا ہے۔	آسٹریائی	۲۳۸ تا ۲۴۸	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۳	افضل راجپوت	سلیم شہزاد	میں نہیں پڑھاتی	اس میں معاشرے کے اندر تہذیب و ثقافت اور استاد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	پنجابی	۱۵۸ تا ۱۶۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۱۳	البرٹوموراویا	سلیم صدیقی	جیولری	اس کہانی میں مصنف نے معاشرتی حالات اور اس میں ہونے والی تبدیلیوں کو سامنے رکھ کر تلخ حقائق کا اظہار کیا ہے۔	۱۳۲ تا ۱۳۰	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۵	الفانے دادے	وحید رضا بھٹی	آخری سبق	وحید رضا بھٹی الفانے دادے کا ”آخری سبق“ کے عنوان سے ترجمہ کیا ہے۔	۱۹۰ تا ۱۹۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۶	امر جلیل	شاہد حنائی	تاریخ کا کفن	اس کہانی میں سندھ میں آباد مکرانی بلوچ قوم کے حالات و واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔	۱۰۸ تا ۱۱۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۷	ایضاً	ایضاً	رنی کورٹ کا خزانہ	اس کہانی میں پرانی عمارتوں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔	۱۹۳ تا ۱۹۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۸	ایضاً	تنگر چنا	پرنہ	اس کہانی میں ماضی میں ہونے والے تاریخی واقعات کو سامنے رکھ کر مستقبل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔	۱۳۸ تا ۱۴۱	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۹	اناطول فرانس	شمینہ شاہین Our Ladys Jugglar	اس میں انسان کی نفسیات خواہشات کی غیر تکمیل شدہ صورت کے نتیجے میں ابھرنے والی کیفیت بیان کی گئی ہے۔	فرانسیسی	۲۶۴ تا ۲۶۹	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۲۰	انتھونی برکے	صابر بدر جعفری	اس میں انسانی نفسیات پر بحث کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۲۰ تا ۱۲۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۱	اوہنری	احمد صغیر صدیقی	یہ ایک امریکی کہانی ہے جس میں انسان کی نفسیاتی پہلو سے معاشرتی سرگرمیوں کو بیان کیا گیا ہے۔	انگریزی	۵۹ تا ۶۶	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۲۲	ایضاً	سلیم صدیقی	اس کہانی میں مغربی چھیڑ چھاڑی خانی کے کردار اور اس کی ضرورت و اہمیت پر والا بات کی گئی ہے۔ ہاتھ	انگریزی	۱۳۴ تا ۱۴۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۳	اوہنری	رفیع اللہ میاں	مصنف نے اس کہانی کو اپنے ماحول میں رکھ کر اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔ اس میں محبت اور خلوص کی علامت کو ابھارا گیا ہے۔	انگریزی	۱۸۰ تا ۱۸۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۲۳	ایضاً	سید ارشاد وارث	قصہ کیلکٹس سٹی سے آنے والے گاہک کا	اس کہانی میں انسان کی روزمرہ زندگی میں مادیت پرستی کے بڑھتے رجحان پر بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۵۵ تا ۱۶۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۵	اوسکراوانڈ	صائمہ عزیز	راکٹ	اس میں سوسائٹی میں روہنما ہونے والی تبدیلیوں پر بحث کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۳۷ تا ۱۵۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۶	ایرک سیگل	احمد صغیر صدیقی	عشق کہانی	یہ ایک ایسا ناول ہے۔ جس میں عناصر ریزیت کو علی الترتیب بیان کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۰۸ تا ۱۲۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۷	ایڈگراہیلن پو	نجیب عمر	بیضوی پورٹریٹ	اس کہانی میں عورت کی نفسیات کو تلخ حقائق سے بیان کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۷۶ تا ۱۷۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۸	ایمر وز بائیرس	محمد حنیف	آسمان میں ایک شہ سوار	اس کہانی میں انسانی نفسیات کی پیچیدگیوں پر بحث کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۳۹ تا ۱۴۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۲۹	ایضاً	ایضاً	گشدره شخص	اس میں عسکری شعبے سے منسلک افراد کی نفسیاتی کیفیات اور مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے۔	انگریزی	۲۳۳ تا ۲۳۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۰	ایضاً	ایضاً	فلسفی پارکر ایڈرس	اس میں تخلیق کار نے فوج میں موجود منصبی نظام کی عکاسی کی ہے۔ اور ان کی ذہنیت سے کہانی تخلیق کی ہے۔	انگریزی	۲۵۰ تا ۲۵۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۱	آتھن کینن	ڈاکٹر ندیم اقبال	خلا کا شہنشاہ	اس کہانی میں ایک فوجی کی نجی زندگی کے حوالے سے مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے۔		۱۵۳ تا ۱۶۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۲	ایلیس منرو	نجم الدین احمد	ٹرین	اس کہانی میں ایلیس منرو نے دیہاتی زندگی کا عکس بھرپور انداز میں بیان کیا ہے۔	انگریزی	۲۰۹ تا ۲۳۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۳۳	ایضاً	ڈاکٹر صابر بدر جعفری	گھٹنے پہیٹ کو جاتے ہیں سے ایک بوڑھی عورت کے تاثرات پر بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۱۶ تا ۱۲۵	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۴	ایضاً	ایضاً	ملن ، کب اور کیسے والے نوجوانوں اور ان کی اہل خانہ کی مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے۔	انگریزی	۷۶ تا ۸۹	۲۳	سن
۳۵	ایاز قادری	فہیم شناس کاظمی	اس کہانی میں ایک مزدور کی زندگی کی مشکلات کو بیان کیا گیا ہے۔	سندھی	۱۷۸ تا ۱۸۱	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۳۶	برٹریڈرسل	تنویر احمد	نابغہ راز اس مضمون میں انسان کو عقل کے ذریعے یقین کی منزل تک پہنچنے کا راستہ بتایا گیا ہے۔		۱۳۱، ۱۳۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۳۷	ایضاً	ابوالفرح ہمایوں	عقل کی فتح اس کہانی میں جنگ کے نقصانات اور امن کے وائندوں کو بیان کیا گیا ہے۔		۱۹۳ تا ۱۹۷	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۳۸	برام ابراہم اسٹوکر	محمد صفدر خان	ڈریکولا	یہ ناول مشرقی یورپ کے سیاسی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔	انگریزی	۱۳۹ تا ۱۶۵	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۹	ایضاً	ایضاً	ڈریکولا	ایضاً	انگریزی	۱۶۵ تا ۱۸۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۴۰	بورخیس	اسد محمد خان	دستِ خداوند	اس تحریر میں انسان کے مقدر کے حوالے کی تحریر سے بات کی گئی ہے۔		۱۰۶ تا ۱۱۰	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۱	پرویز	پرویز	میراپانی بند نہ کرنا!	اس کہانی میں اندرون سندھ کے سماجی نظام میں وڈیروں کی قوت و طاقت اور ان کے اثر و رسوخ کو واضح کی گیا ہے کہ کس طرح وہ مل کر عام آدمی کا استحصا کرتے ہیں۔	سندھی	۱۶۶ تا ۱۶۹	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۲	پری بیود	خان احمد فاروق	پھاگن کی ایک ذیلی کہانی	اس کہانی میں ہمارے معاشرے میں موجود میں ملی جلی تہذیبوں اور آپس کے خلوص پر بات کی گئی ہے۔		۸۲ تا ۱۳۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۴۳	پراسپر میریے	تشنہ بریلوی	دیوی کی آغوش	اس کہانی میں خوف و دشت کے اثرات کو شعوری انداز میں بیان کیا گیا ہے۔	فرانسیسی	۱۳۶ تا ۱۵۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

سن	۲۳	تا	۹۳ ۱۰۰		اس میں سوسائٹی کے اندر موجود خرابیاں اور ان کے سد باب کو بیان کیا گیا ہے۔	جے کرشنا مورتی کے جیون کتھا کا ایک باب	ابوالفرح ہمایوں	پوپل جیا کا	۳۳
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	تا	۱۲۳ ۱۲۵	انگریزی	یہ کہانی عام آدمی کے بدلتی سوچ کی عکاسی کرتی ہے۔	فلپش فلکشن	احمد صغیر صدیقی	پولیٹک	۳۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء	۹	تا	۱۵۸ ۱۷۵	جرمن	اس کہانی میں سچائی کا سامنا کرنے اور اسے برداشت کرنے والوں کی متعلق خیالات کو اپنے متعلق بیان کیا گیا ہے۔	میتھج موساغ کی وصیت	ڈاکٹر محمد حنیف	پیٹرک سکند	۳۶
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	تا	۱۷۹ ۲۲۲	جرمن	یہ ایک ایسے شخص کی کہانی ہے۔ جو اپنے روٹین لائف سے نکل کر اپنے ساتھ ہونے والے ظلم اور زیادتی کے انتقام کے متعلق سوچتا ہے۔	کبوتر	ایضاً	ایضاً	۳۷

۴۸	تھامس موٹی لیون	نجیب عمر	نا قابل شناخت	اس کہانی میں شناخت کے بدلتے ہوئے اصولوں پر بات کی گئی ہے۔	۱۹۹ تا ۲۰۳	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۹	ٹم لوٹ	ڈاکٹر ندیم اقبال	علیحدگی	اس میں ازدواجی زندگی کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔	۶۰ تا ۷۵	۲۴	سن
۵۰	جان (جیک) گرفٹھ لنڈن	ڈاکٹر انور سدید	ویرانے کی صدا	اس کہانی میں علامتی انداز میں ایک انسان کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۲۱۷ تا ۲۲۲	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۵۱	جارن اسٹرین جارنسن	شمینہ شاہین	دی فادر	اس کہانی میں جذبات کی تندی اور بہاؤ کو نفسیاتی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔	۱۱۵ تا ۱۱۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۵۲	جان خان خلیلی	شاہد حنائی	آئندہ کل کا خواب	اس میں سندھ کے ڈاکو کلچر اور معاشرتی تبدیلی پر بات کی گئی ہے۔	۲۷۰ تا ۲۷۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۳	جان رسکن	ڈاکٹر سلیم آغا قزلباش	گھاس کے پات	اس کہانی میں گھاس کے ایک پات کے ذریعے انسانی باہمی خوبصورتی پر بات کی گئی ہے۔	۱۵۳ تا ۱۵۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۵۴	جگدیش راج	ابوالفرح ہمایوں	آوارہ	اس کہانی میں انسان کے اظہار کی اہمیت پر بات کی گئی ہے۔	ہندی	۱۹۸ تا ۲۰۲	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۵	جلال السعید الحفناوی	ڈاکٹر عمرانہ وسیم	مقدمہ: ضبط کی دیوار	اس مضمون میں ڈاکٹر سلیم اختر کی فن و شخصیت اور ان کی افسانہ نگاری پر بحث کی گئی ہے۔	عربی	۱۷۰ تا ۱۷۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۵۶	جورج سلون	ابوالفرح ہمایوں	یہ شادی ضرور ہو گی	یہ کہانی ان امراء کے طبقوں کے متعلق ہے جو حالات کی ستم ظریفیوں کی وجہ سے اپنے وطن سے دور کر دیے جاتے ہیں۔		۱۳۲ تا ۱۳۶	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۵۷	جیفری آرچر	سید ارشاد وارث	ایک ناقابل فراموش ملاقات	اس کہانی میں انسانی مزاج کی پرتوں کو کھولا گیا ہے۔	انگریزی	۱۸۱ تا ۱۸۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۵۸	ایضاً	ایضاً	ایک چینی مورتی	اس کہانی میں چین کے رسم و رواج کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۳۳ تا ۱۳۰	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۵۹	جی کے چیئرس	سلیم آغا قزلباش	نوجوان نہ رہنے کے مزے	اس میں انسان کے جذبات کے حوالے سے مختصر سا جائزہ لیا گیا ہے۔	۱۷۶ تا ۱۸۰	۹ تا مارچ ۲۰۱۲ء	جنوری تا
۶۰	جیک براؤن	ابوالفرح ہمایوں	آفت کی پڑیا	اس کہانی میں معاشرے میں انسان رویوں کے بارے میں تصویر کشی کی گئی ہے۔	۲۶۷ تا ۲۷۵	۱ تا مارچ ۲۰۱۰ء	جنوری تا
۶۱	جے۔ ایف ولسن	ایضاً	انقلاب	اس مضمون میں انسان کی بے سفاکی کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۱۳۵ تا ۱۳۹	۱۱ تا ستمبر ۲۰۱۲ء	جولائی تا
۶۲	چارلس ڈیکنس	نجیب عمر	زندوں تخریروں کا مصنف	اس کہانی میں ملک میں رہنے والے افراد کی مجموعی دکھ اور باہمی جذباتی تعلقات کو بیان کیا گیا ہے۔	۱۶۲ تا ۱۶۷	۱۰ تا جون ۲۰۱۲ء	اپریل تا
۶۳	ایضاً	ایضاً	دی سگنل میں	اس میں انسان کی کرب ناک زندگی پر بحث کی گئی ہے۔	۱۹۵ تا ۲۰۸	۱۲ تا دسمبر ۲۰۱۲ء	اکتوبر تا
۶۴	چارلس لمب	سلیم آغا قزلباش	رو بہ صحت ہونا	اس مضمون میں انسان کے نفسیاتی مسائل کو پیش کیا گیا ہے۔	۱۷۹ تا ۱۸۳	۱۶ تا دسمبر ۲۰۱۳ء	اکتوبر تا

۶۵	چنواچے بے	سیدایاز محمود	امن دروں	اس کہانی میں مقامی بولی، لہجہ، محاورہ اور مقامی روایت اس شان سے موجود ہے کہ پڑھنے والے کو کہیں پر بھی اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا۔	افریقی	۱۵۵ تا ۱۵۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۶	ایضاً	نجم الدین احمد	تعارف / شادی نجی معاملہ ہے	چنواچے بے نے اپنی اس کہانی میں افریقہ کی تہذیب و ثقافت پر روشنی ڈالی ہے۔	افریقی	۱۸۳ تا ۱۹۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۷	ایضاً	محمود احمد قاضی	فوق ما فوق	اس کہانی میں معاشرے کے تلخ حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔	افریقی	۵۵ تا ۵۹	۲۳	سن
۶۸	چوآن سینگ پے آنگ	شاہین مفتی	تعارف	اس مضمون میں چوآن سینگ پے آنگ احوال و آثار بیان کیے گئے ہیں۔	کوریا	۱۲۳ تا ۱۲۶	۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۶۹	حسن الرحمن	یاور ارمان حفیظ	سوزش نا تمام	اس کہانی میں معاشرے کی نا ہمواریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	برنگالی	۲۸۸ تا ۲۹۶	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

سن	۲۴	۹۲ تا ۹۰	سندھی	اس میں انسان کے دوہرے معاشرتی رویوں کو بیان کیا گیا ہے۔	مفرور	تنگر چنا	حلیم بروہی	۷۰
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۱۴۱ تا ۱۴۴	پنجابی	اس افسانے میں اجتماعی رہن سہن اور مڈل کلاس طبقے پر بات کی گئی ہے۔	مالکن	سلیم شہزاد	خالد فرہاد (دھاریوال)	۷۱
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۹۳ تا ۸۹		اس میں انسان کی مخفی خصوصیات کے متعلق بات کی گئی ہے۔	خفیہ معجزہ	محمد عاصم بٹ	خورجے لوئیس بورخیس	۷۲
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۹۴ تا ۹۷		اس میں انسانوں کے مابین باہمی نفرتوں پر بات کی گئی ہے۔	تلوار کی ساخت	ایضاً	ایضاً	۷۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۱۱۸ تا ۱۲۴	سپینش	اس میں خوان ایڈورڈ دوسونی غا کے احوال و آثار کو بیان کیا گیا ہے۔	دھرتی پر آخری دن	مبشر احمد میر	خوان ایڈورڈ دوسونی غا	۷۴
اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۱۰۵ تا ۱۰۹	ہندی	اس مضمون میں معاشرے کی تصویر کشی کی گئی ہے۔	گھر آیا مہمان	ابوالفرح ہالیوں	دلیپ سنگھ	۷۵
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۹۵ تا ۱۰۵	ہندی	اس مضمون میں انسانی نفسیات پر بحث کی گئی ہے۔	کورس	اسد محمد خان	دودھ ناتھ سنگھ	۷۶

۷۷	ڈیلیوسمر سیٹ ماہم	سلیم صدیقی	مسٹر عقل کل	اس کہانی میں عورت کی نفسیات پر بحث کی گئی ہے۔	انگریزی	۸۰ تا ۸۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۷۸	ڈورٹی ایل سیرس	صابر بدر جعفری	موتیوں کی مالا	اس مضمون میں معاشرے میں روہنما ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔		۱۷۶ تا ۱۸۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۷۹	ڈورس لیننگ	نجم الدین احمد	سُرنگ سُری	اس ناول میں صوفیانہ خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔	انگریزی	۹۸ تا ۱۰۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۰	ڈینو بداتی	سلیم صدیقی	سات مالے	اس کہانی میں ایک بیمار فرد پر ایک ہسپتال کے بے ہنگم، بے ضابطہ اور سفاک نوکر شاہی نظام کی چیرہ دستیوں کا احوال بیان کیا گیا ہے۔	اطالوی	۱۱۶ تا ۹۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۸۱	رابندر ناتھ ٹیگور	شمینہ شاہین	نجات	اس کہانی میں ہماری نفسیاتی الجھنوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے نقصانات کو بیان کیا گیا ہے۔	بنگالی	۶۷ تا ۷۰	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء

۸۲	رالف ایلیسن	ابوالفرح	خواب زدہ	اس کہانی میں معاشرے کے رویوں اور سماج کی بے سفاکی پر بحث کی ہے۔	انگریزی	۱۳۱ تا ۱۳۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۸۳	رابرٹ لینڈ	سلیم آغا قزلباش	چاکلیٹ بس	اس کہانی میں معاشرے کے تہ دار پہلوؤں سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۲۷ تا ۱۳۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۸۴	ایضاً	ایضاً	لا علمی کی موجیں	اس میں ہمارے معاشرے میں موجودہ تعلیم کے غیر سنجیدہ رویوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔		۸۵ تا ۸۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۸۵	ایضاً	ایضاً	ایک فلسفی نہ ہوتے انداز میں پیش کیا ہوئے	اس کہانی میں تخلیق کار نے اس کو مکالماتی انداز میں پیش کیا ہے۔		۱۲۳ تا ۱۲۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۸۶	ایضاً	ایضاً	کیڑے مکوڑوں سے نفرت کیوں!	اس کہانی میں مغربی کلچر اور اس کی تہذیب کے تلخ حقائق کا اظہار کیا گیا ہے۔		۱۸۹ تا ۱۹۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۸۷	رابرٹ ایم کوٹس	سلیم صدیقی	قانون	اس کہانی میں سماج کی رسم و رواج اور ان کی خامیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۱۵۰ تا ۱۵۳	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۸۸	رایلی ولسن جوئیر	نجم الدین احمد	خوف ناک بو سے	اس کہانی میں انسان کے جذباتی وابستگیوں اور بعد ازاں اور ان کے ازار پر بات کی گئی ہے۔	۱۶۶ تا ۱۷۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۸۹	رازق سہو	شاہد حنائی	کرتوت	اس میں انسان کی زندگی کو اس کے اعمال کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔	۲۶۳ تا ۲۶۹	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۰	رچرڈ بیئرڈ	ڈاکٹر ندیم اقبال	ذلت اور رسوائی سے نبٹنے کے رہنما اصول اور اقدامات	انسان کے اندر موجود ہٹ دھرمی اور ضد انسان کو کسی لمحے بھی ایسی کھائی میں دھکیلتا ہے جہاں سے واپسی انہنہائی مشکل ہوتی ہے۔	۱۳۸ تا ۱۵۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۹۱	رسل ایڈیسن	احمد صغیر صدیقی	قہر لہر	انسان کے غصے کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۱۲۶ تا ۱۲۷	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۹۲	رسول مبین ، شاہد حنائی ، ڈاکٹر	وہ اور اس کا مالک	اس کہانی میں سندھ مخصوص معاشرتی رویے کو بیان کیا گیا ہے۔	سندھی	۱۷۷ تا ۱۸۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۹۳	ایضاً ایضاً	زندگی کا گرو	بعض دفعہ انسان کسی عام سی خواہش کے لیے ایسے اعمال کرتا ہے جو اسے بہت ہننگے پڑتے ہیں۔	سندھی	۲۰۳ تا ۲۰۶	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۹۴	رفیق ڈوگر، پروفیسر	ڈاکٹر غلام اکبر سلیم اختر ایک منفرد نقاد	اس مضمون میں معروف اردو نقاد ڈاکٹر سلیم اختر بطور نقاد کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۵۲ تا ۱۵۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۵	روز امنڈی پلچر	سید ارشاد وارث	یہ کہانی ایک آٹھ سالہ بچے کے دوستی، محبت، زندگی اور موت کے بیان کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۳۰ تا ۱۳۳	۱۱	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹۶	رولڈ ڈاہل صلیبی	سلیم چڈی لینے والا	اس کہانی میں معاشرے میں موجود طبقاتی کشمکش پر بات کی گئی ہے۔		۱۳۹ تا ۱۶۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۹۷	زکریا تامر	جاوید مجید	اکیلی عورت	اس میں عرب معاشرے میں موجود مادیت پرستی کو اجاگر کیا گیا ہے۔	عربی	۲۵۶ تا ۲۶۰	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۹۸	ساکي ”اچھ“ اچھ منرو“	سلیم صدیقی	کھلی ہوئی کھڑکی	اس میں انسان کی تخلیقی صلاحیت پر بات کی گئی ہے۔		۹۴ تا ۹۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۹۹	ستار پیرزادہ	شاہد حنائی	جینے کی خاطر جگراتا	اس میں انسان کے باطنی خوف پر بات کی گئی ہے۔	سندھی	۱۶۷ تا ۱۶۸	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۰۰	سر آر تھر کونن ڈوائل	صابر بدر جعفری	تین مہم جو طلباء	یہ کہانی ایسے تین طالب علموں کی ہے جو مقصد کی تلاش میں زندگی گزارتے ہیں۔		۱۹۴ تا ۲۰۹	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۱	سلوین بیما	ممتاز رفیق	ڈارک روم	یہ کہانی انسان کی نامکمل خواہشات کے گرد گھومتی ہے۔	افریقی	۲۷۶ تا ۲۹۱	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۰۲	سلیم قدوائی	شبزم شکیل	ملکہ پکھراج کی یادداشتیں	اس مضمون میں ملکہ پکھراج کی زندگی کے اہم واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۰۵ تا ۱۱۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۱۰۳	سلاوینکا ورا کوئیچ	اسد محمد خان	موت کا کلوز اپ	اس کہانی میں تباہ شدہ ممالک میں صحافتی ذمہ داریاں کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۱۳۵ تا ۱۳۸	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۰۴	سمتراجوہری	شبزم کلکیل	امرتا پریتم اور حدیث دل	اس کہانی میں ایک تنہا بچپن ایک کرب زدہ جوانی اور پھر شدید جذباتی جکڑوں سے مرتعش دل کی نسوانیت، ایک شاعرہ اور ناول نگار کی حیثیت سے امرتا پریتم کو صفحہ قرطاس پر اتارا گیا ہے۔	۱۱۴ تا ۱۱۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۱۰۵	ایضاً	ایضاً	حدیث دل (امرتا پریتم سے انٹرویو)	ایضاً	۱۰۲ تا ۹۹	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۱۰۶	شاہین اختر	مرزا حامد بنگلہ	اس مضمون میں یہ بتایا گیا ہے کہ بنگلا دیشی ادب کا مرکزی دھارا دنیا کے دیگر خطوں میں تخلیق کیے جانے والے ادب جیسا ہی ہے۔	بنگالی	۹۰ تا ۸۷	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰۷	شمعون بلاص	محمد عمر مین	اس کہانی میں ایک عراقی شخص کے جنگ کے دوران بات کی گئی ہے۔	ناول ”بے گانہ“ کا ایک پارہ	۱۲۳ تا ۱۲۷	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰۸	عامر فہیم	سلیم شہزاد	اس کہانی میں دو بچوں کی آپسی محبت کے ذریعے معاشرے کا دکھ بیان کیا گیا ہے۔	بشارت	۱۳۵ ، ۱۳۶	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۰۹	عرفانہ نذیر	خالد سہیل ملک	اس کہانی میں پٹھوار ہندکو کے معاشرے کی عکاسی کی گئی ہے۔	رجنی	۱۶۰ تا ۱۶۴	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۱۰	عزیز الدین مدنی	جاوید مجید	اس کہانی میں مختلف شہروں اور ان کی ثقافتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	قتدیل کہانی	۱۸۵ تا ۱۹۲	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۱۱	علی بابا	نگرچنا	وہ جو اس کہانی میں ہمارے معاشرے کے تلخ حقائق کو قلمبند کیا گیا ہے۔	سندھی	۱۶۹ تا ۱۷۲	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱۲	فرانز کافکا	محمد عاصم بٹ	اس میں بادشاہ کا پیغام مرے ہوئے عوام تک پہنچایا گیا ہے۔		۱۶۲، ۱۶۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۳	ایضاً	ایضاً	اس میں خواب و خواب حقیقت کے فلسفے کو بیان کیا گیا ہے۔		۳۱۶۲ تا ۱۶۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۴	ایضاً	ایضاً	اس میں معاشرتی گیارے بیٹے ہیں۔		۵۳۵ تا ۵۳۹	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۵	ایضاً	ایضاً	ہمارے معاشرے میں بھائی کا قتل پیدا ہونے والے غلط رویوں کا بیان ہے۔		۵۵۰ تا ۵۵۲	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۶	ایضاً	ایضاً	اس میں انسان کی تخلیق اور اس کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔		۵۵۳ تا ۵۵۵	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۱۷	ایضاً	ایضاً	اس میں معاشرے کے تلخ حقائق کا اظہار کیا گیا ہے۔		۵۵۶	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۱۱۸	ایضاً	ایضاً	میرے باپ کے نام ایک خط	اس میں باپ اور بیٹے کے رشتے میں پڑھنے والی معاشرتی خلیجوں پر بات کی گئی ہے۔	۱۰۳ تا ۱۳۳	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۱۹	فرز لاہور	نجیب عمر	بھول بھلیاں	اس میں انسان کی سوچ اور نفسیاتی راہداریوں میں تلاش ذات کو بیان کیا گیا ہے۔	۱۶۱ تا ۱۶۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۰	فلوراجیس	ابوالفرح ہمایوں	یادگار	اس میں انسان کے رشتوں اور اس کے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے۔	۸۹ تا ۸۱	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۱	فے ویلڈن	ڈاکٹر باقر رضا	برباد زندگیاں	اس مضمون میں معاشرتی حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔	۱۳۳ تا ۱۵۳	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۲۲	قاضی مہیسر	ایاز سلیم انور عباسی	طور سینا	اس کہانی میں مصنف نے انسان کی اچھائی کو پینٹ کیا ہے اور معاشرتی اور مذہبی حوالے سے انسان کی تخلیق کو لافانی قرار دیا ہے۔	۲۹۸ تا ۳۰۱	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

۱۲۳	قدسیہ آفندی	ابوالفرح ہمایوں	امانت	اس میں دوسرے شخص سے اظہار محبت کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	فارسی	۱۱۷ تا ۱۲۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۲۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	فارسی	۱۷۱ تا ۱۷۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۲۵	کرٹ وونیکٹ	سلیم صدیقی	تام ایڈیسن کاجھرا کتا	اس کہانی میں سیاسی کشکش کے پہلوؤں پر بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۵۱ تا ۱۶۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۲۶	کلمان مکس زاتھ	ایضاً	ہری مکھی	اس میں معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔	ہنگری	۱۲۸ تا ۱۳۷	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۲۷	کیپٹن جی۔ ای۔ مورس	ابوالفرح ہمایوں	وہ کون تھا	اس کہانی میں ایک فنکار کی صلاحیتوں کو سراہا گیا ہے۔	انگریزی	۱۶۶ تا ۱۷۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۸	گورڈن آر تھر	ایضاً	کیا کھویا کیا پایا	ہمارے معاشرے میں پیدا ہونے والے غلط رویوں کے تلخ حقائق کو قلمبند کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۷۱ تا ۱۷۵	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۲۹	گوادالوپے بیتل	محمد عمر میمن	بون سائی	اس کہانی میں زندگی میں روہنما ہونے والی تبدیلیوں پر بحث کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۹۶ تا ۲۰۸	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۰	گے دموپساں	ڈاکٹر کوثر محمود	مقدس پانی چھڑکنے والا	آج کل کے دور میں خوشیاں اس قدر نایاب ہیں کہ انسان خوشیوں کے لمحوں کو بھی دبان نہیں چاہتا۔	فرانسیسی	۲۷۰ تا ۲۷۵	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۳۱	ایضاً	ایضاً	لیفٹیننٹ لائے کی شادی	اس کہانی میں جاگیردارنہ نظام پر بحث کی گئی ہے۔	فرانسیسی	۷۳ تا ۷۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۳۲	G . C . THORNLEY	ابوالفرح ہمایوں	بلائے جاں	اس میں مغربی کلچر اور معاشرے کی تصویر کشی گئی ہے۔	انگریزی	۲۷۶ تا ۲۸۷	۲	اپریل تا جون ۲۰۱۰ء
۱۳۳	لوشیون	رشید بٹ	آسمان کی مرمت	یہ ایک علامتی کہانی ہے۔ جس میں اساطیری کے حوالے سے بھی ذکر موجود ہے۔	چین	۲۲۳ تا ۲۳۵	۱	جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء
۱۳۴	ایضاً	ایضاً	سیلاب	اس تحریر میں موجودہ زمانے کو علامت کی عینک سے دیکھا گیا ہے۔	چین	۸۰ تا ۹۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۱۳۵	لوئیس ویلن زیولا	محمود احمد قاضی	رات کا گھوڑا	اس میں خواب و حقیقت کے فلسفے کو اور انسان کی نامکمل خواہشات کا ذکر کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۶۷ تا ۱۷۰	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۶	لیونارڈ مائیکلز	نجم الدین احمد	بندریا والی لڑکی	یہ کہانی قدرے مزاحیہ ہونے کے ساتھ ساتھ شہر میں ایک گروہ کی صورت میں جمع ہونے والے مرد اور ان کی حمایتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	انگریزی	۱۲۷ تا ۱۳۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۷	ماریو ورگاس یوسا	ایضاً	چلی کی دو شیزائیں	یہ ناول درحقیقت آمرانہ طرز حکومت پر حملہ ہے کہ آمریت کیسے زندگیوں کو اپنے قابو میں رکھتے ہوئے انہیں تباہ و برباد کرتی ہے اس ناول میں نا امیدی کی فضا اور اس کے تلخ حقائق کا اظہار کیا گیا ہے۔	ہسپانوی	۱۳۲ تا ۱۵۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء

۱۳۸	مارتی لارنی	سلیم صدیقی	شناختی بلا	انسان اور معاشرے میں موجود مختلف نظام اب تک مکمل طور پر ایک دوسرے سے جڑ نہیں سکتے جس کے نتیجے میں مختلف صورت حال پیدا ہوتی ہے اور اس سے معاشرے میں بے یقینی کی صورت حال میں اضافہ ہوتا ہے۔	فن لینڈ ۱۳۶ تا ۱۳۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۳۹	ایضاً	ایضاً	افزیت ناک سزا	اس کہانی میں ماں باپ کا اپنے بچوں کو بچپن میں بندوق نما کھلونے دیئے جانے اور آگے چل کر اس کے نقصانات پر بات کی گئی ہے۔	فن لینڈ ۲۳۹ تا ۲۴۲	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۴۰	مانک	نگر چنا	بروقت آئی ہوئی موت	اس کہانی میں ہمارے معاشرے میں بے روزگاری کی بڑھتی ہوئی صورت حال اور اس سے نوجوانوں میں پیدا ہونے والے نفسیاتی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔	سندھی ۱۹۳ تا ۱۹۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۳۱	ایضاً	ایضاً	کھرک کی پہلی تاریخ	اس میں مخصوص طبقے کے مالی مشکلات اور ماہانہ گزر بسر کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	سندھی	۱۶۵ تا ۱۶۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۲	محمود احمد قاضی	سلیم شہزاد	قیدی	انسان بعض اوقات حالات کی وجہ سے ایک مخصوص صورت حال میں زندگی گزارتے گزارتے اس کے بھنور میں ایسا پھنستا جاتا ہے جیسے مدتوں سے کوئی قیدی اپنے زندان کی کوٹھری میں بیٹھے بیٹھے باہر کی آوازوں سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہے لیکن باہر نہیں جاسکتا۔	پنجابی	۲۶۱ تا ۲۶۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۱۳۳	منیر احمد بادینی	شرف شاد	شطرنج کا کھلاڑی	اس افسانے میں انسان کی زندگی کو ایک شطرنج کے کھیل سے تشبیہ دی گئی ہے۔	بلوچی	۱۳۷ تا ۱۳۸	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء

۱۳۴	ایضاً	ایضاً	شکست	اس میں انسان کی زندگی کی اہمیت کو باقی معاملات زندگی سے موازنہ کر کے سب سے بڑھی قدر مانا گیا ہے۔	بلوچی	۱۳۹ تا ۱۵۱	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۳۵	منور سراج	فہیم شناس کاظمی	رنگ بکھرنے کے بعد	اس کہانی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ زندگی کے تمام رنگ زندہ ہونے کے ساتھ ساتھ مشروط ہیں۔ انسان موت کے بعد ان لوگوں کے لیے بھی اہمیت کھودیتا ہے جن کے لیے وہ موت کو گلے لگاتا ہے۔	سندھی	۱۶۹ تا ۱۷۷	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۳۶	موہن داس گپتا	ابوالفرح ہمایوں	وفا پرست	اس کہانی میں انسان اپنی غلطیاں چھپانے کے لیے بہت سے ایسے اعمال بھی کرتا ہے جو اس کی زندگی پر بڑھے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔	بنگالی	۱۱۶ تا ۱۲۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء

جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۹۳ تا ۹۱	مصری	اس کہانی میں ایک قیدی کی روداد بیان کی گئی ہے جو اپنی غلطی سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اس کہانی کے مطابق ایک قیدی کو اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گزارنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔	قیدی کی وردی	خورشید رضوی	نجیب محفوظ	۱۳۷
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۱۳۸ تا ۱۴۱	پنجابی	اس کہانی میں ہمارے مواشرے میں موجود تقدیر کے تصور پر بات کی گئی ہے جس کے تحت انسان کے بعض فیصلے ایسے ہوتے ہیں جو انسان لینا نہیں جانتا لیکن کسی مجبوری کے تحت اگر وہ فیصلے نہ چاہتے ہوئے بھی لے لیے جائیں تو ان کا تاثر آنے والی زندگی پر اس تاثر سے قدرے مختلف ہوتا ہے جو انسان سوچ رہا ہوتا ہے۔	تقدیر	ابوالفرح ہمایوں	نواز	۱۳۸

۱۳۹	نور الہدیٰ شاہ	شاہد حسنی	جلاوطنی کی سرنگ	اس کہانی میں دشت گردی کے واقعات میں مارے جانے والے افراد اور ان کے بعد ان کے خاندان کے حالات و واقعات پر بات کی گئی ہے۔	سندھی	۱۶۵ تا ۱۷۵	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۰	ایضاً	ایضاً	پت جھڑ کی رُت میں	اس میں انسان اپنے ہونے نا ہونے کے فلسفے میں الجھایا دکھایا گیا ہے۔	سندھی	۱۶۰ تا ۱۶۵	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۵۱	ایضاً	ایضاً	سرحدیں اور فاصلے	اس کہانی میں انسان کی اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے کوئی قدم اٹھانا مشکل نہیں ہے۔	سندھی	۱۶۱ تا ۱۶۳	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۱۵۲	ول ڈیوراں	شاہین نیازی	استوری آف سولائزیشن	اس میں انسانی تہذیب کے ارتقاء پر سولائزیشن کی گئی ہے۔	انگریزی	۴۳ تا ۷۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۵۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	انگریزی	۳۸ تا ۵۸	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۱۵۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	انگریزی	۹۰ تا ۳۹	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۱۵۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	انگریزی	۷۶ تا ۱۰۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

۱۵۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۵۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۵۸	ولیم سر سیٹ ماہم	صائمہ عزیز	ٹائی پین	”ٹائی پین“ ماہم کی مشہور کہانیوں میں سے ایک ہے۔ اس کہانی میں اس کے حالات و واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔	فرانسیسی	۹۹ تا ۱۰۴	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۵۹	ایضاً	نجیب عمر	بارش	اس کہانی میں ایک ایسے انسان کی کہانی ہے جو چھوٹے سے پودے سے اپنے بل بوتے پر ترقی کرتا ہے۔	فرانسیسی	۱۵۵ تا ۱۹۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۱۶۰	ایضاً	ایضاً	مفلس کی جیب	اس میں معاشرہ میں موجود مفلوک الحال لوگوں کی بات کی گئی ہے۔	فرانسیسی	۱۷۴ تا ۱۷۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۶۱	ووڈی ایلین	سلیم صدیقی	میںسا کی بری عورت	اس میں معاشرتی انتشار پر بات کی گئی ہے۔		۱۴۲ تا ۱۵۰	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۱ء

۱۶۲	دولف گانگ بزنٹر	محمود احمد قاضی	رک جاؤ ، زرافہ	اس کہانی میں انسان کی تکمیل کی خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔	جرمن	۱۸۷ تا ۱۸۹	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۱۶۳	ہاروکی مور اکامی	نجم الدین احمد	تعارف بلیوں کا قصبہ	اس کہانی میں انسان اور اس سے منسلک رشتوں پر بات کی گئی ہے۔	جاپانی	۱۱۰ تا ۱۳۲	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۱۶۴	ہیریٹ ٹونی	ابوالفرح ہمایوں	تخلیق اجل	اس کہانی میں انسان کے مقدر کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۲۸ تا ۱۳۵	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۵	ہنری تھوریو	سلیم آغا قزلباش	رات اور چاندنی	اس میں چاند کو بطور استعارہ استعمال کر کے کہانی واضح کی گئی ہے۔	انگریزی	۱۱۳ تا ۱۱۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۶۶	Heather Vineham	ابوالفرح ہمایوں	سوچا تھا کیا	اس کہانی میں انسان کی زندگی میں ان چیزوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جنہیں وہ بے معنی سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے۔	انگریزی	۱۱۳ تا ۱۱۷	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	اسد اریب، ڈاکٹر	شہرت کا عذاب سہمہ رہا ہوں	اس مضمون میں طالب جوہری کی نظم ”پچھتاوا“ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔	۴۵ تا ۴۳	۲۴	سن
۲	اقبال فریدی	کیا تمہاری جیب اتنی بھاری ہے؟	اس مضمون میں احسن سلیم کی شعوری طور پر شروع کی جانے والی تحریک کے بارے میں سوال اٹھایا گیا ہے۔	۴۱ تا ۴۸	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳	انور سدید، ڈاکٹر	ادب برائے تبدیلی کی تحریک	ڈاکٹر انور سدید کے مطابق ادب برائے تبدیلی کی تحریک سماج کے منجمد بدن کو پگھلانے کا کام کر سکتی ہے۔	۲۲ تا ۱۸	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴	انوار احمد زئی، پروفیسر	دھوپ کرن کی مالا	اس میں امداد حسینی کی شاعری پر ایک نئے طرز احساس کا مکالماتی تاثر دیا گیا ہے۔	۶۳ تا ۵۶	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۵	ایضاً	سوال جواب طلب	اس مضمون میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تنقید کے نئے زاویوں کا مرتب کیا جانا کتنا ناگزیر ہے یا بالکل نہیں یہ سوال نازک بھی ہے اور ہنوز جواب طلب بھی!	۳۰ تا ۲۷	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

۶	ایاز محمود، سید	ادب برائے تبدیلی	اس دنیا میں جہاں خیال کی بلا دستی ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندگی میں تغیر و تبدل انتہائی ضروری ہے۔	۲۵ تا ۲۲	۹	جنوری تا مارچ ۲۰۱۲ء
۷	ایضاً	جدید نظم کے مغالطے	اس مضمون میں جدید نظم کے موضوعات کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔	۲۲ تا ۲۸	۲۳	سن
۸	تابش دہلوی	تابش دہلوی : بنام علی حیدر ملک	اس خط میں تابش دہلوی نے اپنی غزل علی حیدر ملک کے نام لکھی ہے۔	۲۵ تا ۲۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۹	تشنہ بریلوی	میری جیب میں کیا ہے؟	تشنہ بریلوی نے سرشار صدیقی پر ایک خوبصورت انشائی تحریر لکھی ہے۔	۵۵ تا ۵۱	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۰	چندر بٹو	ادب برائے تبدیلی	اس مضمون میں معاشرتی نظام پر بحث کی گئی ہے۔	۳۸، ۳۹	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۱۱	جمیل یوسف	ابلاغ کی تحریک	جمیل یوسف نے اس مضمون میں مغربی تہذیب کی عکاسی کی ہے۔	۳۶، ۷۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۲	ایضاً	ادب برائے تبدیلی	اس مضمون میں معاشرے میں روہنما ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۲ تا ۱۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳	خالد اقبال یاسر، ڈاکٹر	ڈاکٹر وزیر آغا کی یاد میں	ڈاکٹر خالد اقبال یاسر نے وزیر آغا کے شخصی پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔	۲۹، ۳۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۱۴	ذکی احمد	جدید مذاہب اور سائنسی رجحانات	آج کا دور میکانکی کا دور ہے۔ یہاں شعور کی بجائے عقل کی باتیں ہوتی ہیں۔	۳۸ تا ۳۲	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء

اپریل تا جون ۲۰۱۲ء	۱۰	۴۷۳۲۸	ذکی احمد نے اس مضمون میں انسان کے اندر موجود مذہبی جذبات کے حوالے سے بات کی ہے جس میں مختلف مذہبی نظریات کو انسان کی آج کی زندگی کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔	انسان اور مذہب عالم	ایضاً	۱۵
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء	۱۲	۵۰۳۳۱	اس مضمون میں ریاضیات کے اصول بیان کرتے ہوئے کائنات کی تفہیم کی کوشش کی گئی ہے۔	کائنات کا ریاضیاتی تصور	ایضاً	۱۶
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۶۳۲۷	اس مضمون میں شعور انسانی کی گہرائیوں کو ریاضیاتی عناصر کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے۔	انسان کا ریاضیاتی تصور	ایضاً	۱۷
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۴۱۳۳۷	انسان کی سیاسی زندگی کو ریاضیاتی انداز میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔	جمہوریت (ایک ریاضیاتی تجزیہ)	ایضاً	۱۸
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۳	۳۲۳۲۱	اس میں خدا کی وحدانیت اس کی لا شریک ہونے اور اس کی تخلیقات کے فلسفے کو اعداد اور اعداد کے نتیجے میں آنے والے حتمی نتائج کی صورت میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔	خدا کا ریاضیاتی تصور	ایضاً	۱۹

۲۰	ایضاً	قرآن کا ریاضیاتی تصور	اس مضمون میں قرآن مجید میں موجود اہم واقعات کو موضوعی اور معروضی حوالے سے ریاضی کے اصولوں کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔	۳۲۳ تا ۳۲۱	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۱	ایضاً	نفسیات کا ریاضیاتی تصور	اس مضمون میں انسان کی شعوری دنیا میں موجود خزانوں کو ریاضیاتی اصولوں کے مطابق ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے۔	۴۷۳ تا ۳۹	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۲	ایضاً	سود اور انقلاب (ایک تجزیہ)	اس مضمون میں معاشرے میں موجود طبقاتی کشمکش اور اس کے درمیان انسان کے تصور کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۵۶ تا ۵۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۳	رشید امجد، ڈاکٹر	ادب ایک کار درویشی	ڈاکٹر رشید امجد نے اس مضمون میں ادب کے مختلف رویوں اور رجحانات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کو باور کرایا ہے کہ ادب ایک ایسا کام ہے ادب کی مثال اس کار درویشی جیسی ہے جس میں سب اپنا اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔	۲۲ تا ۱۹	۲۳	سن
۲۴	رفیع اللہ میاں	آج کی نظم اور اس کے انسلالات	تضاد کا یہ مثنیٰ ظہور آج کی نظم کی بے پناہ پیچیدگی کو آشکار کر رہا ہے۔ اس کے چار بنیادی عناصر ابہام، الجھاؤ، تندراری، اور لایعنیت پر بحث کی گئی ہے۔	۴۰ تا ۳۲	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

۲۵	رؤف نیازی	ترجمے کے افکار ومسائل	اس مضمون میں ترجمے کی ضرورت و اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۲۵ تا ۲۳	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۲۶	رئیس فاطمہ، پروفیسر	ذمہ دار کون ہے؟	اس مضمون میں سوسائٹی میں ادیب کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۲۹ تا ۲۵	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۲۷	ریاض تنیم	پشتو زبان میں ”ادب برائے تبدیلی کا عمل“	اس مضمون میں پشتو زبان میں ادب برائے تبدیلی کے عمل کا ایک اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔	۳۲، ۳۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲۸	سحر انصاری، پروفیسر	شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری میں فطرت کے رنگ	شاہ عبداللطیف بھٹائی نے اپنی شاعری میں مظاہر فطرت کی طرح انسانی فطرت کو تمام تر گہرائیوں اور صدقتوں کے ساتھ اجاگر کیا ہے۔	۳۱ تا ۳۷	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۲۹	سلیم اختر، ڈاکٹر پتھر	خوابیدہ نہر میں پتھر	ڈاکٹر سلیم اختر نے اس مضمون میں پاکستانی معاشرے کے انفرادی تشخص کے بارے میں بات کی ہے۔	۳۵ تا ۳۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۰	ایضاً	اردو شاعری کلاسیک سے جدت تک	اردو شاعری کلاسیک سے جدت تک ایسا پہلو دار موضوع جس پر متنوع زاویوں سے اظہار خیال کیا گیا ہے۔	۲۷ تا ۲۳	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۳۱	ایضاً	سبک منٹو	یہ مضمون اپنی ذات میں تحریک اور فن کے جداگانہ دبستان کا حامل ہے۔	۲۸ تا ۲۴	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء

۳۲	ایضاً	ادب اور معاشرہ	اس مضمون میں ادب اور معاشرے کے باہمی ربط کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۲۶ تا ۱۹	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۳	ایضاً	بے سمت سفر میں سمت کی تلاش	اس مضمون میں ادب برائے تبدیلی پر مباحث، مسائل اور اس کے تصورات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔	۲۰ تا ۱۷	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۴	ایضاً	افسانہ: پس منظر و پیش منظر	اس مضمون میں افسانے میں موجود رجحانات اور معاشرے پر اس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۲۵ تا ۲۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۵	ایضاً	تقید، منطق، سائنس	اس مضمون میں اردو کے تقیدی شعور منطق کے مدلل نتائج اور سائنس کے عقلی نظریات کو بیان کیا گیا ہے۔	۲۹ تا ۱۹	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳۶	ایضاً	زبان کے تیور	ڈاکٹر سلیم اختر نے اس مضمون میں زبان کی تخلیق اور اس کے استعمال اور اس کی اصلاح پر بات کی ہے۔	۴۴ تا ۳۴	۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۳۷	شاہدہ تبسم	صرف تبدیلی درکار ہے	اس مضمون میں ادب برائے تبدیلی پر بات کی گئی ہے۔	۳۶ تا ۳۳	۴	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء
۳۸	شاداب احسانی، ڈاکٹر	چونٹھویں یوم آزادی کے موقع پر	یہ نظم چونٹھویں یوم آزادی کے موقع پر لکھی گئی نظم ہے۔ جس میں ملک پاکستان کی محبت کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۲۵، ۲۶	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۳۹	شاہد زبیر	زبان کا معروضی سچ	شاہد زبیر نے اس مضمون میں ادبی تقید کے مباحث ساختیات اور پس ساختیات پر بحث کی گئی ہے۔	۲۴ تا ۲۱	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۴۰	ظفر اقبال	شعر کی تلاش میں	اس مضمون میں ظفر اقبال کے مطابق اصل شعروہ ہوتا ہے جس میں شاعر اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔	۳۱ تا ۳۸	۶	اپریل تا جون ۲۰۱۱ء
۴۱	ظفر سیل	جینز پر پرنٹ کیا ہوا خدا	اس میں معاشرے کے شعوری ارتقا اور مذہبیات پر بحث کی گئی ہے۔	۳۰ تا ۳۳	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۲	عاشق حسین البدوی، ڈاکٹر	تبدیلی و ترجمہ	اس مضمون میں مشرق و مغرب میں ہونے والے ترجمے کی افادیت اور اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔	۳۳ تا ۳۱	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۳	عباس رضوی	وصال یا فقط آرزو کی بات نہیں	عباس رضوی نے اس مضمون میں اردو ادب میں رسائل و جرائد کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اجرام ادب برائے تبدیلی پر بحث کی گئی ہے۔	۳۰ تا ۲۶	۵	جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء
۴۴	عتیق احمد جیلانی، ڈاکٹر	ادب برائے تبدیلی	ادب برائے تبدیلی ایک ایسا نعرہ ہے جس کا رخ بہتری اور تعمیر کی طرف ہے۔	۳۰، ۳۱	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۴۵	فیروز بخت احمد	اردو کی گم ہوئی آوازیں اور آج کا تحفظ	فیروز بخت احمد نے اس مضمون میں اردو زبان کے مستقبل کے حوالے سے بات کی ہے۔	۳۱ تا ۲۸	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۴۶	قیصر عالم	ادبی تراجم کا مسئلہ	اس مضمون میں ادبی تراجم ان کی زبان، تصور، ادب میں موجود تخیل پر بات کی گئی ہے۔	۳۶ تا ۳۲	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۴۷	ایضاً	پاکستانی ادب؟	اس تحریر میں ادب کو پاکستانی تناظر میں دیکھنے کی سعی کی گئی ہے۔	۳۷ تا ۳۳	۱۳	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

سن	۲۴	۳۹۶۳۶	اس میں ایک کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔	سرچشمہ مسرت	ماہ طلعت زاہدی	۴۸
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء	۴	۳۲۵۳۵	اس میں ادب کے حوالے سے معاشرتی تبدیلی پر بات کی گئی ہے۔	ادب برائے تبدیلی۔ کیوں اور کیسے؟	محمد ناصر شمس	۴۹
جنوری تا مارچ ۲۰۱۱ء	۵	۳۸۵۳۵	اس میں ترجمے کی اہمیت و ضرورت پر بات کی گئی ہے	تراجم ایک بیہ ادبی روایت۔ مگر	ایضاً	۵۰
اپریل تا جون ۲۰۱۱ء	۶	۲۲۵۳۰	یہ موضوع اخلاقی و معاشرتی ضرورت کے اعتبار سے تشنگی کا احساس دلاتا ہے۔	ادب برائے تبدیلی۔ اخلاقی و معاشرتی ضرورت	ایضاً	۵۱
جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء	۱۳	۵۰۵۳۷	اس میں سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے پیدا ہونے والی معاشرتی ناہمواریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔	سرمایہ کا جغرافیائی پھیلاؤ	ایضاً	۵۲
اپریل تا جون ۲۰۱۳ء	۱۴	۴۲۵۳۰	ایضاً	سرمایہ کا پھیلاؤ اور ہماری معاشرتی ناہمواریاں	ایضاً	۵۳
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۵	۳۶۵۳۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۴
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء	۱۹	۲۶۵۳۲	اس مضمون میں ادب برائے تبدیلی کے مضمرات جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔	ادب برائے تبدیلی۔ ایک مسئلہ، خواہش یا مشن	ایضاً	۵۵

۵۶	ایضاً	ایضاً	انسان کے باہمی رابطوں اور ماحول میں روہنما ہونے والی تبدیلیاں سیاسی، سماجی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی ایک خوشگوار حیرت ناک نتائج کے حصول کی نوید ہے۔	۲۹ تا ۲۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء
۵۷	ایضاً	ایضاً	انسان کو حقیقت پسند ہونا چاہیے حقیقت پسند انسان کو بہت سے لہو لہب سے بچانی ہے۔	۱۹ تا ۱۶	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۵۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۷ تا ۲۳	۲۴	سن
۵۹	محمد اختر، قاضی جو ناگرہسی	ادب برائے تبدیلی؟ ایک بحث یا تحریک؟	ایضاً	۲۷ تا ۲۳	۱۰	اپریل تا جون ۲۰۱۲ء
۶۰	محمد عمر میمن	بے قاعدہ افعال کی گردان اور بکریوں کا شمار	اس مضمون میں معاشرے میں موجود جنسی موضوعات پر پابندی اور افسانوں اور عالمی کہانیوں میں اس کے اظہار پر بات کی گئی ہے۔	۳۸ تا ۲۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۶۱	محمد احمد سبزواری	سندھ ایک نئے سندھی کی نظر سے	اس تحریر میں قدیم تہذیبوں اور ان کے نظام پر بات کی گئی ہے جو معاشرے کی نشانی بنتے ہیں۔	۳۶ تا ۳۰	۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۴ء
۶۲	محمد احمد قاضی	آئیے سفر آغاز کریں	اس مضمون میں ادب برائے تبدیلی کے عوامل، تصورات، نتائج پر بات کی گئی ہے۔	۱۹، ۲۰	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء

۶۳	مرزا حامد بیگ، ڈاکٹر	شہاب نامہ کی حقیقت	اس مضمون میں قدرت اللہ شہاب کی تصنیف شہاب نامہ کو ملکی صورت حال کے تناظر میں حکومتی کوشش قرار دیا گیا ہے۔ جس کا حقیقت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔	۳۲ تا ۲۰	۱۱	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۲ء
۶۴	ممتاز رفیق	تفہیم کا نیا اشاریہ (تبدیلی بذریعہ ادب)	اس مضمون میں تبدیلی بذریعہ ادب کو سراہا گیا ہے۔	۳۶ تا ۳۳	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۶۵	نجم الدین احمد	پہلی دستک	یہ مضمون ادب کے ذریعے معاشرتی تبدیلی کے حوالے سے لکھا گیا ہے۔	۲۷ تا ۲۰	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء

سفر نامے:

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	تسلیم کوثر	کہانی اُن دنوں کی (سفر انڈیا کا ایک باب)	اس سفر نامے میں انڈیا کی تہذیبی و معاشرتی پہلوؤں کو زیر بحث لا گیا ہے۔	۷۸ تا ۷۴	۲۱-۲۲	جنوری تا جون ۲۰۱۵ء
۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۲۳ ۱۲۸	۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۳	صلاح الدین حیدر	رودادِ سفر ہند	صلاح الدین حیدر نے اس سفر نامے میں پاک و ہند پیپلز فورم کی اسن و جمہوریت پر بحث کی ہے۔	۱۳۴ ۱۳۴	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴	ظہیر خان	چین میں چند روز	ظہیر خان نے اس سفر نامے میں چینی معاشرے اور اس کی ثقافت کو قلمبند کیا ہے۔	۲۲۳ ۲۲۶	۱۴	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء

۵	ماہ طلعت زاہدی	سفر در سفر (قسط-۱) کوئٹہ سے تافان	اس سفر نامے میں کوئٹہ سے تافان جاتے ہوئے اُس کی سر زمین اور ماحول کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔	۱۲۵ تا ۱۳۳	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۶	ایضاً	ہندوستان کی سیر	اس سفر نامے میں ہندوستان و پاکستان کے مشترکہ تہذیبی و معاشرتی عناصر کا ذکر کیا گیا ہے۔	۲۱۰ تا ۱۸۶	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۷	ایضاً	سفر نامہ (دوسری قسط)	ماہ طلعت زاہدی نے اس سفر نامے میں آستارا، آذربائیجان اور باکو کے ماحول کی تصویر کشی کی ہے۔	۲۰۸ تا ۲۲۲	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۸	منظر حسین شاہ	سفر مشرق کا	منظر حسین شاہ نے یہ سفر نامہ انڈونیشیا کے اسلامی و تہذیبی پس منظر میں لکھا گیا ہے۔	۲۸۶ تا ۳۱۰	۱۲	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۲ء
۹	ایضاً	سفر مشرق کا (قسط-۲)	ایضاً	۲۱۷ تا ۲۱۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۱۰	ایضاً	سفر مشرق کا (قسط-۳)	ایضاً	۱۶۱ تا ۱۳۲	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء

انٹرویوز:

نمبر شمار	انٹرویو (مہمان)	انٹرویو (میزبان)	عنوان	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	ادارہ (اجرا)	محمد احمد سبزواری	معمرتین محقق	ادارہ اجرا نے معمرتین محقق، ماہر علوم معاشیات، کالم نویس، مصنف اور ادیب جناب محمد احمد سبزواری سے خصوصی مکالمہ کیا ہے۔	۵۹۷ تا ۲۸	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۲	اقبال خورشید	مرزا اطہر بیگ	"غلام باغ" خود کو دریافت کرنے کا وسیلہ بنا ماہی ادبی جریدے "اجرا" نے خصوصی مکالمہ کیا ہے۔ یہ ایک ایسا مکالمہ ہے جو ہماری "بصیرت" کو نئی بلندیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔	۵۹۳۵۱	۱۳	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۳	ایضاً	محمد حنیف	"A Case O f Exploding C a s e O f E x p l o d i n g Mangoes" خالق کے نے منفرد ناول تخلیق کیا، جیسے دنیا بھر میں سراہا گیا۔ حساس موضوع اور منفرد بیانیے کی وجہ سے یہ ناول آج بھی زیر بحث ہے۔	۴۷۳۳۸	۱۵	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۴	ایضاً	مستنصر حسین تارڑ	ناول ممتاز نگار اقبال خورشید نے ایک ممتاز ناول نگا، مستنصر حسین تارڑ سے خصوصی مکالمہ کیا۔ جس میں ناول "بھاؤ" پر بات کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا ناول ہے جو اردو کے بہترین ناولوں میں شمار کیا گیا۔	۷۶۳۶۰	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۵	ایضاً	انتظار حسین	لکھا، تو کہانی بن گئی	اس میں عہد ساز فلشن نگار انتظار حسین سے خصوصی مکالمہ کیا گیا۔	۵۷ تا ۱۷	جنوری تا مارچ ۲۰۱۳ء
۶	ایضاً	اسد محمد خاں	اپنی راہ خود بنائی!	اقبال خورشید نے زندہ کہانیاں بننے والے اردو کے ممتاز فلشن نگار، اسد محمد خاں سے خصوصی ملاقات۔	۶۳ تا ۱۸	اپریل تا جون ۲۰۱۳ء
۷	باقر رضا، داکٹر قاسم	پیرزادہ قاسم	ممتاز شاعر	ایک ممتاز شاعر و اسکالر پیرزادہ قاسم سے اقبال خورشید نے بات چیت کی۔	۶۱ تا ۲۳	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء
۸	زبیر احمد، زاہد حسن، ظہیر وٹو	سعید بھٹا	ممتاز دانشور	ممتاز دانشور سعید بھٹا سے زبیر احمد، زاہد حسن، ظہیر وٹو نے گفتگو کی۔ جس میں اس کی زندگی کے پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا۔	۱۱۵ تا ۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

گوشہ:

نمبر شمار	مصنف کا نام	عنوان	بیاد	خلاصہ	صفحہ نمبر	شمارہ نمبر	تاریخ اجرا
۱	آصف فرخی	افسانہ نگار طاہر مسعود	طاہر مسعود	آصف فرخی نے افسانہ نگار طاہر مسعود پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔	۳۸۸ تا ۱۶	۳۹۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۲	آفتاب مضطر	احسن سلیم کی نذر	احسن سلیم	آفتاب مضطر نے احسن سلیم کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور ان کی علمی و ادبی خدمات کو سراہا گیا ہے۔	۳۷۰ تا ۲۳		سن
۳	احسن سلیم	عکس تحریر ایضاً	ایضاً	احسن سلیم کا عکس تحریری	۳۱۸ تا ۲۳		سن

سن	۲۳	۳۱۹	احسن سلیم کے ادبی فن پاروں سے چند یادیں	ایضاً	”وراثت“ کے چند ٹکڑے	ایضاً	۴
سن	۲۳	۳۲۰	احسن سلیم کی طویل نظم سے انتخاب	ایضاً	”ست رنگی آنکھیں“ سے ایک ٹکڑا	ایضاً	۵
سن	۲۳	۳۲۱	احسن سلیم کی غزلوں سے انتخاب	ایضاً	دوغزلیں	ایضاً	۶
سن	۲۳	۳۲۲ تا ۳۲۳	احسن سلیم کا ایک خط	ایضاً	”پتوں میں پوشیدہ آگ“ سے ایک خط	ایضاً	۷
سن	۲۳	۳۲۵ تا ۳۲۸	احسن سلیم نے اپنے شمارے اجرا کو ادبی، علمی مواد کے ساتھ ساتھ منفرد اداروں کی مدد سے بہتر بنایا ہے۔ جس کی واضح مثال یہ ادارہ ہے۔	ایضاً	چیونٹی، شہد کی مکھی اور کٹری (اداریہ)	ایضاً	۸

۹	اشفاق سلیم مرزا	منشایاد۔ محفصل سونی کر گیا	منشایاد	اشفاق سلیم مرزا نے منشاء یاد کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ نیز ان کی علمی و ادبی خدمات کو خراج عقیدت پیش کی گئی ہے۔	۳۶ تا ۳۸	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۰	اقبال خورشید	وقت ناول کا اصل امتحان ہے (عبداللہ حسین سے گفتگو)	عبداللہ حسین	اقبال خورشید نے عبداللہ حسین کے ناول کا تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔ اور عبداللہ حسین کے فن ناول نگاری اور کہانی کے ربط و انفرادیت کو سراہا ہے۔	۷۶ تا ۸۵	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۱	انور سدید ، ڈاکٹر	مفکر ادیب وزیر آغا	وزیر آغا	ڈاکٹر انور سدید نے وزیر آغا کی یاد میں مضمون لکھا ہے۔ اور ان کی علمی و ادبی خدمات کو سراہا ہے۔	۳۱۴ تا ۳۲۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۱۲	ایضاً	اردو افسانہ عہد بہ عہد	منشایاد	اس مضمون میں افسانے کے ارتقاء اور منشاء یاد پر بحث کی گئی ہے۔	۳۱ تا ۳۳	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۳	انیس اکرام فطرت	عبداللہ حسین کا ایک افسانہ ”سمندر“	عبداللہ حسین	انیس فطرت نے عبداللہ حسین کا افسانہ ”سمندر“ کا جائزہ لیا گیا ہے۔	۹۹ تا ۸۶	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۱۴	ایضاً	عبداللہ حسین کی کہانیوں کے کردار کا المیہ	ایضاً	اس میں مصنف نے عبداللہ حسین کے فنی پہلو پر بات کی ہے۔	۱۰۰ تا ۱۱۴	۲۰	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۱۵	انوار احمد زئی	خرد افروز، فلک آثار، داستان سرا	احسن سلیم	انوار احمد زئی نے خرد افروزیاں، فلک آثار، داستان سرا کے عنوان سے اجرا میں چھپنے والی ادبی و معیاری تخلیقات کا جائزہ لیا ہے۔	۳۳۱ تا ۳۳۵	۲۴	سن
۱۶	ایاز محمود، سید	اک شخص جو ہم میں سے تھا	ایضاً	سید ایاز محمود نے یہ مضمون احسن سلیم کی یاد میں لکھا ہے۔ اور ان کی علمی و ادبی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔	۳۳۶ تا ۳۳۹	۲۴	سن
۱۷	ایضاً	احسن سلیم کے لیے	ایضاً	اس نظم میں سید ایاز محمود نے احسن سلیم کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔	۳۶۹	۲۴	سن
۱۸	اے خیام	آہ منشا یاد منشا یاد	منشا یاد	یہ مضمون منشا یاد کی وفات پر لکھا گیا ہے جس میں اظہار افسوس کی گیا ہے۔	۳۸ تا ۴۱	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۱۹	جاوید پارس	احسن سلیم کے حضور منظوم خراج محبت	احسن سلیم	جاوید پارس نے اس نظم میں احسن سلیم کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔	۳۷۱	۲۴	سن

سن	۲۴	۳۶۶	اس میں احسن سلیم کی ادبی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کی یاد میں ہونے والے اجلاس کو قلمبند کیا گیا ہے۔	ایضاً	بیاد احسن سلیم (رپورٹ)	حلقہ ارباب ذوق، کراچی	۲۰
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۳۳۰ تا ۳۳۸	حمیرا اطہر نے اس مضمون میں ڈاکٹر وزیر آغا کی شخصیت اور ان کے فن افسانہ نگاری اور وزیر آغا کے تنقیدی شعور کا اجمالی جائزہ لیا ہے۔	وزیر آغا	اڑا کے لئے بھی گئی صبح کی ہوا مجھ کو	حمیرا اطہر	۲۱
جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء	۳	۳۳۹	اس میں ڈاکٹر وزیر آغا کے چند اشعار کا انتخاب ہے۔	ایضاً	وزیر آغا کے منتخب اشعار	ایضاً	۲۲
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء	۷-۸	۴۸ تا ۵۹	راشد اشرف نے حمید اختر کا لکھا ہوا مضمون ان کی وفات کے بعد شائع کروایا۔	حمید اختر	بے وقوف از حمید اختر	راشد اشرف	۲۳
جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء	۲۳	۲۵ تا ۳۳	خواجہ رضی حیدر نے قمر جمیل کی ادبی خدمات کے حوالے سے بات کی ہے۔	قمر جمیل	نیرنگی حواس کا شاعر۔ قمر جمیل	رضی حیدر، خواجہ	۲۴
سن	۲۴	۳۴۰ تا ۳۴۳	رئیس فاطمہ نے احسن سلیم کی وفات پر دکھ ورنج کا اظہار کیا ہے۔	احسن سلیم	احسن سلیم بھی چلے گئے	رئیس فاطمہ	۲۵
سن	۲۴	۳۵۴ تا ۳۵۵	اس میں احسن سلیم کی فکریات پر بات کی گئی ہے۔	ایضاً	جدید طرز فکر کا حامی	سائرہ غلام نبی	۲۶

۲۷	ستیہ پال آنند	O n Mansha Yaad's Demise	منشایاد	اس میں منشاء یاد کی ادبی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔	۳۱، ۳۰	۷-۸	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء
۲۸	سلیم کوثر	عجب آزاد مرد تھا	احسن سلیم	سلیم کوثر نے احسن سلیم کی یاد میں مضمون لکھا ہے۔ اور ان کی وفات پر دکھ ورنج کا اظہار کیا ہے۔	۳۲۹ ، ۳۳۱	۲۳	سن
۲۹	سلیم بیگ، مرزا	احسن سلیم کی زندگی کا ایک باب	ایضاً	احسن سلیم کی زندگی کے ایک گوزے پر بات کی گئی ہے۔ جس میں انہوں نے احسن سلیم کی ادبی خدمات کا سراہا ہے۔	۳۲۲ تا ۳۵۰	۲۳	سن
۳۰	صائمہ احسن سلیم	حرف اگر سچائی دے	احسن سلیم	احسن سلیم کی بیٹی نے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔	۳۶۳ تا ۳۶۵	۲۳	سن
۳۱	صبا اکرام	آغا صاحب کی یاد میں	وزیر آغا	یہ وزیر آغا کی یاد میں مضمون لکھا گیا ہے۔ اور ان کی ادبی خدمات کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۳۲۱ ، ۳۲۲	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۲	صفدر صدیق رضی	احسن سلیم کی رحلت پر ایک نظم	احسن سلیم	احسن سلیم کو منظوم خراج تحسین	۳۶۸	۲۳	سن
۳۳	طاہر مسعود، ڈاکٹر	جسمے کی مسکراہٹ	طاہر مسعود	تخیلاتی انٹشار کی کہانی	۳۹۲ تا ۳۹۶	۱۶	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء

۳۴	ایضاً	مہذب آدمی	ایضاً	مرد اور عورت کے تعلق میں موجودہ فاصلوں میں صرف نام کی تہذیب ہوتی ہے۔	۳۹۷ ، ۱۶ ۳۹۸	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۵	ایضاً	راز	ایضاً	اس میں معاشرے کے مذہبی رویوں پر بات کی گئی ہے۔	۳۹۹ تا ۱۶ ۴۰۱	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۶	ایضاً	عجب اک سانحہ	ایضاً	انسان کی اندرونی کیفیات اور ان کے اظہار و تفہیم کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔	۴۰۲ ، ۱۶ ۴۰۳	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۷	ایضاً	نئی افلاطونی محبت کی کہانی (آصف فرخی کے لیے)	ایضاً	ڈاکٹر طاہر مسعود نے ”نئی افلاطونی محبت کی کہانی“ میں آصف فرخی کے لیے محبت کا اظہار کیا ہے۔	۴۰۴ ، ۱۶ ۴۰۵	اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۳ء
۳۸	طارق ریس فروغ	آہ، احسن سلیم بھائی	احسن سلیم	یہ احسن سلیم کی وفات پر لکھا گیا مضمون ہے۔ جس میں ان کی ادبی خدمات کو سراہا گیا ہے۔	۳۵۹ ، ۲۴ ۳۶۰	سن
۳۹	عابد عباس - مرزا	وزیر آغا اور ہم	وزیر آغا	وزیر آغا اور ان کے مزاج کے حوالے سے ایک اہم تحریر ہے۔	۳۴۲ ، ۳ ۳۴۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۴۰	عباس رضوی	معظمیٰ و مشفق صاحب	ایضاً	وزیر آغا کے حوالے سے لکھا گیا مضمون ہے۔ جس میں ان کی علمی و ادبی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔	۳۴۳ تا ۳ ۳۴۶	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء

۳۱	ایضاً	غسل آتشیں (The) Holocaust (ایضاً	وزیر آغا کی انگریزی نظم کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔	۳۲۷	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۲	عرفان جاوید	کوزہ گر (محمد الیاس کے افسانوں کو جائزہ)	محمد الیاس	اس میں محمد الیاس کے افسانوں کا فکری تجزیہ کیا گیا ہے۔	۱۱۲ تا ۱۱۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۳۳	علی حیدر ملک	ڈاکٹر وزیر آغا۔۔۔ ایک بلند ادبی مینار	وزیر آغا	وزیر آغا کے ادبی معیار کے تعین کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ڈاکٹر وزیر آغا کی شخصیت اور ان کے فن افسانہ نگاری اور وزیر آغا کے تنقیدی شعور کا اجمالی جائزہ لیا ہے۔	۳۲۹	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۳۴	ایضاً	محمد منشا یاد کی یاد میں	منشا یاد میں	علی حیدر ملک نے منشا یاد کی وفات پر ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔	۳۲ تا ۳۴	۸-۷	جولائی تا دسمبر ۲۰۱۱ء

۲۵	فہیم شناس کاظمی	ڈاکٹر وزیر آغا۔۔۔ پر خلوص اور مہربان شخصیت	وزیر آغا کی شخصیت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۳۴۰	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۶	فیض عالم بابر	احسن سلیم	احسن سلیم کی زندگی کے چند گوشوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔	۳۷۰	۲۴	سن
۲۷	کاشف رضا، سید	ڈاکٹر وزیر آغا۔۔۔ رحمان ساز شخصیت	وزیر آغا کے فکری رجحانات اور میلا نات پر بات کی گئی ہے۔ اس میں ڈاکٹر وزیر آغا کی شخصیت اور ان کے فن افسانہ نگاری پر بات کی گئی ہے۔	۳	۳	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء
۲۸	محمد الیاس	عورت، گھوڑا اور مرد (افسانہ)	اس افسانے میں طبقاتی کشمکش کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔	۱۱۳ تا ۱۲۵	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۲۹	ایضاً	ڈاڑی (افسانہ)	اس مضمون میں انسانی نفسیات پر بحث کی گئی ہے۔	۱۲۶ تا ۱۳۳	۱۹	جولائی تا ستمبر ۲۰۱۳ء
۵۰	محمد امین الدین	خاں صاحب	احسن سلیم کی یاد میں تحریر	۳۵۱ تا ۳۵۳	۲۴	سن
۵۱	محمد مشتاق عاصم	احسن سلیم کے لیے	اس نظم میں احسن سلیم کو خراج تحمین پیش کیا گیا ہے۔ اور ان کی ادبی خدمات کو سراہا گیا ہے۔	۳۷۲	۲۴	سن

سن	۲۴	۳۶۱ ، ۳۶۲	احسن سلیم کے مزاج کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ جس میں ان کی علمی و ادبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اور ان کی وفات پر دکھ و رنج کا اظہار کیا ہے۔	ایضاً	عجیب مانوس اجنبی	ناصر علی، مرزا	۵۲
----	----	--------------	--	-------	------------------------	----------------	----

”خطوط“

شمارہ ۲۳ تا ۲۴ میں قارئین کے خطوط کو بھی حصہ بنایا گیا ہے۔ جس میں رسالے سے متعلق ان کی آراء شامل کی گئی ہیں۔ ان میں وہ مصنفین شامل ہیں جو رسالہ کا حصہ بنتے رہے ہیں۔ ان خطوط کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدیر رسالہ نے تعریفی خطوط لکھنے سے منع کیا ہے صرف اسی رسالہ میں ان کو شامل کیا گیا ہے۔ خطوط سے رسالہ کے متعلق مثبت رائے ملی ہے ساتھ ہی رسالہ کو مزید بہتر کرنے کے مشورے بھی شامل ہیں۔

کتابیات

- ۱ اردو لغت، (تاریخی اصولوں پر)، جلد اول (الف مقصورہ)، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ۱۹۷۷ء، ص ۵۱۱
- ۲ ایم سلطانی بخش، ڈاکٹر، اردو میں اصول تحقیق، ورڈ ویژن پبلشرز بلیو ایریا، اسلام آباد، جلد اول، ۲۰۰۱ء، ص ۲۶۱
- ۳ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع پنجم، ۲۰۰۲ء، ص ۹۹۱
- ۴ حقی، شان الحق، آکسفورڈ اردو ڈکشنری، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، چوتھا ایڈیشن، ۲۰۰۵ء، ص ۸۰۷
- ۵ عبدالحق، مولوی، دی سٹوڈنٹس سٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۹۲ء، ص ۵۹۲
- ۶ عبدالرزاق قریشی، مبادیات تحقیق، خان بک کمپنی، لاہور، ۱۹۶۸ء، ص ۷۵
- ۷ عبدالسلام، اردو انسائیکلو پیڈیا، فیروز سنز، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۱۰۳
- ۸ فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات اردو (جامع)، فیروز سنز، لاہور، ص ۱۰۴
- ۹ فیروز سنز کنسٹریٹڈ، انگلش سے اردو، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۸۳ء، ص ۲۰
- ۱۰ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، اشاریہ اور فن اشاریہ سازی، ادارہ یادگار غالب، کراچی، اشاعت اول، ۲۰۱۵ء، ص ۷۰، ۷۱
- ۱۱ محمود الحسن، زمر محمود، (مرتبین)، کشاف اصطلاحات کتب خانہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، ص ۱۴
- ۱۲ وارث سرہندی، علمی اردو لغت (جامع) علمی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۸۳ء، ص ۱۰۷
- رسائل و جرائد:
- ۱۳ احسن سلیم، ادب آزاد ہے!، اجرا، ش: ۲۳، سہ ماہی، ناظم آباد، کراچی، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء، ص ۱۱
- ۱۴ اختر النساء، دیباچہ، اشاریہ اقبالیات، سہ ماہی مجلہ اقبالیات لاہور، اقبال اکادمی، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۵
- ۱۵ جمیل احمد رضوی، اشاریہ سازی، مشمولہ: اردو میں فنی تدوین، (مرتبہ)، ڈاکٹر ایس ایم ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء، ص ۳۰۵

- ۱۶ جمیل اختر، ڈاکٹر، اردو میں رسائل کی اشاریہ سازی، مشمولہ: اخبار اردو - دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۹
- ۱۷ علی، محمد حامد، اشاریہ سازی اور ادبی رسائل و جرائد کے مطبوعہ اشاریوں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مشمولہ: تحقیقی و تنقیدی مجلہ، معیار، ششماہی، ش: ۷، ج: ۲، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۲۵۱
- ۱۸ مسعود حسین، ڈاکٹر سید، اردو رسائل کے اشاریے کا اشاریہ، مشمولہ: ماہنامہ اخبار اردو، ج: ۲۶، ش: ۲، فروری ۲۰۰۹ء، ص ۱۲
- ۱۹ مصباح رضوی، سیدہ، اردو تحقیقی کتب میں اشاریہ سازی، مخزن، ش: ۷، ششماہی، قائد اعظم لائبریری، لاہور، ص ۹۳
- ۲۰ مقدمہ از ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری، اشاریہ نعت رنگ، ش: ۱ تا ۲۰، مرتبہ، سہیل شفیق، نعت ریسرچ سنٹر، کراچی، ۲۰۰۹ء، ص ۱۶

اخبارات:

- ۲۱ سرفراز حسین، مرزا، (مرتب)، پیش لفظ، اشاریہ نوائے وقت ۱۹۳۵-۱۹۳۷ء، پاکستان سٹڈی سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص الف

